بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ اخبارِ طلباء لاہور

منہج کتاب و سنّت لیے
میدانِ عمل میں
طلباء کا ترجمان

شمارہ نمبر 4 اپریل 2013ء جمادی الاول / جمادی الثانی 1434ھ جلد نمبر 13

تذکرۂ شہداء

جبینیں خاک پر رکھتے تھے جو اکسیر گر نکلے

ابوتراب محمد احسن شہید

اسلام سے تہی دامن میڈیا ..... چل پڑا

تعلیم سے اسلام کی جلاوطنی کے مشن پر

سانحہ بادامی باغ .....

میں نے کیا دیکھا

رشتوں کی بربادی......!!

ہنستے بستے ملک، شہر، بستیاں حتیٰ کہ ازدواجی رشتوں کے بندھن جو سالوں سے خوشی خوشی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں، لمحوں میں تباہی کے کنارے جا کھڑے ہوتے ہیں۔ صدیوں کی دوستیاں چند منٹوں اور سیکنڈوں میں تباہ ہو جاتی ہیں۔ والدین کی عزت کرنے والا، اپنے محسنوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچا دیتا ہے۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟ وہ کون سا عنصر ہے جو پیار کی عمارت کو وحشی درندے کی طرح مسمار کر دیتا ہے؟

اس کے پیچھے جو چیز کارفرما ہے وہ ہے ''غصہ'' یعنی انسان کا اپنے دماغ پر قابو نہ رہنا۔ یہ معاشرے میں بہت سی برائیوں کی جڑ ہے۔ مثلاً آپس میں لڑائی، بداخلاقی سے پیش آنا، خاندانی عداوت کا پیدا ہونا اور ہمیشگی کی قطع تعلقی، بری مجالس کا رسیا ہو جانا، سالوں کی محنت کو لمحوں میں تباہ کر دیتا ہے۔

''غصہ'' انسان کو صرف چند لمحوں کے لئے آتا ہے مگر اس کا پچھتاوا صدیوں تک ختم نہیں ہوتا۔

غصہ ایک شیطانی جال ہے۔ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ (ابو داؤد:4784)

جس کے ذریعے سے شیطان ہرے بھرے اور آباد گھرانوں کی رونقیں چھین لیتا ہے۔ یہ ایک ایسی بے وقوفی ہے جس کی معافی مشکل ہی سے ملتی ہے۔ اگر ہم چند لمحوں کے لئے غصہ پر قابو پا لیں تو ہم اپنی صدیوں اور سالوں کی محنت کو بچا لیتے ہیں۔ خاندان ٹوٹنے سے اور انسان بداخلاقی سے بچ جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''طاقتور وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ شخص ہے جو اپنے غصے پر قابو پا لے''۔ اللہ پاک مومنین کی صفت بیان کرتے ہیں کہ ''وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ'' اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (سورہ آل عمران:134)

غصہ سے بچنے کے رسول اللہ ﷺ نے طریقے بتائے ہیں۔

۱۔ غصہ کی حالت میں خاموش رہنا۔

۲۔ وضو کرنا کیونکہ پانی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

۳۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا۔

۴۔ اگر غصے کے وقت کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔

۵۔ مجلس کو چھوڑ کر چلا جائے۔

عزیز بھائیو! اگر آپ اپنے غصے پر قابو پا لیں گے تو سارا معاشرہ آپ سے محبت کرے گا اور جس شخص کی غلطی آپ معاف کریں گے وہ آپ کا جگری دوست بن جائے گا۔ لہٰذا آج سے جگری دوست بنانا شروع کر دیں۔

ماہنامہ اخبارِ طلباء لاہور

منہج کتاب وسنت لیے میدان عمل میں طلباء کا ترجمان

شمارہ نمبر 4 اپریل 2013ء جمادی الاول/جمادی الثانی 1434ھ جلد نمبر 13

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

اداریہ	نصاب میں تبدیلی	احمد سدید	2
تفسیر القرآن	تفسیر سورۃ محمد (ﷺ)	پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ	6
تزکیہ وتربیت	یاایھاالذین آمنوا	احسان الٰہی تبسم	11
	جھپٹنا پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا	ذکی الرحمٰن	14
حالات حاضرہ	تحریک آزادی کا نیا باب	محمد راشد	20
	اخبار عالم	بلال غزنوی	26
فکرونظر	ہندو انتہاپسند تنظیمیں	وقار احمد، FCCU	16
	وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود	محمد عرفان	28
تعلیم وتعلم	طلباء کارنر	شبیر احمد بلتستان	24
تعاقب	سانحہ بادامی باغ، میں نے کیا دیکھا	حنظلہ عماد	23
	آکسفورڈ یونیورسٹی پریس	ساجد الرحمٰن	41
رپورٹ	شہداء کے لہو سے باغ سجا......	عمر فاروق، UET	30
سائنس ویو	وائرلیس پروٹوٹائپ	حذیفہ	40
آپ کی آراء	قارئین کے خطوط، تبصرے، تجاویز	ادارہ	42
صحت کارنر	فٹنس کے مسائل اور ان کا حل	محمد شفیق شیخ	43
پھول ستارے	اور پھر وہ چور کبھی نہ آیا، قابل رشک شہادت	ادارہ	44
تعارف	یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں	ماجد اللہ خان	48

4

اسلام سے تہی دامن میڈیا......چل پڑا

عثمان افتخار

8

ملٹی لیول مارکیٹنگ

ثاقب مجید

32

ابوتراب محمد احسن شہید رحمہ اللہ

سلیم اللہ صفدر

35

گفتگو: پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ

ادارہ

فی پرچہ 15 روپے، سالانہ 150 روپے

سعودی ریال	امریکی ڈالر	یورپی ممالک پونڈ
70	30	20

PO BOX No. 966, GPO LHR.
akhbaretalaba@yahoo.com
Ph: 0334-7551755

احمد سدید

نصاب میں تبدیلی اور اردو ذریعہ تعلیم کا خاتمہ

مغربی مداخلت ختم کر کے اسلامی اور نظریاتی نصاب تعلیم ترتیب دیا جائے

قُولُواْ آمَنَّا بِاللّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ o فَإِنْ آمَنُواْ بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَواْ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. (سورۃ البقرۃ: آیت 137-136)

''کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد کی طرف اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا، ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔ پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

دنیا میں ہر شخص کسی نہ کسی گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ دانستہ یا نا دنستہ طور پر انسان کسی نہ کسی طبقے کا ساتھی ہوتا ہے۔ تقسیم کا یہ عمل مختلف بنیادوں پر ہوتا ہے۔ علاقائیت، لسانیت، رنگ ونسل، طبقات، مفادات اور مذہب کی بنیاد پر دنیا بھر کے لوگ گروہوں میں تقسیم ہیں۔ ان میں سب سے اہم تفریق ''فی الجنۃ'' اور ''فی السعیر'' کی ہے یعنی اسلام اور کفر۔ قوموں کی پہچان ان کی تاریخ سے ہوتی ہے۔ رویے، مزاج، خوبیاں، خامیاں غرضیکہ سب کچھ اس تاریخ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے۔ قرآن حکیم میں اسلام کی تاریخ بیان ہوئی ہے۔ انبیاء کے واقعات، قوموں کا مزاج، خوبیاں، خامیاں پیش کر کے امت کو بتا دیا گیا ہے کہ ان میں کون تمہارا آئیڈیل ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں نیز فرمایا کہ میں ملت ابراہیمی پر ہوں (صحیح البخاری)۔ لہٰذا جس قوم کا تاریخ سے تعلق جتنا مضبوط ہوگا۔ دنیا میں اس کا نظریاتی وجود مستحکم ہوگا اور کسی قوم کے خلاف سب سے گہری سازش یہی ہوتی ہے کہ اس کی پہچان یعنی اس کی تاریخ سے اس کا ناطہ توڑ دیا جائے۔ تاریخ کا تعلق تعلیم اور اہل علم سے ہوتا ہے۔ لہٰذا اس میدان میں سازشیں کی جاتی ہیں۔ پڑھنے لکھنے والے لوگوں سے اگر سمت چھین لی جائے، پہچان ختم کر دی جائے تو یہ کسی قوم کا سب سے بڑا نقصان ہوتا ہے۔ اگر علم کے نام پر جہالت، ٹیکنالوجی کے نام پر کلچر اور ماڈرن ازم کے نام پر فحاشی اور بے حیائی کسی قوم میں پھیلائی جانے لگے تو ذہنی غلام تو تیار ہو سکتے ہیں لیکن آزاد، خود مختار، باوقار اور غیرتمند قوم کے رہنما تیار نہیں ہوتے۔ ''اہل علم'' سے بھی دو لوگ مراد ہیں۔ کافر چونکہ آخرت کا انکار کرتے ہیں لہٰذا ان کے علم کی حدود صرف دنیا تک ہوتی ہیں جیسے کہ اللہ رب العالمین نے ان کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُم بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ

''اور انھوں نے کہا ہماری اس دنیا کی زندگی کے سوا کوئی (زندگی) نہیں، ہم (یہیں) جیتے اور مرتے ہیں اور ہمیں زمانے کے سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا، حالانکہ انھیں اس کے بارے میں کچھ علم نہیں، وہ محض گمان کر رہے ہیں۔'' (سورۃ الجاثیہ:45)

ڈارون کا نظریہ، لامارک کا نظریہ بنیادی طور پر اسی سوچ کی پیداوار ہیں کہ جب خالق کا انکار کر دیا تو پھر زندگی، موت اور اس کے بعد زندگی کا تصور کا بے معنی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ان کے تعلیمی نظام کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ: **يَعْلَمُونَ ظَاهِراً مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُون**

''وہ دنیا کی زندگی میں سے ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے، وہی غافل ہیں۔'' (سورۃ الروم:6)

جب عقیدہ اور فکر میں صرف دنیا ہی کا تصور ہو اور آخرت کا انکار ہو تو پھر زندگی کا مقصد کھانا پینا، خواہشات کی تکمیل اور بچے پیدا کرنا ہی رہ جاتا ہے۔ جواب دہی کے انکار کی وجہ سے انسان ہر جائز و ناجائز طریقے سے اپنی خواہشات پوری کرتا ہے اور اپنی پیدائش کو بے مقصد سمجھتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثاً وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ

''تو کیا تم نے گمان کر لیا کہ ہم نے تمھیں بے مقصد ہی پیدا کیا ہے اور یہ کہ بے شک تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟'' (سورۃ المومنون: 115)

اسی طرح عیسائیوں کی کیفیت یہ ہے کہ وہ تثلیث کا نظریہ رکھتے ہیں یعنی ''ایک جمع ایک جمع ایک برابر ایک''۔ چاند پر پہنچنے کا دعویٰ کرنے والے، سائنس و ٹیکنالوجی میں دنیا کو مات دینے والوں کی مذہب کے حوالے سے سنجیدگی کا عالم یہ ہے کہ اس کو قابل غور سمجھا ہی نہیں اور اسے نجی مسئلہ قرار دے دیا۔ جس تعلیم میں مذہب کی گنجائش نہ ہو، جہاں صرف دو جمع دو چار کرنے کا فن ہو، ایسا سیکولر نظام واقعتاً معاشرتی حیوان پیدا کرتا ہے۔

اس کے مقابلے میں اسلامی نظام تعلیم کی بنیاد ہی بالکل مختلف ہے۔ **فاعلم انه لااله الاالله** پس اس بات کا علم حاصل کرو کہ بے شک اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ یعنی ایسا علم جو انسان کو رب کی پہچان کروا دے، جو مخلوق کو خالق کی معرفت عطا کرے، جو بندے کو رب کی وحدانیت کے بارے میں رہنمائی دے۔ زمین و آسمان، چرند

پرند، حیوانات ونباتات، سورج، چاند، ستارے، ہوائیں بارشیں، سمندر، دریا، ندی نالے ہر چیز چیخ چیخ کر عقل والوں کو یہ پیغام دے رہی ہے کہ ان کو بنانے والا کوئی ہے اوراس نے ان میں سے کسی کو بھی بیکار پیدا نہیں کیا۔ ساری کائنات کی مخلوقات کو تمہارے فائدے کے لیے اور تمہیں اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔ اسی طرح فرمایا:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاء "بے شک اللہ کے بندوں میں سے علم والے ہی ڈرتے ہیں" (سورۃ الفاطر:26)

صرف دینی علم نہیں بلکہ مظاہر فطرت کا علم رکھنے والے، کائنات میں غور وفکر کرنے والے ہی حقیقی معنوں میں اس کی خشیت اختیار کر سکتے ہیں۔ چاند پر عورت چرغہ کات رہی ہے، جیسی سوچ رکھنے والوں اور چاند مسخر کرنے والوں میں فرق ہوتا ہے۔

"کیا پس جو جانتا ہے اس کی طرح ہوسکتا ہے جو نہیں جانتا"

اس وقت تعلیم کے میدان میں انتہائی خوفناک سازشیں کی جاری ہیں۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں جو نصاب پہلے چل رہا تھا وہ بھی قابل رشک نہیں تھا۔ ملک میں کھلی آزادی ہے جس کا جو دل چاہے نصاب پڑھاتا ہے۔ آکسفورڈ اور کیمبرج کا نصاب ذہنی غلاموں کے لیے آئیڈیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں تعلیم کے نام پر کیا گھول کر پلایا جاتا ہے؟ اخبار طلباء کے صفحات میں ان کا تذکرہ قارئین کی نذر کیا جاتا رہتا ہے، مگر مسئلہ سرکاری تعلیمی اداروں کا ہے۔ پہلے بھی نصاب میں اسلامیات کے نام پر چند صفحات کا کتابچہ شامل تھا۔ چھٹی جماعت سے کالج تک چند ملے جلے مضامین تھے جنہیں ہر سال چند سطروں کے اضافے کے ساتھ پڑھایا جاتا تھا۔ فزکس، کیمسٹری، ریاضی، انگلش، اور بیالوجی کی ضخیم کتابیں جبکہ اسلامیات کا لیبل لگا کر اس نصاب کو 'اسلامائز" کرلیا گیا۔ نتیجتاً ہمارا کالج سے فارغ ہونے والا طالبعلم قرآن سمجھ کر پڑھ سکتا ہے نہ حدیث سے واقف ہے۔ سیرت النبی ﷺ کا علم رکھتا ہے اور نہ ہی صحابہ کرامؓ تابعین اور تاریخ میں مسلم ہیروز کے کارناموں کے بارے میں جانتا ہے۔ لیکن اب رہی سہی کسر بھی نکالی جارہی ہے۔ یہ کام پرویز مشرف کے دور میں ہی شروع ہوگیا تھا۔ زبیدہ جلال جسے امریکی صلیبیوں نے "ونڈرفل لیڈی" کا خطاب دیا تھا۔ اس کے وزیر تعلیم ہوتے ہوئے ایس ڈی پی آئی (Sustainable Development Policy Institute) رپورٹ پیش کی گئی۔ مقصد یہ تھا کہ نصاب کو ڈی اسلامائز اور سیکولرائز کیا جائے تاکہ اس کو پڑھ کر شدت پسند پیدا نہ ہوں۔ یہ بھی کیسی بدمعاشی ہے کہ لاکھوں مسلمانوں اور ڈیڑھ کروڑ انسانوں کے قاتل امریکہ نے ایسی ملمع سازی کی اور ایسا پروپیگنڈہ کیا ہے کہ شدت پسند مسلمان ہیں۔ USAID نے فنڈ جاری کیے' آغا خانیوں کو استعمال کرنے کی کوشش کی گئی اس وقت نصاب میں سے سورۃ التوبہ نکال دی گئی کہ اس میں جہاد کا ذکر ہے اور جس سے شدت پسندی پھیلتی ہے۔ پرویز مشرف کے دور میں شاید وہ نمک حلالی نہیں ہوسکی جو اس حکومت نے اپنے دور میں کر دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عیسائی منشی رکھنے سے انکار کردیا مگر یہاں مائیکل باربر (برطانیہ) اور ریمنڈ بینجمن اور ڈینم (امریکہ) کو مشیران تعلیم کے طور پر رکھا گیا اور نتائج نکلنا شروع ہوگئے۔ رفتہ رفتہ ان اسباق کو نکال دیا گیا ہے جن سے اسلامی غیرت کی جھلک ظاہر ہوتی ہو۔ ابھی دسویں جماعت کی کتاب آئی اس میں رب کائنات، محسن انسانیت ﷺ، طلوع اسلام، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، جیسے عنوانات کی نظموں کو کتاب کے حصہ نظم سے جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عظیم منتظم، نظریہ پاکستان، فاطمہ بنت عبداللہ کو نثر سے نکالا گیا۔ جب انصار عباسی صاحب نے رپورٹ لکھی تو خادم اعلیٰ نے گونگلوں سے مٹی جھاڑی کہ کمیشن قائم کردیا ہے۔ حالانکہ یہ اس تبدیلی کا تسلسل ہے جو کئی سالوں سے جاری ہے۔ گزشتہ ہفتے باربر کے اخباروں میں بیانات چھپے۔ اس کی خادم اعلیٰ کی تعریف کی جو کہ حقیقت میں نمک حلالی کا سرٹیفکیٹ تھا۔ اس ی طرح دوسری بہت بڑی سازش ذریعہ تعلیم کا تبدیل کیا جانا ہے۔ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جس نے اپنی مادری زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں ترقی کی ہو۔ انگلش بین الاقوامی زبان ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ سکولوں کے بچوں کو ان کی مادری زبان سے کاٹ کر کسی غیر زبان کے حوالے کر دیا جائے۔ اس طرح پھر صرف زبان ہی نہیں آتی بلکہ ساتھ کلچر بھی آتا ہے اور کلچر اپنے ساتھ ذہنی غلامی بھی لاتا ہے۔ نیز پاکستان میں پہلے ہی کیفیت یہ ہے کہ پچاس فیصد سے زائد بچے انگریزی کے پرچے میں فیل ہوتے ہیں اور مایوس ہوکر تعلیم کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جو پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرے گا اور ملک کا ٹیلنٹ ضائع کرے گا۔ قوم کو یکساں نصاب اور نظام تعلیم کی فراہمی کے لیے قائم جسٹس خلیل الرحمٰن کمیشن نے غیر ملکی "ماہرین" (شہباز صاحب کو پورے ملک سے کوئی ماہر تعلیم دستیاب نہیں ہوا) مائیکل باربر، ریمنڈ بینجمن اور ڈینم کی خدمات کو قومی مفاد میں غیر ضروری قرار دیتے ہوئے رد کر دیا ہے اور حکومت پنجاب سے سفارش کی ہے کہ قومی تعلیم میں غیر ملکی مداخلت بند کی جائے۔ اسی طرح یوتھ فیسٹیول کے نام پر طلباء و طالبات کے مخلوط پروگرام اور کلچر کے نام پر ناچ گانا بھی اس وقت زور وشور سے جاری ہے۔ لڑکوں کے کالجوں اور سکولوں میں خواتین اساتذہ کے تقرر کے پیچھے بھی ان کرم فرماؤں کے مشورے کا ہاتھ لگتا ہے۔ اسی طرح پاکستان کے مشہور میڈیا چینل کے پیٹ میں بھی مروڑ اٹھے ہیں جنہیں ہر اس ایشو سے تکلیف ہوتی ہے جس میں مسلمانوں کا کوئی فائدہ ہورہا ہو اور ہر اس خبر کو اچھالنا اپنا فرضِ منصبی سمجھتے ہیں جس سے اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کی تنقیص کا کوئی چھوٹا سا پہلو بھی نکلتا ہو۔ ابھی ایک میراثی (جنہیں اب فنکار یا سنگر بھی کہا جاتا ہے) کی ڈیوٹی لگی ہے کہ "چل پڑھا" کے نام پر شور مچائے کہ نصاب میں اسلام کیوں ہے؟ اردو، انگلش کی کتابوں میں اسلام کے حوالے سے اکادکا مضامین بھی کیوں ہیں۔ اعتراض ہے کہ ٹیپو سلطان رحمہ اللہ، غوری، غزنوی رحمہ اللہ، محمد بن قاسم رحمہ اللہ، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کتابوں میں کیوں ہے؟ اور "ان کے" آباؤ اجداد ہندوؤں اور سکھوں کا کیوں نہیں ہے؟ "امن کی آشا" کا راگ الاپنے والوں کے لیے صرف یہی خبر کافی ہے کہ بھارتی لوک سبھا میں بل پیش ہورہے ہیں کہ ہر بھارتی شہری کے لیے ایک سال کی عسکری تربیت لازمی قرار دی جائے۔ وہ یہ تیاری کس کے خلاف کر رہے ہیں؟ اللہ نے جسے دماغ دیا ہے اس کے لیے سمجھنا مشکل نہیں۔

بہر حال ارباب حل وعقد اور حکومتی کارپردازوں سے گزارش ہے کہ پاکستان لاالہ الااللہ کے نام پر بنا تھا اسے لا الہ الا اللہ والا پاکستان ہی بنایا جائے۔ 18 کروڑ مسلمانوں، قدرتی وسائل سے مالا مال ایٹمی طاقت اور سب سے بڑھ کر اسلامی غیرت کا حامل ملک عالم اسلام کی امیدوں کا مرکز ہے، اسے صحیح معنوں میں اسلامی پاکستان بنایا جائے۔ مغرب کا سورج غروب ہورہا ہے۔ امریکی تہذیب ڈوب رہی ہے اس کے ساتھ ڈوبنے سے بچا جائے۔ اسی طرح کلمہ طیبہ کے بعد اردو زبان ہے جو پنجابی، سندھی، بلوچی اور پختون کو جمع کرتی ہے اس کے خلاف سازشیں نہ کی جائیں اور قومی زبان اردو کو تعلیمی اور دفتری زبان کے طور پر رائج کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی کی نقالی میں "کوا چلا ہنس کی چال. اپنی چال بھی بھول گیا"

اسلام سے تہی دامن میڈیا.... چل پڑا

تعلیم سے اسلام کی جلاوطنی کے مشن پر

تھکاوٹ کی وجہ سے آنکھیں سرخ اور سر میں ہلکا سا درد بھی محسوس ہو رہا تھا۔ انہی سرخ آنکھوں سے سامنے کھڑی ہوئی شخصیت کو گھورنا شروع کیا جو نجانے کیا سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ آنکھ لگی ہی تھی کہ اس شخصیت کے زور زور سے چیخنے پر ہڑبڑا کر اٹھنا پڑا جو کہ بس میں موجود سواریوں کو دانت صاف کرنے والے منجن کے فوائد گنوا رہا تھا۔ اس شخص نے اپنے اس منجن کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا شروع کئے۔ جہاں ایک طرف ضدی سے ضدی نشانوں کو مٹانے کے دعوے سننے کو ملے تو وہاں دوسری طرف اس شخص کو اپنے سے زیادہ اپنے دانتوں کے لئے فکرمند پایا۔ جس نے منجن بیچنے کے لئے اپنے لہجے میں اتنا درد سمو لیا تھا کہ ہم بھی یہ سوچے بنا نہ رہ سکے کہ اگر ہم نے یہ منجن نہ خریدا تو شاید ہمارے دانتوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی ناانصافی نہ ہو۔ منجن بیچنے والے نے اپنا ''وعظ'' بند کیا اور آخر میں پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے اونچی ہانک لگائی ''اچھا سرکار کتنی چاہئیں...... دو ڈبیاں؟ آیا ایک منٹ......'' اس طرح جو لوگ متوجہ نہیں بھی تھے یا وہ اس منجن والے کے ''وعظ'' میں دلچسپی نہیں لے رہے تھے ان کے بھی کان کھڑے ہوئے۔ منجن والے نے اپنی دو چار ڈبیاں فروخت کیں اور یہ جا وہ جا۔

میں ابھی تک سوچوں کے گرداب میں پھنسا ہوا اپنے آپ کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس ترقی یافتہ دور میں جب میڈیا نے لوگوں کو اتنا ایڈوانس کر دیا ہے لوگ ابھی تک ان ''منجن فروشوں'' کی چکنی چپڑی باتوں میں آ جاتے ہیں۔

سوچ کی سوئی جب میڈیا سے ہو کر گزرنے لگی تو یوں محسوس ہوا کہ یا تو سیل کمزور (Weak) ہو رہا ہے یا پھر کوئی اہم بات ہے کہ سوچ کی ''سوئی'' یہاں اٹکتی محسوس ہوئی۔ میڈیا جسے آج کل ریاست کے ستونوں میں سے ایک ستون بھی تصور کیا جانے لگا ہے۔ جس کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے ساتھ ہی اس کے کندھوں پر بھاری ذمہ داریاں بھی آن وارد ہوتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں میں سرفہرست معاشرے کے حوصلے کو بلند رکھنا' اپنے ملک اور تہذیب کی روایات کی پاسداری کرنا اور معاشرے میں اخلاقی اقدار کی حفاظت کرنا ہے۔

عثمان افتخار

> یہ بچوں کو تاریخ سے روشناس کروانا چاہتے ہیں تو ان بت پرستوں کی جنہوں نے معاشرے کو اتنے طبقوں میں تقسیم کر دیا کہ انسان اپنی اہمیت ہی کھو گیا

اگر میڈیا کے اثر (Impact) کی بات کی جائے تو وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ 35-1930 میں جب میڈیا ابھی تصویر پیش کرنے کے قابل نہیں ہوا تھا اور صرف اپنی آواز کے ذریعے ہی لوگوں کے ساتھ رابطے میں تھا، ان دنوں کی ایک سٹڈی جو Invasion from Mars کے نام سے جانی جاتی ہے، میں ریڈیو کے ذریعے سے ایک پروگرام نشر کیا گیا۔ اس پروگرام میں لوگوں کو یہ بتایا گیا کہ مریخ کے لوگوں نے زمین پر حملہ کر دیا ہے۔ اگرچہ یہ پروگرام فرضی تھا لیکن اس کے باوجود اس سے لاکھوں افراد متاثر ہوئے۔ انہوں نے جیسے ہی یہ پروگرام سنا تو پریشانی کے عالم میں گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ Invasion from Mars کے نام سے ہم میڈیا کی تاریخ میں یہ واقعہ دیکھ سکتے ہیں۔ الغرض میڈیا معاشرے پر بے انتہا اثرات چھوڑتا ہے۔

آج کل تو جب چھوٹے سے چھوٹے بچے بھی اس ''سراب'' میں گرفتار نظر آتے ہیں تو لامحالہ طور پر میڈیا کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ مگر صورتحال اس کے برعکس نظر آتی ہے۔ بڑے بڑے میڈیا گروپس سوسائٹی ڈویلپمنٹ کے حوالے سے بڑی بڑی ہانکتے تو نظر آئیں گے مگر کردار میں صفر' صرف اور صرف اپنی دکانداری چمکانے میں مصروف ہیں۔ جس طرح وہ منجن بیچنے والا اپنی چکنی چپڑی باتوں سے عوام کو قائل کر کے اپنا منجن بیچ اور پیسے جیب میں ڈال کر یہ جا' وہ جا ہو جاتا ہے، اسی طرح یہ میڈیا گروپس بھی صرف اپنے ذاتی مفادات اور پیسے کی خاطر نامعلوم ایجنڈے پر مصروف عمل نظر آتے ہیں۔

خصوصاً وہ میڈیا گروپ جو اپنے آپ کو پاکستان میں لیڈنگ گروپ اور Trend Setter کہتا نہیں تھکتا، اسے تو اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے سوا کوئی ایجنڈا نظر نہیں آتا۔ کہیں وہ پاکستان کی بنیادوں میں رچے بسے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نعرے کو بدلنے میں مصروف نظر آتے ہیں تو کہیں مذہبی بنیادوں کو اکھیڑتے ...... ستم ظریفی یہ کہ ایک بے عمل انسان جس کی ظاہریت اور کردار ہی اسلام سے دوری کی چغلی کھاتا نظر آتا ہے اس سے اسلامی قوانین کی تشریح کروائی جاتی ہے۔

ہمیں ان سے ہے وفا کی امید
جو جانتے نہیں وفا کیا ہے

یعنی کئی ایسے نشتر جو یہ میڈیا گروپ اسلام اور پاکستان کے حوالے سے اس مملکت جو پہلے ہی لہولہو ہے' کے جسم میں پروئے چلا جاتا ہے۔ کوئی بھی بات جو پاکستان خصوصاً اسلام مخالف ہو تو اسے خوب اچھالا جاتا ہے، جیسے دیگر تمام مسائل حل ہو گئے ہیں اور ایک یہی مسئلہ سنگ گراں بن گیا ہے پاکستان کی خوشحالی کے سفر میں۔ اگر اس کو نہ ہٹایا گیا تو......

یہی میڈیا تھا جس نے نام نہاد ''حقوق نسواں'' قانون پر لاکھوں کروڑوں کی مہم چلائے رکھی اور اسلامی احکامات کی دھجیاں بکھیرتا نظر آیا۔ مگر یہ پاکستان ہے......
ہاں یہ پاکستان ہے جس کی عوام اتنی بھولی بھالی' بالکل ان سواریوں کی طرح جنہیں پتہ ہے کہ اس ''منجن'' سے انہیں فائدہ تو کیا الٹا نقصان پہنچنے کا ہی احتمال ہے مگر باتوں سے متاثر ہو کر وہ منجن خریدے جا رہے ہیں۔ کوئی پوچھنے والا اور روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ کوئی آواز اٹھاتا ہی نہیں ہے۔ ''رل مل کھاؤ'' کی پالیسی پر عمل پیرا دیگر میڈیا گروپس اس لیڈنگ گروپ کے خلاف ایک لفظ کہنے اور لکھنے کے روادار نہیں کیونکہ ان کا ایجنڈا اسلام اور پاکستان مخالف جو ہوا...... اور پیسہ ہے کہ انہیں ملتا ہی اس ایجنڈے کو پروان چڑھانے کے لئے ہے۔

حال ہی میں اس میڈیا گروپ کا ایک نیا اسلام مخالف کارنامہ منظر عام پر آیا کہ نصاب میں سے اسلامی شخصیتوں کے قصے نکالنے کی باتیں کبھی کبھی سنائی دیتی تو تھیں مگر یہ نہیں سوچا تھا کہ کوئی اتنی جرأت کا مظاہرہ بھی کرے گا' جسے حاصل ہی اسلامی تجربہ گاہ کے طور پر کیا گیا تھا' جس کی بنیادوں میں لاکھوں لوگوں کا خون شامل ہو' جس کی فضا آج تک ماؤں اور بہنوں کی عزتوں کی پامالی کے قصوں سے سوگوار ہو۔ مگر آج اس میڈیا میں اتنی جرأت آچکی ہے کہ وہ ''چل پڑا'' ہے اس فضا میں سُر بکھیرنے...... آہوں اور سسکیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے وہ سُروں کے مقابلے کروانے کے درپے ہے۔ جن سے دو بدو کی لڑائی میں اس مملکت کی بنیاد رکھی گئی' جو ہمارے نظریے کے خلاف تھے' انہی کو آج ہیروز کے طور پر ہمارے نصاب میں شامل کرنے کی باتیں کرتے نہیں تھکتے۔ آج انہیں اعتراض ہو چلا ہے کہ ہمارے سکولوں میں نمایاں کر کے کلمہ طیبہ کیوں لکھا ہوتا ہے۔ اللہ کی تعریف یاحی، یا قیوم کی شکل میں کیوں نظر آتی ہے۔ ان کے دل چھوٹے بچوں کو پڑھانے کو تڑپتے نظر آتے ہیں تو ''راجہ داہر'' کی باتیں۔ وہ بچوں کو تاریخ سے روشناس کروانا چاہتے ہیں تو ان بت پرستوں کی جنہوں نے معاشرے کو اتنے طبقوں میں تقسیم کر دیا کہ انسان اپنی اہمیت ہی کھو گیا۔ اس انسان کو انہوں نے اتنا ذلیل کیا کہ ایک انسان دوسرے انسان کی آواز اگر سن لیتا ہے تو اس کی پاداش میں اس کے کانوں میں سیسہ انڈیلا جاتا ہے۔

آج یہ میڈیا گروپ ...... مطالبہ کرتا ہے تو......
بت پرستوں کے ہیروز کو پڑھانے اور اسلامی ہیروز کو نصاب سے نکال باہر کرنے کا۔ اس کے پروگرام کا میزبان ہے تو تہذیب و اخلاق سے ناآشنا' جو بکھرے بالوں، کھلے گریباں سے تہذیب سکھانے نکلا ہے' جو خود تعلیم چھوڑ کر گویے بن بیٹھے' آج انہیں درد اٹھا ہے پاکستانی عوام کی تعلیم کا اور اس سے بھی بڑھ کر انہیں شوق چڑھ آیا ہے تو اب تعلیم پر طبع آزمائی فرمانے کا۔ جنہیں 96 فیصد سے زائد بسنے والے لوگوں کے جذبات و احساسات کی تو کوئی پرواہ نہیں ہاں اگر پرواہ ہے تو چند فیصد ان لوگوں کی...... جن کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ لیکن ان موصوف کو یہی نمک سارے آٹے میں محسوس ہو رہا ہے۔

یہ اپنی دکانداری چمکانے والے لوگ دراصل حقائق سے قطعی طور پر لاعلم ہیں۔ ان کی پرورش ہمت افزا ماحول میں نہ ہونے کے سبب ان کو پاکستان میں ہر طرف گھٹن نظر آتی ہے۔ جو اپنے ابتدائی ایام میں زبان و اخلاق کی مٹھاس کو نہ پا سکے، جو اسلامی تربیت سے روشناس نہ ہو سکے، آج اس اعلیٰ و ارفع نظام کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔

جس نظام نے دنیا کو جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکالا، آج اپنی کم فہمی اور لاکھوں اربوں روپوں کے فنڈز کے عوض انہیں اسی نظام میں خامیاں نظر آتی ہیں۔ جس اسلامی تعلیم میں تربیت پانے والوں کو پڑھ پڑھ کر آج کا یورپ اسی سطح پر پہنچا جہاں اسلامی مفسروں نے سائنس کے نئے در وا کیے۔ ابن الہیثم جیسے نامور مسلم سائنسدان جنہوں نے روشنی کے ذریعے ریٹینا پر ایسے نظریات پیش کئے جن پر آج کی جدید سائنس تکیہ کئے ہوئے ہے۔ بات اگر ''الرازی'' کی کیجائے تو آج تک یورپ میں الرزای کی کتابوں کو ترجمہ کر کے پڑھایا جا رہا ہے۔ مختصر یہ کہ ایک طویل فہرست ہے جس میں مسلمان سائنس دانوں کے کارنامے گنوائے جا سکتے ہیں۔

لیکن آج کے میڈیا میں کچھ ستم گر ایسے اٹھے ہیں کہ روشن ستاروں کی ضیاء کو دھندلانے چلے ہیں۔ ایک پروگرام ''چل پڑا'' کے میزبان ہیوی بائیک (Heavy Bike) کو کسی مغربی ہیرو کے سے انداز سے چلا کر وہ فینٹیزی (Fantasy) جو یورپ کے کلچر میں رچ بس چکی ہے' اس کو یہاں بھی رائج کرنا چاہتے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

تفسیر القرآن

قسط نمبر 8

ضبط تحریر: بلال غزنوی

سورۃ محمد ﷺ

پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ

الفاظ	معانی	مادہ	صیغہ
اھْتَدَوْا	ہدایت دیے گئے	ھ د ی	ماضی واحد مذکر غائب
وَ آتَاھُمْ	اور اس نے دیا ان کو	ا ت و	مضارع جمع مذکر غائب
یَنظُرُون	وہ انتظار کر رہے ہیں	ن ظ ر	مضارع جمع مذکر غائب
السَّاعَة	قیامت	س ع ت	اسم
بَغْتَةً	اچانک	_	اسم
أَشْرَاطُھَا	اس کی نشانیاں	ش ر ط	جمع شَرَط کی
ذِکْرَاھُمْ	ان کو نصیحت	ذ ک ر	اسم مصدر

وَمِنْھُم مَّن یَّسْتَمِعُ إِلَیْکَ حَتّٰی إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِکَ قَالُوا لِلَّذِیْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفاً أُوْلَٰئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِھِمْ وَاتَّبَعُوْآ أَھْوَآءَ ھُمْ. وَالَّذِیْنَ اھْتَدَوْا زَادَھُمْ ھُدًی وَ آتَاھُمْ تَقْوٰاھُم. فَھَلْ یَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِیَھُم بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ أَشْرَاطُھَا فَأَنّٰی لَھُمْ إِذَا جَآءَتْھُمْ ذِکْرَاھُمْ. (سورہ محمد 18-16)

''اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو تیرے طرف کان لگاتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ تیرے پاس سے نکلتے ہیں تو ان لوگوں سے جنھیں علم دیا گیا، کہتے ہیں ابھی اس نے کیا کہا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چل پڑے۔ اور وہ لوگ جنھوں نے ہدایت قبول کی اس نے انھیں ہدایت میں بڑھا دیا اور انھیں ان کا تقویٰ عطا کر دیا۔ تو وہ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں سوائے قیامت کے کہ وہ ان پر اچانک آ جائے، پس یقیناً اس کی نشانیاں آ چکیں، پھر ان کے لیے ان کی نصیحت کیسے ممکن ہوگی، جب وہ ان کے پاس آ جائے گی۔''

(گزشتہ سے پیوستہ) یعنی اے نبی ﷺ! کچھ لوگ آپ ﷺ کی بات سنتے ہیں' آپ ﷺ کی مجلس میں آ کر بیٹھتے ہیں، تو بظاہر نظر آتا ہے کہ ان پر اس قرآن کا بڑا اثر ہے۔ بڑے غور سے انھوں نے بات سنی' بڑے سمجھدار آدمی ہیں لیکن جب باہر جاتے ہیں تو غل مچاتے ہیں۔ اہل علم یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس جا کر ان کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور آپ ﷺ کی بات دہراتے کہ دیکھو نبی ﷺ نے یہ کچھ کہا، ''مَاذَا قَالَ آنِفاً''، جو ہم کہتے تھے بات وہی نکلی ناں! اس طریقے سے گمراہ کرتے' پروپیگنڈے کرتے، اس کے لئے محنتیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرے ان کے بارے میں قرآن مجید کیا کہتا ہے؟ فرمایا: ''أُوْلَٰئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِھِمْ'' یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے۔ جتنا چاہو ان کو سمجھا لو' زور لگا لو' جہاد کی بات ان کے پلے نہیں پڑنی۔ ان کو کبھی بھی سمجھ نہیں آئے گی۔ کوئی نہ کوئی تاویل کر کے، بات ادھر کی ادھر کر کے باتوں میں سے آپ ﷺ کی مخالفت نکالیں گے۔

فرمایا کہ یہ کوئی عقل مندی نہیں ہے۔ نہ یہ کوئی علم ہے اور نہ کوئی فہم و فراست۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے اوپر مہر لگا دی ہے۔ ''وَاتَّبَعُوْآ أَھْوَآءَ ھُمْ'' اور یہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چل رہے ہیں۔ مجھے یہ مل جائے' مجھے فلاں مل جائے' جہاد کو چندہ ملنے لگ گیا تو ہمارے مدرسے کا کیا بنے گا؟ جہاد کو جناب اتنی دنیا مال دے رہی ہے تو ہمارا کیا بنے گا؟ ہم نظام کیسے چلائیں گے؟ ہمارا یہ ہونا چاہیے' ہمارا وہ ہونا چاہیے۔ صرف اپنی خواہشیں' اپنی لالچ اور اس کے لئے دین کی مخالفت' جہاد کی مخالفت' پروپیگنڈہ' مخالفتیں...... واقعی اللہ تعالیٰ ان کے لئے مہر لگا دیتا ہے اور علم کی بات سے ایسا دور کر دیتا ہے کہ پھر یہ بات سمجھ بھی نہیں سکتے اور قبول بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مخالفت سے محفوظ رکھے۔ آمین

میرے بھائی! جہاد کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے' بڑی سخت آیتیں ہیں قرآن مجید میں۔ فرمایا: یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ اسْتَجِیْبُواْ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاکُم لِمَا یُحْیِیْکُمْ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّٰهَ یَحُولُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَیْهِ تُحْشَرُونَ''

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اور رسول (ﷺ) کی دعوت قبول کرو، جب وہ تمھیں اس چیز کے لیے دعوت دیں جو تمھیں زندگی بخشتی ہے اور جان لو کہ بے شک اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے اور یہ کہ بلاشبہ حقیقت یہ ہے کہ تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے'' [الانفال:24]

یعنی اللہ کے دین کی دعوت کو رد کرنا، جہاد کی دعوت کو رد کرنا اور قبول نہ کرنا۔ فرمایا: اگر ایسا کرو گے تو اللہ تمہارے اور تمہارے دل کے درمیان حائل ہو جائے گا کہ توفیق نصیب ہی نہیں ہوگی۔ اگر مانگنا چاہو گے تو مانگ ہی نہیں سکو گے۔ اللہ تعالیٰ تم سے اس طریقے سے توفیق چھین لے گا تو اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ اسلام اور جہاد کی مخالفت سے بہت زیادہ بچنا چاہیے۔ اپنی زبان سے خواہ مخواہ کبھی اس کے خلاف، کبھی اُس کے خلاف اور کبھی جہاد کے خلاف باتیں...... تو خاص طور پر ان چیزوں سے بہت زیادہ بچنا چاہیے۔

وَالَّذِیْنَ اھْتَدَوْا زَادَھُمْ ھُدًی وَ آتَاھُمْ تَقْوٰاھُمْ

اور وہ لوگ جنھوں نے ہدایت حاصل کی، زیادہ کرتا ہے اللہ ان کو ہدایت میں اور

ان کو تقویٰ دیتا ہے۔ فرمایا: جو دین کو پسند کرتے ہیں، آگے بڑھ کر اللہ کے دین کی دعوت کو قبول کر کے قربانیاں دینا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے رستے کھولتا ہے۔ اللہ ان کو نیکیوں کی اور زیادہ توفیق دیتا ہے۔ وہ ایک نیک کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اگلا نیک کام کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ وہ ایک معرکہ لڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مزید معرکے لڑنے کی توفیق دیتا ہے۔ ''زَادَهُمْ هُدًى'' اللہ تعالیٰ ان کو مزید توفیق اور ہدایت دیتا ہی چلا جاتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہمیں حاصل ہو جائے، ہم متقی بن جائیں' تقویٰ ہمیں مل جائے' تقویٰ کے انعامات جو اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں وہ ہمیں مل جائیں۔ دنیا و آخرت میں بھی تقویٰ کی نعمت' ہدایت کی نعمت' اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے دے تو اس کا راستہ کیا ہے؟ اس کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا: ''وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا......'' بندہ کوشش کرتے ہوئے بہت زیادہ کوشش کرے۔ یہ قرآن ہے' میں اس کے اوپر چلوں گا۔ اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث پر عمل کروں گا۔ میں اپنی خواہش نفس کے پیچھے نہیں چلوں گا۔ مگر لوگ جو کہتے ہیں برادری' پارٹی اور دنیا جو کہتی ہے اس کی طرف میں نہیں جاؤں گا۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ جو کہتا ہے بس میں اس کی پابندی کروں گا۔ جو بندہ یہ پابندی اختیار کرتا ہے، اس کے لئے قدم بڑھاتا ہے تو اللہ اس کے لئے رستے کھول دیتا ہے۔ اللہ اس کو تقویٰ عطا فرماتا ہے۔

لیکن جو اِس کی بھی مانتا ہے، اُس کی بھی مانتا ہے۔ برادری آتی ہے وہ اس کو کھینچ لیتی ہے۔ کوئی پارٹی آتی ہے وہ اس سے کوئی کام منوا لیتی ہے۔ اب جہاد کا ماشاءاللہ بڑے بڑے اچھے لوگ کام کرنے والے ہیں۔ ابھی الیکشن آئے گا جی! میرا بھائی کھڑا ہے الیکشن میں اس لئے اب میں کیا کروں۔ جی میرے پیسے اُدھر ہی لگ گئے۔ ساری محنت ہی اس پر لگ گئی۔ اب اس کو کوئی پتہ نہیں ہے کہ میرا کام کیا تھا؟ میرا مشن کیا تھا؟ منہج میں نے کیا اختیار کیا تھا؟ بس چونکہ بھائی کھڑا ہے' برادری کا مسئلہ ہے تو اب ہر چیز اس کے لئے خاص ہے۔ جب بندہ کسی طرف لڑھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ معاف کرے، اس وقت کبھی اُس کے پیچھے اور کبھی اِس کے پیچھے۔ جو آئے اس کو ساتھ لے جائے۔ بس اللہ تعالیٰ بھی اس بندے کو توفیق نہیں دیتا۔ تقویٰ کی زندگی ایسے بندے کو نہیں ملتی اور وہ لڑکھڑاتا ہی رہتا ہے۔

فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ.

''تو وہ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں سوائے قیامت کے کہ وہ ان پر اچانک آجائے، پس یقیناً اس کی نشانیاں آ چکیں، پھر ان کے لیے ان کی نصیحت کیسے ممکن ہوگی، جب وہ ان کے پاس آجائے گی۔''

فرمایا: لوگ اپنی گمراہیوں میں پڑے ہوئے ہیں' بھٹکتے جا رہے ہیں۔ اگر ان سے پوچھو: اللہ کے بندے! کیا کر رہے ہو...... کدھر کو جا رہے ہو؟ جواب ملتا ہے کہ بڑی دیر ہے قیامت میں...... وہ بڑی دور ہے...... پتہ نہیں کب آئے گی؟ ابھی تو قیامت کی یہ نشانی نہیں آئی' وہ نشانی نہیں آئی۔ قیامت کے انتظار میں یہ غلطیاں کرتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ جو اس دنیا سے چلا گیا اس کی قیامت تو آ گئی۔ پھر مذاقاً پوچھتے ہیں کہ دنیا کے باقی لوگوں کی قیامت کب آئے گی؟ اللہ کے بندے! تمہیں ان سے کیا سروکار...... تیری موت آ گئی تو تیری قیامت شروع...... تو دیکھ کہ کس لمحے تجھے موت آ سکتی ہے؟ اور موت تو تیرے ساتھ ساتھ پھر رہی ہے۔ پھر کس انتظار میں ہے اور کیوں غلطیاں کر رہا ہے؟

''فَهَلْ يَنظُرُونَ'' پس نہیں انتظار کرتے مگر تم تو لمبی تان کے سو رہے ہو۔ جی ابھی وہ قیامت بڑی دور ہے۔ ابھی یہ ہوگا، وہ ہوگا...... کئی بے چارے کہتے ہیں کہ ابھی تو جوانی ہے، ابھی بڑھاپا آئے گا تو جوانی میں جو کچھ ہوتا ہے کر لو...... بوڑھے ہوں گے' ریٹائرڈ ہوں گے تو تسبیح پکڑیں گے۔ پھر دیکھا جائے گا۔ حالانکہ سب کچھ ان کے سامنے ہے...... حادثات سے موت' بیماریوں سے موت...... اللہ رحم کرے پتہ نہیں کس وقت، کس لمحے کام ختم' تو کس امید پر اتنا لمبا انتظار کریں؟؟

فرمایا: ''أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً'' وہ آئے گی بھی اچانک...... اور آپ دیکھیں تو موت بھی اچانک ہی آ جاتی ہے۔ لوگ اپنے کاروبار' کاموں میں مصروف ہوں گے۔ اچانک بگل بج جائے گا۔ آپ دیکھیں ذرا سا زلزلہ آئے تو یہ کتنی بڑی قیامت ہے۔ ایسی ہزاروں نشانیاں ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنی ہی نشانیاں آ چکی ہیں۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر بھی ہمیں عبرت نہیں ہوتی۔ ''فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ'' اور اگر یہ آ گئی تو پھر کون نصیحت کرے گا؟ کس کے پاس وقت ہوگا؟ جب جان حلق میں آ جائے تو نبی ﷺ نے فرمایا: آدمی کی توبہ کا دروازہ بند...... مجموعی طور پر جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو اس وقت سب کے لئے توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اللہ ہمیں عافیت میں رکھے اور ہر وقت موت کو یاد رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ...... اسلام سے تہی دامن میڈیا

یہ سمجھتے ہیں کہ یوں آنکھ جھپکنے سے مسائل حل ہو جائیں گے۔ ان جیسے لوگوں کی غلط فہمی کا نتیجہ ہے جنہوں نے اسلام کی اصل روح کو نہ سمجھا، جو اسلام کی پہلی وحی ''اقراء'' کے معنی و مفہوم کو نہ سمجھ پائے۔ مسئلہ صرف ایک پروگرام کا نہیں۔ اس نام نہاد لیڈنگ گروپ کی پے در پے کی جانے والی سازشیں ہیں۔ آئیے ایک چھوٹی سی مثال اس گروپ کی آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ 10-9 مارچ کو ہونے والی بادامی باغ واقعہ کی اگلے دن مین ہیڈ لائن دیکھئے۔

''لاہور میں مشتعل افراد کا ہنگامہ' مسیحی بستی جلا دی گئی' 178 مکانات تباہ''

یہ 10 مارچ کو اس گروپ کے چھپنے والے اخبار کی ہیڈ لائن ہے۔ جسے دیکھ کر ایسے لگتا ہے جیسے بلاوجہ لوگ مشتعل ہوئے اور بستی کو جلا ڈالا۔ اس کے مقابلے میں دوسرے گروپ کی رپورٹنگ کا انداز دیکھئے۔

''توہین رسالت کا ملزم گرفتار' بادامی باغ میں مظاہرین نے مسیحی برادی کے 177 مکانات تباہ کر دیئے''

فرق آپ خود دیکھ سکتے ہیں۔ یہ اسی طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر کے اسلام اور پاکستان کے امیج کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو قارئین رپورٹنگ کے انداز کو سمجھتے ہیں وہ اچھی طرح Play-up اور Play-down کی اصطلاح سے واقف ہوں گے۔ یوں ہی میڈیا آرگنائزیشن اپنی پسند کا پیغام عوام کو اپنی رپورٹنگ کے ذریعے پہنچاتے ہیں۔

بہر حال میڈیا گروپس کو چاہیے کہ وہ اسلام اور پاکستان کو ہمیشہ ترجیح دیں اور ایسی تمام نشریات سے اجتناب کریں جو ملک دشمن عناصر کو خوش کرنے کا باعث بنے کیونکہ جو اللہ کے دین کو چند ٹکوں کے عوض بیچتے ہیں ان کی آخرت بہت دردناک ہوگی۔

''بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو اللہ نے کتاب میں سے اتارا ہے اور اس کے بدلے تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں' یہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں کھا رہے ہیں اور نہ اللہ ان سے قیامت کے دن بات کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' (سورۃ البقرہ: 174)

قسط نمبر-1

ملٹی لیول مارکیٹنگ کمپنیوں کا مکروہ جال

گولڈن کی انٹرنیشنل، گولڈ مائنز انٹرنیشنل، ٹائنز، گرین ورلڈ جیسی کمپنیوں کے فراڈ سے پردہ اٹھاتی تحریر

برہان بصری جسے پاکستان میں ٹائنز کا باپ کہا جاتا ہے، پاکستان کے متوسط طبقے کے لاکھوں لوگوں کو بیوقوف بنا رہا ہے۔ اگر زیادہ دور نہ جائیں تو یہ وہی برہان بصری ہے جو ہماری بھولی بھالی عوام کو گولڈن کی انٹرنیشنل (ٹائنز جیسی فراڈ کمپنی، جواب بھاگ چکی ہے) نامی سکیم میں بے وقوف بنا رہا تھا۔ ہزاروں لوگوں نے اس کی دعوت پر گولڈن کی جوائن کی۔ پھر ایک دن یہ کمپنی ختم ہوگئی اور لوگوں کا کروڑوں روپیہ ضائع ہوگیا اور اب ایک بار پھر جو کبھی گولڈن کی کے ڈبل شاہ تھے، آج ٹائنز کے سرمائی جادوگر بن گئے۔ ہماری بھلکڑ عوام کو اپنی اس نئی فراڈ کمپنی کے سہانے خواب دکھانے شروع کئے۔ یوٹیوب پر موجود اپنے انٹرویو میں برہان بصری اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں گولڈن کی میں تھا اور پھر میں نے چھوڑ دیا۔ کیا برہان بصری سے یہ سوال نہیں کیا جاسکتا کہ تم نے تو ہزاروں لگا کر لاکھوں کما لیے اور تمہارے نیچے لوگوں کا کیا بنا ہوگا جو ادھار اٹھا کر یا اپنی بیوی کا زیور بیچ کر تمہاری فراڈ کمپنی کے ممبر بنے تھے؟

اسی انٹرویو میں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ ہم لوگ ان کو ٹائنز میں لا رہے ہیں۔ حالانکہ برہان بصری کے یہ الفاظ ہونے چاہئے تھے کہ فکر کی کوئی بات نہیں ہے ہم ٹائنز میں پھر سے ان لوگوں کی دولت لوٹ رہے ہیں اور کبھی گولڈن کی تو کبھی ٹائنز کے نام پر پاکستانی عوام کی دولت لوٹتے رہیں گے۔

اس کے بعد پاکستان میں اس جیسی فراڈ کمپنیوں میں دوسرا بڑا نام کامران فرحت کا ہے جس نے گولڈ مائنز انٹرنیشنل نامی کمپنی کے ذریعے حال ہی میں پاکستانی عوام کے کروڑوں روپے لوٹے اور آج GMI پاکستان میں مکمل طور پر بند اور بین ہوچکی ہے اور کامران فرحت نے برہان بصری کی طرح ایک نئی کمپنی E.Deddy کے نام سے پاکستانی عوام کو لوٹنا شروع کر دیا ہے۔

اخبار طلباء کے مارچ 2012ء کے شمارے میں GMI پر مضمون آیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ 6 ماہ کے اندر اندر یہ کمپنی بھاگ جائے گی اور آج یہ بات حقیقت ثابت ہوئی۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

اگر ان کا اصل مقصد اپنی مصنوعات کو فروغ دینا ہوتا تو لازماً وہ اس کو مارکیٹ میں پیش کرتے اور ممبروں کے علاوہ جو بھی خریدنا چاہتا' اس کو فروخت کرتے اور مال کماتے

ان فراڈ کمپنیوں کے تحت کامران فرحت ہو یا برہان بصری، ان جیسے لوگ پاکستانی عوام کا پیسہ تب تک لوٹتے رہیں گے جب تک ہماری عوام نے راتوں رات کروڑ پتی بننے کا خواب نہ چھوڑا۔

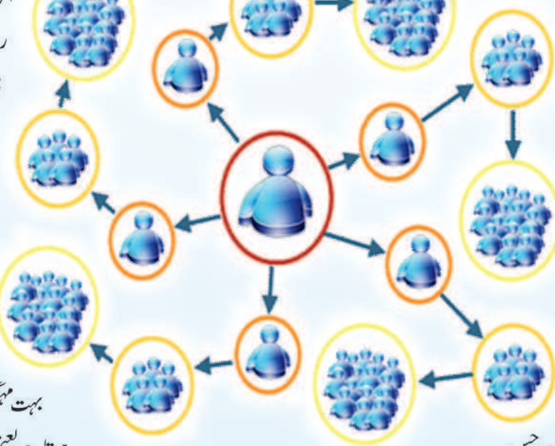

اگر ہم نیٹ ورک مارکیٹنگ کی پاکستان میں تاریخ دیکھیں تو اس طرح کی ایک سکیم 1980ء کی دہائی میں شروع ہوئی تھی، جس کے تحت کوئی بھی شخص ایک سو روپے ادا کر کے ممبر بن جاتا تھا اور سکیم کی ممبر شپ حاصل کرنے کے بعد یہ ممبر پھر مزید ممبر لانے کا اہل ہو جاتا تھا۔ ہر ممبر لانے پر سو روپے میں بیس یا پچیس روپے کمیشن ملتا تھا۔ باقی روپے سکیم چلانے والی کمپنی کے پاس جاتے تھے۔ اب گزشتہ دس سالوں میں بہت ساری کمپنیاں آئیں اور منظر عام سے غائب ہوتی رہیں ہیں، لیکن چند کمپنیاں جن میں بزناس، گولڈن کی انٹرنیشنل، گولڈ مائنز انٹرنیشنل اور ٹائنز جیسی سکیمیں بڑی مشہور ہوئیں۔ اب ایک نئی سکیم گرین ورلڈ بھی بڑی تیزی سے اپنا نیٹ ورک پھیلا رہی ہے۔

بزناس، گولڈن کی اور گولڈ مائنز انٹرنیشنل اب بند ہوچکی ہیں جبکہ ٹائنز ابھی آخری سانسوں پہ ہے اور ان شاء اللہ بھاگنے والی ہے۔ البتہ اب اس کی جگہ لینے کے لیے ایک نئی کمپنی گرین ورلڈ شروع ہوچکی ہے۔

آج کل ملک میں صرف ٹائنز کمپنی ہی نہیں بلکہ اس سے ملتی جلتی کتنی ہی سودی وقماری کمپنیاں خود رو جھاڑیوں کی طرح ملک میں پھیل چکی ہیں اور ڈائن کی طرح ملک کے نوجوانوں کا مال وخون چوس رہی ہیں۔ کہیں تو کوئی سکیم بغیر کوئی چیز فروخت کئے محض پیسوں کے ادل بدل سے چند ہزار لگا کر لاکھوں روپے حاصل کرنے کا لالچ دیتی ہے اور کہیں علماء کے براہ راست فتوے سے بچنے کے لئے چند اشیاء کی سیل کا جھانسہ بھی درمیان میں رکھ جاتا ہے اور وہ بھی بہت مہنگی لیکن باقی سارا طریقہ اور مقصد تقریباً وہی ہوتا ہے یعنی معمولی پیسے لگا کر زیادہ سے زیادہ دولت اکٹھی کرنا۔ اگر اشیاء فروخت کرنا ان کا مقصد ہوتا تو یہ تجارت کے معروف وشفاف طریقے اختیار کرتے لیکن چونکہ ان کا اصل مقصد یہ نہیں تھا بلکہ اصل مقصد ہیر پھیر کا وہ طریقہ تھا

کہ جس کے ذریعے چند سو یا چند ہزار روپے لاکھوں کروڑوں میں بدل جائیں۔

اس لئے ان سکیموں میں اشیاء کی فروخت کا وجود یا عدم وجود تو ہو سکتا ہے لیکن تمام سکیموں میں تھوڑی ہیر پھیر کے ساتھ مارکیٹنگ کا وہ گورکھ اور پیچیدہ طریقہ لازمی اور مشترک ہے کہ جس کے بغیر کمپنی اور ممبران اپنے اصل مقصد یعنی معمولی رقم اور برائے نام محنت سے بے پناہ دولت کے مالک نہیں بن سکتے۔ چنانچہ انہی وجوہات کی بناء پر ان سکیموں کا ہم مفصل و مدلل جائزہ لینے پر مجبور ہوگئے۔

ان کمپنیوں کے لٹریچر اور لیکچروں سے یہ معلوم ہوا کہ دنیا میں جائز ذرائع سے کمانے کے طریقے بہت کم ہیں اور وہ صرف دو ہیں۔

1۔ ملازمت۔ 2۔ کاروبار۔

ملازمت میں اہلیت، تعلیم، تجربہ اور وقت کی پابندی لازمی ہوتی ہے۔ تنخواہ بھی محدود سی مقرر ہوتی ہے چاہے محنت کم ہو یا زیادہ۔ کاروبار میں سرمایہ، تجربہ اور وقت تو بیش بہا دینا ضروری ہوتا ہے۔ جبکہ اس سسٹم میں نہ تجربے کی ضرورت ہے، نہ زیادہ تعلیم، سرمایہ اور اہلیت کی اور نہ ہی بہت زیادہ وقت دینا پڑتا ہے، بس معمولی سرمایہ اور معمولی وقت دے کر آپ اپنے سب خواب پورے کر سکتے ہیں۔ اس میں نوکری، کاروبار کی طرح کوئی رسک بھی نہیں۔ کیونکہ کمپنی میں کوئی کسی کا باس نہیں، سپروائزر، مینجر، ڈائریکٹر وغیرہ کے عہدے محض اعزازی سے ہیں۔ ماضی میں ہمارے سامنے گولڈن کی والوں کی مثال ہے جس میں گولڈن کی والوں نے اخبارات میں اپنے ایک اعزازی ڈائریکٹر برہان بصری کو کمپنی کے مفاد کے منافی سرگرمیوں کی بناء پر برطرف کرنے کا اشتہار دیا۔

(ڈان 11 اگست 2002ء)

حیرانگی ہے کہ کمپنی میں جب کوئی باس نہیں تو انہیں کس نے برطرف کر دیا۔ کہیں ایسا

ثاقب مجید

تو نہیں کہ زیادہ سرمایہ جمع کر لینے والوں کو یا کمپنی کے اصل حقائق تک رسائی پا جانے والوں کو کمپنی فوراً اپنے کاروبار سے الگ کر دیتی ہے۔ اس طرح تو کسی کے سرمائے اور منافع کی کوئی گارنٹی نہیں رہتی۔ ویسے کمپنی آئے دن اپنے دفاتر کی جگہ بھی بدلتی رہتی ہے۔ اس صورت میں کبھی بھی کچھ ہو سکتا ہے اور ایسی کمپنیاں کئی بار پیسے لے کر بھاگ چکی ہیں۔ جیسا کہ بزناس، گولڈن کی اور گولڈ مائنز انٹرنیشنل جیسی سکیموں کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ وہ اب منظر عام سے غائب ہو چکی ہیں اور ان شاء اللہ۔ ان

گولڈن کی اور گولڈ مائنز انٹرنیشنل اب بند ہو چکی ہیں جبکہ ٹائنز ابھی آخری سانسوں پہ ہے اور ان شاء اللہ بھاگنے والی ہے، البتہ اب اس کی جگہ لینے کے لیے ایک نئی کمپنی گرین ورلڈ شروع ہو چکی ہے

سکیموں میں خصوصاً نوجوانوں کو ہدف بنایا جاتا ہے اور ان کو سنہرے خواب دکھائے جاتے ہیں کہ آپ برائے نام وقت صرف کر کے لاکھوں کروڑوں میں کھیل سکتے ہیں۔ اس سے نوجوانوں کو سہل پسند اور زندگی کے شارٹ کٹ طریقوں کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔ لیکن ان سکیموں کے پس پردہ مسلم نوجوانوں کو لوٹنے کے مقاصد ہوتے ہیں۔ یہ سکیمیں اصل میں سود اور جوئے کے کاروبار کی مختلف قسمیں ہیں۔ اس سے معاشرے کا ایک کثیر سرمایہ بے کار کام کی نذر ہو جاتا ہے اور لوگ محنت کر کے اور اس معاشرے کے لیے مفید چیزیں بنا کر پیسہ کمانے کی بجائے بیٹھے بٹھائے ہی کھانا چاہتے ہیں۔ جس سے ملک کی اصل ترقی رک جاتی ہے۔ اس میں چند لوگوں کی تو چاندی ہو جاتی ہے اور وہ سرمایہ دار بن جاتے ہیں۔ باقی سنہرے خواب اور خیالی پلاؤ لیے ہی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔

بزناس، گولڈن کی انٹرنیشنل، گولڈن مائن انٹرنیشنل، انرجیٹک مارکیٹنگ انٹرنیشنل اور ٹائنز جیسی سکیموں کا واحد مقصد ہمارے معاشرے کے متوسط طبقے کی دولت کو لوٹنا ہے۔ ایسے ہی جیسے ہمارے ملک کی سیاسی پارٹیاں مستقبل کے سہانے خواب دکھا کر ہماری بھلکڑ عوام کو بے وقوف بنا کر ووٹ لیتی ہیں اور الیکشن جیت کر پھر سے وہی لوٹ مار شروع ہوتی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ عوام کو ہر بار لوٹنے کے باوجود اگلے الیکشن میں پھر یہی سیاسی پارٹیاں جیت جاتی ہیں۔ گولڈن مائن انٹرنیشنل سکیموں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ بار بار نام بدل کر آتی ہیں۔ عوام کو مستقبل کے سہانے خوابوں کا خیالی پلاؤ کھلاتی ہیں اور غریب عوام کو ہر بار نئے نام سے بے وقوف بنا کر ان کے خون پسینے کی کمائی بیرون ممالک بھجواتی ہیں اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد فرار ہو جاتی ہیں۔

ان فراڈ کمپنیوں کا واحد مقصد آسانی سے کروڑوں ڈالر کمانے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کمپنیاں اپنی پروڈکٹ کئی گنا مہنگی فروخت کرتی ہیں اور اگر یہ مارکیٹنگ کا عام مروجہ اور شفاف طریقۂ فروخت اختیار کرتے تو زیادہ دولت اکٹھی نہیں کر سکتے تھے۔ اسی لیے ان سودی اور قماری سکیموں نے ملٹی لیول مارکیٹنگ کا طریقہ اپنایا مثلاً ٹائنز کمپنی کی پروڈکٹ میں ایک ٹوتھ پیسٹ کی قیمت 350 روپے ہے جبکہ مارکیٹ میں ایک اچھی ٹوتھ پیسٹ 50 سے 60 روپے میں دستیاب ہے۔ کیلشیم کی ڈبی کی قیمت 2100 روپے ہے۔ جبکہ مارکیٹ میں بہترین کیلشیم کی 10 گولیاں اور 10 ساشے 100 روپے سے 120 میں دستیاب ہیں۔

GMI کمپنی میں گھڑی کی قیمت 8000 روپے تھی۔ ایسی گولڈ پلیٹڈ گھڑی مارکیٹ میں آسانی سے 2000 روپے میں خریدی جا سکتی ہے۔ اسی طرح گولڈن کی کے ایک کین یا کٹر کی قیمت 1300 روپے تھی۔ جو ممبرز کے لیے فضول اور کسی کام کا نہیں۔ بے بی لوشن 750 روپے تھا۔ مارکیٹ میں بہترین بے بی لوشن 200

روپے تک مل جاتا ہے۔ گولڈن کی انٹرنیشنل میں سب سے زیادہ ممبران کو جو چیز خریدنے کی رغبت دی جاتی تھی، وہ ایک فوڈ سپلیمنٹ تھا جسے کینسر، شوگر، ہیپاٹائٹس سمیت بہت سی بیماریوں کا جادوئی علاج بتایا جاتا تھا۔ اس کی قیمت 19000 روپے تھی۔ یہ تقریباً انرجائل کے ڈبے سے کچھ بڑے سائز میں ایک سفوف سا ہوتا تھا۔ اب ٹائنز بھی انہی جیسے مہنگے فوڈ سپلیمنٹ بیچ رہی ہے۔ ان کمپنیوں کے مطابق ان کی سب اشیاء بڑے خاص سائنسی طریقوں سے تیار کی جاتی ہیں اور بہت سی اشیاء ناقابل علاج بیماریوں کا علاج بھی ہیں لیکن کمپنیاں یہ اشیاء عام مارکیٹ میں نہیں رکھتی کیونکہ اس سے وہ اپنی اشیاء مہنگے داموں فروخت نہیں کرسکتی اور نہ عوام کو لوٹ سکتی ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر تمام لوگ سکیم کے ممبر بن جائیں تو یقیناً سارا نظام زندگی مفلوج ہوکر رہ جائے گا۔ پھر جب کوئی ممبر بننے والا ہی نہ رہے گا (یعنی سب ممبر بن چکے ہوں گے) تو سینکڑوں نئے ممبرز کی رقوم کا کیا بنے گا۔ کیونکہ جب تک بڑی تعداد میں ممبر نہ بنتے رہیں تو زیادہ کمیشن مل نہیں سکتا۔ اس لئے کمپنی والے کہتے ہیں کہ فائدہ میں وہی رہے گا جو پہلے ممبر بنے گا۔ زیادہ عرصے کے بعد ممبر بننے والے زیادہ فائدہ نہ اٹھاسکیں گے کیونکہ پھر مزید ممبر بننے کے لئے بہت کم لوگ رہ جائیں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ کافی دیر بعد ممبر بننے والوں کا کیا قصور ہے۔ وہ کمپنی کی محض پروڈکٹ خریدنے کے لئے تو ممبر نہیں بنے ہوئے۔ ممبر تو ان کے کمیشن در کمیشن کے چکر میں شریک ہونے کے لئے ہی بنا جاتا ہے اور یہ کئی بھائیوں کے مشاہدے کی بات بھی ہے کہ لوگوں کی اکثریت کمپنی کی اشیاء خریدنے کے لئے نہیں بلکہ لامحدود کمیشن حاصل کرنے کے لئے ممبر بنتی ہے۔ دوسری طرف اگلے ممبرز نہ بننے کے باوجود کمپنی اپنے پیسے برابر وصول کرنے میں کامیاب ہوگی۔ اسے کافی عرصہ بعد ممبر کم بننے سے بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔

ان سکیموں میں پیرامڈ سیل کا طریقہ استعمال ہوتا ہے۔ یہ سکیمیں پہلے بھی کئی غریب ملکوں کو نشانہ بنا چکی ہیں اور یہ جوئے کی شکلیں ہیں جو دنیا کے کئی ملکوں میں بھی بروئے کار رہی ہیں۔ انہیں Pyramid sales یعنی مخروطی طریقۂ فروخت کہا جاتا ہے۔ جس میں ممبران کی بیس (Base) یعنی قاعدہ جس قدر بڑھتا ہے، اوپر اتنا ہی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ان سکیموں کا زیادہ تر نشانہ ترقی پذیر اور غریب ممالک ہوتے ہیں۔ البانیہ انہی کی وجہ سے دیوالیہ ہوگیا تھا کیونکہ ان سکیموں میں لوگوں کی بہت زیادہ رقم غیر ضروری چیزوں کی فروخت کے نام پر ان کمپنیوں کے پاس جمع ہوجاتی ہے۔ لوگ زیادہ کمیشن کے لالچ میں یہ غیر ضروری چیزیں کافی مقدار میں خرید لیتے ہیں اور منافع کی آس میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں جس سے ملک کی اصل ترقی و تجارت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ ان سے مسلمانوں کو ہر صورت ہوشیار رہنا چاہئے اور بچنا چاہئے۔

ان کمپنیوں کا طریقہ کار سراسر حرام ہے اور ان کی حرمت کی کئی وجوہات ہیں

ان سکیموں کا زیادہ تر نشانہ ترقی پذیر اور غریب ممالک ہوتے ہیں۔ البانیہ انہی کی وجہ سے دیوالیہ ہوگیا تھا کیونکہ ان سکیموں میں لوگوں کی بہت زیادہ رقم غیر ضروری چیزوں کی فروخت کے نام پر ان کمپنیوں کے پاس جمع ہوجاتی ہے

ان کمپنیوں نے اپنے لٹریچر میں یہ وضاحت کی ہے کہ ہماری اس کمپنی کا ممبر بننے میں خسارے کا کوئی امکان نہیں۔ No Risk کے الفاظ ان کے لٹریچر پر لکھے ہیں اور یہ سراسر سود ہے، جس کو اللہ رب العالمین نے حرام کیا ہے۔ اس کو تجارت اور منافع قرار دینا سود کے مفہوم سے جہالت یا تجاہل کا نتیجہ ہے (جس سے ان کی حیلہ سازی کا ثبوت بھی ملتا ہے)

کیونکہ انسان کے لئے منافع کے حصول کی عموماً تین صورتیں بنتی ہیں۔

۱۔ اپنا مال کسی دوسرے شخص کے سپرد کردینا کہ آپ اس مال سے تجارت کریں اور جو فائدہ ہوگا، اسے ہم آپس میں ایک متعین مقدار پر تقسیم کرلیں گے۔ یہ صورت صرف مال سے منافع حاصل کرنے کی ہے۔ اس میں مال اور محنت دونوں کے ضائع ہوجانے کا امکان بھی رہتا ہے۔

اس صورت میں منافع اور سود میں فرق بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ سودی کاروبار میں پہلے سے منافع کی شرح متعین ہوتی ہے اور وہ یقینی ہوتا ہے جیسا کہ یہ کمپنی والے خود اقرار اور اعلان کررہے ہیں کہ آپ کا منافع بے حساب اور یقینی ہے جبکہ تجارت میں منافع یقینی بھی نہیں ہوتا اور اس کی شرح متعین بھی نہیں ہوسکتی۔

۲۔ انسان خود اپنے مال کے ساتھ تجارت کرے اور اسے اس سے نفع حاصل ہو یا اپنا مال کسی دوسرے کو دے اور اس کے ساتھ خود بھی کام کرے۔ اس صورت میں بھی سود تجارت سے مختلف ہے۔ کیونکہ تجارت میں مال والا اپنی محنت صرف کرتا ہے۔ جبکہ سودی کاروبار میں مال والا کوئی محنت نہیں کرتا۔ ان سکیموں میں یہ ہوتا ہے کہ جب پہلا ممبر بن جائے تو آگے مزید دو یا تین ممبر بنائیں۔ بنیادی ذمہ داری اگلے ممبران کی ہے نہ کہ پہلے کی۔ لیکن پہلا ممبر آخر تک بننے والے ممبر کے منافع اور کمیشن میں شریک ہوتا ہے۔ جبکہ ان سب پر پہلے ممبر کی کوئی محنت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی مال دیا ہوتا ہے۔

یہ سب اس لئے ہے کہ کام کو زیادہ پرمشقت بنانا ایسی قماری کمپنیوں کے فلسفے کے ہی خلاف ہے۔ وہ تو بار بار اپنے لٹریچر اور طریقہ کار میں یہ بات ذکر کرتے ہیں کہ اس طریقہ کاروبار کی خصوصیت ہی یہ ہے کہ آپ برائے نام وقت اور بہت معمولی محنت سے بہت زیادہ دولت کما سکتے ہیں۔

۳۔ ایک تیسری صورت ہے کہ بندہ صرف کام ہی کرلے اس کا اپنا کوئی مال اس میں لگا ہوا نہ ہو۔ جیسے کوئی شخص مضاربت پر محنت کررہا ہے یا کسی اور شخص کے کام میں شریک ہے کہ نفع آپس میں تقسیم کرلیں گے۔ اس صورت میں بھی آدمی اپنی محنت کے نتیجہ میں نفع حاصل کررہا ہے۔ جبکہ کمپنی کا ممبر دوسروں کی محنت کے نفع میں شریک ہوتا ہے۔ لہٰذا ان وجوہات کی بناء پر اس کمپنی کا تمام کاروبار سود کے زمرہ میں آتا ہے۔

پھر شریعت اسلامیہ کا یہ مسلمہ ضابطہ ہے کہ کسی بھی کام اور معاملے پر حکم اس کے مقصد کے اعتبار سے لگایا جاتا ہے، اگر وہ کام حلال ہے۔ مگر جس مقصد کے لئے کیا جارہا ہے، وہ خلاف شریعت اور حرام ہے تو اس کا حکم اور ہوگا اور اگر وہ حلال موافق شریعت مقصد کے لئے کیا جارہا ہے تو اس کا حکم اور ہوگا۔ انگور کی تجارت کرنا اور اسے فروخت کرنا حلال ہے لیکن جب اس کے بارے میں یقین ہوگا کہ وہ شراب کشید کرنے کے لئے خریدنا چاہتا ہے تو اس کا حکم اور ہوگا۔ مکلّف کے تمام قولی اور فعلی معاملات میں یہی اصول ہے۔ (جاری ہے)

نوٹ۔ اگلے شمارے میں ٹائنز کمپنی کا مفصل طریقہ کار بیان کیا جائے گا اور اس بات سے بھی پردہ اٹھایا جائے گا کہ ٹائنز کمپنی کیسے سہانے خواب دکھا کر ہمارے غریب عوام خصوصاً یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طالب علموں کا روپیہ لوٹ رہی ہے۔ ان شاء اللہ

قسط نمبر 2

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا

اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کے خصوصی احکامات کا تذکرہ

احسان الٰہی تبسم

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اسْتَعِینُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِینَ (البقرہ:153)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

ذکر اور شکر کی بہترین صورت نماز ہے۔شکر سے اعراض اور نماز کا انکار کفر ہے۔لہٰذا آزمائشوں اور کفار کے پروپیگنڈے سے گھبرانے کی بجائے نماز اور صبر کے ذریعے مدد مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔

صبر ایک ایسی اخلاقی قدر اور قوت ہے جو انسان کی منفی قوتوں پر کنٹرول اور مثبت صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ ان میں اضافہ بھی کرتی ہے۔قرآن مجید میں صبر کا یہی معنیٰ متعین فرمایا گیا ہے۔جناب موسیٰ علیہ السلام کی جناب خضر علیہ السلام سے گفتگو کے ضمن میں کئی بار یہ لفظ انہیں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ کچھ معاملات کی حکمت جاننے کے لیے ان کے ہمسفر ہوئے تو انہوں نے کئی بار فرمایا کہ جناب موسیٰ! آپ میرے معاملات پر حوصلہ نہیں کر پائیں گے۔

کلیم اللہ نے کہا: میں ہر ممکن کوشش کروں گا کہ میرے صبر کے بندھن ٹوٹنے نہ پائیں۔گویا کہ صبر کا معنی ہی اپنے آپ پر قابو رکھنا اور مشکل کے وقت میں استقامت اختیار کرنا ہے۔یعنی صبر اور استقامت کا تعلق آپس میں چولی دامن کا بنتا ہے۔

غریب آدمی صبر کا دامن چھوڑ دے تو وہ خودکشی کے لیے تیار ہوجاتا ہے۔نوجوان کے اندر صبر کی قوت کمزور پڑ جائے تو اس سے بے حیائی کی ایسی حرکات سرزد ہوجاتی ہیں کہ ساری زندگی اسے پچھتاوا رہتا ہے۔

صاحب اقتدار آدمی صبر سے تہی دامن ہوتو وہ ایسی غلطیاں کرتا ہے جن کا خمیازہ قوم کو تا دیر بھگتنا پڑتا ہے۔

اس کے برعکس یہی لوگ صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کریں تو زندگی ان کے لیے آسان ہوجاتی ہے مثلاً بہادر اور بااختیار شخص اگر حوصلہ سے کام لے تو کمزوروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت ثابت ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں زندگی کے ہر موڑ پر صبر اور حوصلے کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی دستگیری کی خوشخبری دی ہے۔صبر کے لیے آپ ﷺ کو یوں مخاطب کیا گیا ہے:

☆......لوگوں کی دل آزار باتوں پر صبر کرتے ہوئے انہیں اچھے انداز سے چھوڑ دیجیے (المزمل:10)

☆......صبر کا رویہ اختیار کریں یہ بہترین انجام کی ضمانت ہے۔ (النحل:147)

مظلوموں کو معاف کر دینے کا حق دے کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ اسلام صرف سزاؤں کے ذریعے جرائم کی بیخ کنی کا تصور پیش نہیں کرتا بلکہ اس نے غیر عادی مجرموں کے لیے معافی کا راستہ کھول رکھا ہے

جب ہم مجموعی طور پر قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو صبر کا ذکر ہمیں یوں ملتا ہے۔

☆......صبر کرنے والوں کو ہی بغیر حساب کے پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ (الذمر:10)

☆......صبر اچھے کاموں میں اہم ترین کام ہے۔ (الاحقاف:35)

☆......نبی ﷺ کو صبر کا حکم دیا گیا ہے۔(المعارج:5)

☆......اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (البقرہ:153)

☆......صبر کا انجام اچھا ہوتا ہے۔(الحجرات:5)

☆......صبر کرنے والے کامیاب ہوں گے۔ (المومنون:111)

☆......مسلمان صابر کی آخرت اچھی ہوگی۔ (الرعد:63)

☆......صبر کرنے والوں کو جنت میں سلامتی کی دعائیں دی جائیں گی۔ (الفرقان:75)

☆......صابر بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ (الذمر:10)

زیر بحث آیت میں اللہ تعالیٰ کی نصرت وحمایت کے حصول کے لیے دوسرا موثر ذریعہ نماز قرار دی گئی ہے۔اگر آدمی نماز کو صحیح انداز میں ادا کرتے ہوئے یہ تصور قائم کرے کہ میں مشفق ومہربان آقا کے حضور درخواست گزار ہوں اور وہی میری روح کے کرب کو جانتا ہے اور میرے دکھوں کو مداوا کرسکتا ہے تو انسان کا غم فوری کافور ہوجاتا ہے۔اسی بنا پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

"جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ"

"نماز میں میری آنکھوں کے لیے ٹھنڈک ہے"۔ (النسائی)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ غمگین تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:"یا بلال! ارحنا بالصلاۃ"

"اے بلال! نماز کے ذریعے ہمیں سکون پہنچاؤ" (مسند احمد)

☆☆☆☆☆

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا کُلُوا مِن طَیِّبَاتِ مَا

رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں عطا فرمائی ہیں اور اللہ کا شکر کرو، اگر تم صرف اس کی عبادت کرتے ہو"۔

(البقرہ:172)

اس آیت سے چار آیت قبل اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو حلال کھانے کا حکم دیا تھا اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خاص مومنوں کو یہ کہہ کر حلال کھانے کا حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ حلال کھانے کا اہتمام کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حرام کھانے والے کی عبادت قبول نہیں کرتے۔

قبل ازیں بنی نوع انسان کو حلال وطیب کھانے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ حلال و طیب کھانے کا اہتمام نہ کرنے والا درحقیقت شیطان کی پیروی کرتا ہے اور شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ وہ حرام کے ذریعے نہ صرف تمہیں تمہارے خالق سے دور رکھ کر تمہارے ساتھ دشمنی کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ وہ حرام کھانے اور کمانے کے ذرائع کے ذریعے بھی تمہارے درمیان نفرتیں اور عداوتیں پیدا کرتا ہے کیونکہ حرام کے ساتھ دولت کمانے والا لامحالہ طور پر دوسرے کے مالی حقوق کو نقصان پہنچاتا ہے جس سے لوگوں کے درمیان نفرتیں پروان چڑھتی ہیں۔ ان نقصانات سے محفوظ رکھنے کے لیے ایمانداروں کو خصوصی خطاب کرتے ہوئے حکم دیا گیا ہے کہ اے ایمان والو! تمہیں پاک چیزیں کھانی چاہئیں جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں ادھر ادھر کے ہاتھ مارنے کی بجائے انہی پر صابر وشاکر رہنے کی کوشش کرو، حلال پر صبر وشکر تب ہی پاؤ گے جب تم اپنے آپ کو ہماری غلامی اور عبادت کے لیے خاص کرلو گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ طیبات کھانے والوں کی ہی عبادت قبول کرتا ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ طیب اور پاک ہے اور طیب کے سوا کچھ بھی قبول نہیں فرماتا"۔

اس نے ایمان والوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا جس کا اس نے اپنے رسولوں کو حکم دیا۔ فرمایا:

"اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو" (المومنون:51)

صحیح مسلم کی حدیث ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

"ایک شخص جو لمبا سفر کرتا ہے بکھرے بالوں والا ہے گرد وغبار سے اٹا ہوا ہے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے: اے میرے رب! اے میرے

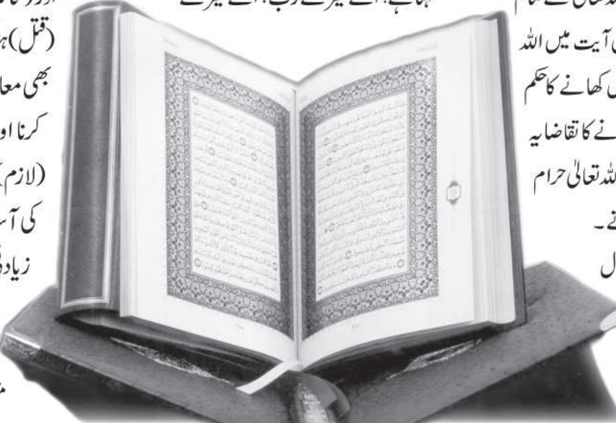

رب! اور صورت حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام کا ہے اور اسے جو غذا دی گئی ہے وہ بھی حرام کی ہے تو بھلا اس کی دعا کیسے قبول کی جائے گی؟

(صحیح مسلم)

ترمذی کی حدیث ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں وہ گوشت اور خون داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پلا ہوا اور اس کے لیے دوزخ ہی مناسب ہے۔

(ترمذی)

اسی طرح ابوداؤد کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بہترین اور پاکیزہ مال وہ ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھاتا ہے۔ (ابوداؤد)

خاص مومنوں کو یہ کہہ کر حلال کھانے کا حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ حلال کھانے کا اہتمام کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حرام کھانے والے کی عبادت قبول نہیں کرتے

☆☆☆☆☆

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَى بِالْأُنثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر مقتولوں میں بدلہ لینا لکھ دیا گیا ہے، آزاد (قاتل) کے بدلے وہی آزاد (قاتل) اور غلام (قاتل) کے بدلے وہی غلام (قاتل) اور (قاتلہ) عورت کے بدلے وہی (قاتلہ) عورت (قتل) ہوگی، پھر جسے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی معاف کر دیا جائے تو معروف طریقے سے پیچھا کرنا اور اچھے طریقے سے اس کے پاس پہنچا دینا (لازم) ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے ایک قسم کی آسانی اور ایک مہربانی ہے، پھر جو اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(البقرہ:178)

متقین کی صفات میں یہ بات بھی شامل ہے اور ہونی بھی چاہیے کہ معاشرے کو جرائم سے بچانے کے لیے اسلام کا حدود وقصاص کا نظام نافذ کریں۔ یہی تقویٰ اور سمجھداری کا تقاضہ ہے اور اس طرح ہی جرائم سے بچا جاسکتا ہے۔ اسلام کے نظام عدل سے پہلے دنیا میں قانون کے وجود اور اس کے نفاذ میں کئی قسم کے اختلافات، تضادات اور امتیازات پائے جاتے تھے۔

یہودیوں کا نقطہ نگاہ یہ تھا اور ہے کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینا چاہیے۔ ان کے ہاں کمزور کے لیے معافی کی کوئی صورت نہیں۔ اس کے برعکس انجیل کی تعلیم یہ ہے کہ اگر کوئی تھپڑ مارے تو اس سے بدلہ لینے کی بجائے اپنے چہرے کا دوسرا رخ پیش کر دیا چاہیے۔ اسی طرح یہود میں سختی ہی سختی اور عیسائیت میں نرمی ہی نرمی کو آگے بڑھایا گیا ہے۔ جبکہ اسلام نے اعتدالی اور عدل کا راستہ اختیار کیا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کو عمداً قتل کرے تو مقتول کے وارثوں کو تین باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ اس کے لیے حکومت وقت کا فرض یہ ہے کہ مقتول کے ورثا کو ایسا ماحول دیا جائے جس میں وہ تینوں میں سے کوئی ایک بات کا اختیار کرتے ہوئے اپنے آپ پر کوئی دباؤ محسوس نہ کریں۔

1۔ قتل کے بدلے قتل۔

2۔ قتل کے بدلے دیت۔

3۔قاتل کومعاف کرنا۔

یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ یہ کام حکومت یاذمہ دارعدالت کے ذریعے ہوناضروری ہے۔ورنہ اچھے ثمرات کی بجائے نقصان کازیادہ خدشہ ہے۔حکومت کی یہ ذمہ داری ''کتب علیکم'' کےالفاظ میں مضمرہے جس کی روشنی میں نبی کریم ﷺ نے ورثا کے لیے مجرم کوازخودسزادینے کی اجازت نہیں دی۔

صحیح بخاری میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا:اے اللہ کے رسول ﷺ: ایسے آدمی کے متعلق کیاخیال ہے کہ جواپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاتا ہے کیاوہ اسے قتل کردے؟ اگر وہ ایسا کریں تو کیاآپ اسے قتل کریں گے یا وہ کیا کرے؟اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لعان کے متعلق آیات نازل فرمائیں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے اسے کچھ یوں بیان فرمایا: تیرے اور تیری بیوی کے متعلق فیصلہ ہوچکا ہے۔سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا سنت طریقہ یہ ہے کہ لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کرادی جائے اور وہ عورت حاملہ تھی۔اس کے خاوند نے اس کے حمل کا انکار کیا۔پھراس کا بیٹا اس عورت کی طرف منسوب کیاجاتا تھا اس کے بعد میراث میں بھی یہ طریقہ جاری کیا گیا کہ وہ اس کا وارث بنے گا اور وہ اس کی وارث بنے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر کیا ہے۔

جہاں تک پہلی اقوام کے قانون کی تنفیذ کاتعلق ہے انہوں نے قانون کوموم کی نوک بنارکھا تھا۔ حسب ضرورت جس طرف جی چاہا اس کا رخ موڑ دیا۔اگرکسی بڑے آدمی سے جرم سرزد ہوتا تو ان کی کوشش ہوتی کہ اس پر قانون کااطلاق نہ ہونے پائے یااس کے بدلے اس کے غلام کوسزاوارٹھہرادیا جائے۔کوئی غیر موثر آدمی جرم کرتا تو اس پرقانون کاشکنجہ اس طرح کس دیاجاتا کہ نکلنے نہ پائے کی فضاپیداہوجاتی۔

نبی ﷺ نے اس عملی تضاد کے بھیانک نتائج کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: پہلی اقوام اس وجہ سے تباہ ہوئیں کہ وہ عدل نہیں کیا کرتی تھیں۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش اس مخزومی عورت کے متعلق بڑے فکر مند ہوئے جس نے چوری کی تھی۔انہوں نے سوچا کہ اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرسکتا ہے؟ طے یہ پایا کہ یہ کام حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی نہیں کرسکتا وہ اللہ کے نبی ﷺ کے محبوب ہیں۔ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیاتم اللہ کی حدود میں ایک حد کی سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر خطبہ ارشادفرمایا:یقیناً تم سے پہلی قومیں صرف اس وجہ سے تباہ ہوئیں کہ جب ان میں کوئی بڑاجرم کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پرحد نافذ کردیتے۔ اللہ کی قسم اگرمیری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کرتیں تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (صحیح بخاری)

قرآن مجید دوٹوک الفاظ میں قانون کے نفاذ میں بےانصافی کا تدارک کررہا ہے۔چنانچہ آزاد کے بدلے آزاد غلام اورعورت کے بدلے عورت ہی قتل کی جائے گی۔اس کے برخلاف کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔قاتل کی جوبھی حیثیت ہوگی بدلے میں اسے قتل ہی کیا جائے گا۔آپ ﷺ نے اس امتیاز کوختم کرنے کے لیے اقدامات کے ساتھ قانون کے نفاذ کویقینی بنایا تاکہ فیصلہ قرآن کی منشاء کے مطابق عدل و انصاف کے اصولوں پراستوار ہوسکے۔اس سے مجرموں کے حوصلے پست اورمظلوموں میں احساس زندگی پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرہ جرم درجرم کے بدترین فعل سے بچ جاتا ہے۔یہی معاشرے کی بقااورزندگی کی روح ہے۔

مظلوموں کو معاف کردینے کاحق دے کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ اسلام صرف سزاؤں کے ذریعے جرائم کی بیخ کنی کاتصورپیش نہیں کرتا بلکہ اس نے غیر عادی مجرموں کے لیے معافی کا راستہ کھول رکھا ہے۔سہواًیاغیر ارادی طور پرکسی سے جرم سرزد ہوتو اسے معاف کردینے کے نتائج بدلہ لینے سے بہتر ہوا کرتے ہیں۔معافی کااختیار حکومت کونہیں بلکہ یہ بھی مظلوم کے ورثا کاحق ہے۔اگروہ معاف کردیں توفریق ثانی کو جہاں تک ممکن ہومظلوموں کے ساتھ بھرپورطریقے سے مالی اور اخلاقی تعاون کرنا چاہیے تاکہ ان کازخم جلدازجلد مندمل ہوسکے۔

یہاں رحمت اور تخفیف کے الفاظ بیان فرماکراشارہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتے تو ''کتب'' کےحکم کی فرضیت کومن وعن قائم رکھتے لیکن یہ اس کی طرف سے رحمت اورنرمی کامظاہرہ ہے کہ اس نے تمہیں معاف کردینے کااختیار دے کر حالات کی سنگینی کوحسن سلوک کے ذریعے سدھارنے کااختیارعطاکیا ہے البتہ جواس کے بعد زیادتی کرے گااس کے لیے ہولناک عذاب ہوگا۔

☆☆☆☆☆

اگرآدمی نمازکوصحیح اندازمیں اداکرتے ہوئے یہ تصورقائم کرے کہ میں مشفق و مہربان آقا کے حضور درخواست گزارہوں اوروہی میری روح کے کرب کو جانتا ہے اورمیرے دکھوں کومداواکرسکتا ہے تو انسان کاغم فوری کافورہوجاتا ہے

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ

جھپٹنا پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا!

اسلام کی نشاۃ ثانیہ محض عسکری میدانوں کی طرف پلٹنے سے ہی ممکن ہے

ذکی الرحمٰن

اسلام ایک کامل اور فطری دین ہے جس نے انسانیت کو شرک وبدعت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر توحید کی پرنور راہوں پر گامزن کیا۔ پوری دنیا کو اعلیٰ تہذیب وتمدن اور بہترین معاشرتی اقدار سے متعارف کروایا لیکن ادیان باطلہ کے ماننے والوں کو کہاں گوارہ تھا کہ لوگ ان کی غلامی اور من گھڑت عقائد سے نکل کر ایک اللہ کی بندگی کرنے لگیں۔ اسی لیے آئمہ کفر ازل ہی سے اسلام اور مسلمانوں سے کھلی دشمنی اور عداوت کا مظاہرہ کیا۔ دین اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے ہزاروں جنگیں برپا کیں لیکن مسلمانوں کے جذبہ جہاد اور شوق شہادت کی وجہ سے انہیں ہمیشہ منہ کی کھانا پڑی اور اسلام پوری شان وشوکت سے دنیا میں پھیلتا رہا۔ صلیبی جنگوں تک حق وباطل کے درمیان یہ معرکے بڑے زور شور سے جاری رہے لیکن ان میں بری طرح شکست کھانے کے بعد کافر اس نتیجے پر پہنچے کہ مسلمانوں کو میدانوں میں شکست دینا ممکن نہیں اس لیے

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

یعنی مسلمانوں کو نظریاتی طور پر کمزور کر دیا جائے۔ ان کے دلوں سے جہاد اور دین اسلام کی محبت کو نکال کر ان کو طاؤس ورباب کا رسیا بنا دیا جائے تاکہ ان میں محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی ﷫ جیسے نوجوان پیدا ہی نہ ہوسکیں اور آج تک کافر اپنے انہی اصولوں پر عمل پیرا ہیں۔

لہٰذا اس سازش کے تحت مسلمانوں میں فحاشی و عریانی کو عام کیا گیا۔ فحاشی ایسی بیماری ہے جو انسانی ذہن اور سوچ کو بہت جلد تبدیل کرتی ہے اور اسے دین سے باغی کرتی ہے۔ اب بھی ہمارے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں موسیقی اور رقص کلاسز کا شروع کروانا اسی سازش کا حصہ ہے۔ اسی سے مسلمانوں کے زوال کا آغاز ہوتا ہے۔

> دین اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے ہزاروں جنگیں برپا کیں لیکن مسلمانوں کے جذبہ جہاد اور شوق شہادت کی وجہ سے انہیں ہمیشہ منہ کی کھانا پڑی اور اسلام پوری شان وشوکت سے دنیا میں پھیلتا رہا

دوسرا بڑا محاذ جہاں سے نقب لگا کر انہوں نے مسلمانوں کی سوچ اور فکر کو تبدیل کیا وہ تعلیم کا محاذ ہے۔ لارڈ میکالے کے نصاب تعلیم کے ذریعے نوجوان نسل میں لادینیت اور مادیت پرستی کو داخل کیا گیا۔ وہ نوجوان جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کا محافظ بننا تھا، اب اس فکر سے بے نیاز عیش وعشرت کی زندگی گزارتے نظر آتے ہیں۔ نتیجتاً ہم دیکھتے ہیں کہ فلسطین وکشمیر، برما و آسام، الغرض ہر طرف مسلمانوں کا لہو بہتا نظر آتا ہے۔ ان کی عزتوں، عصمتوں اور مقدس مقامات کو پامال کیا جارہا ہے۔ عسکری اور جہادی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے انہیں غلامی کی زندگی گزارنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ دوسری طرف کافر کسی صورت بھی اپنی تربیت وتیاری سے غافل نہیں ہیں۔ اسرائیل میں کسی نوجوان کو اس وقت تک انٹر کلاسز میں داخلہ نہیں دیا جاتا جب تک اس نے ایک سال کی عسکری تربیت نہ لی ہو۔ بی بی سی کے مطابق سوئٹزرلینڈ میں 18 سال کی عمر کے بعد ہر شہری کو اسلحہ کی تربیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ ہندوستان میں انتہا پسند تنظیموں آر ایس ایس اور بجرنگ دل کے کیمپ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں جن میں بیک وقت پانچ پانچ ہزار نوجوانوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ دنیا کے سارے کافر اسلام کے خلاف ایک ملت ہیں اور ان سب کی تیاری یقیناً اسلام کے خلاف ہے۔ ان کافروں کو سرکشی سے روکنے کے لیے ہمیں ان کے خلاف تیاری کرنی ہوگی ورنہ ذلت کی یہ رات یوں ہی طویل ہوتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا

تُنفِقُوا مِن شَیْءٍ فِی سَبِیلِ اللَّهِ یُوَفَّ إِلَیْکُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ (سورۃ الانفال:60)

''اور ان کے (مقابلے کے) لیے قوت سے اور گھوڑے باندھنے سے تیاری کرو، جتنی کرسکو، جس کے ساتھ تم اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو اور ان کے علاوہ کچھ دوسروں کو ڈراؤ گے، جنھیں تم نہیں جانتے، اللہ انھیں جانتا ہے اور تم جو چیز بھی اللہ کے راستے میں خرچ کروگے وہ تمھاری طرف پوری لوٹائی جائے گی اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام ؓ کی اسی نہج پر تربیت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں اسلام اور مسلمانوں کو سربلندی سے نوازا اور کفر کو شکست دے کر نیست و نابود کیا۔ آج بھی امت مسلمہ کو شوکت رفتہ اور عظمت کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کی طرف لوٹنا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اسلحہ تیر، تلوار اور جنگی گھوڑے تھے۔ عسکری تربیت کے لحاظ سے پہلا نمبر تیراندازی کا تھا۔ مسلمانوں کی عسکری تربیت اور سامان حرب کے استعمال میں رسول اللہ ﷺ کی دلچسپیوں کا اندازہ ان احادیث سے لگایا جاسکتا ہے۔

عقبہ بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا: لوگو! اپنی استطاعت کے مطابق دشمنوں سے مقابلے کے لیے قوت تیار کرو اور آگاہ رہو قوت نشانہ بازی میں ہے۔ آگاہ رہو قوت نشانہ بازی میں ہے۔ آگاہ رہو قوت نشانہ بازی میں ہے۔ (صحیح مسلم)

اس حدیث کے راوی حضرت عقبہ بن عامر ؓ کی جب وفات ہوئی تو ان کے پاس ستر سے زیادہ تیر کمانیں تھیں۔ ہر کمان کا الگ ترکش اور الگ تیر تھے۔ عقبہ ؓ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت وصیت کے ذریعے یہ سامان اللہ کی راہ میں دے دیا۔

دوسری حدیث میں سلمہ بن اکوع ؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ اسلم کی ایک جماعت کے پاس سے گزر رہے تھے وہ تیراندازی کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرط محبت سے فرمایا:

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِی إِسْمَاعِیلَ فَإِنَّ أَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا ارْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِی فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَکَ أَحَدُ الْفَرِیقَیْنِ بِأَیْدِیهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَکُمْ لَا تَرْمُونَ فَقَالُوا یَا رَسُولَ اللَّهِ نَرْمِی وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَکُمْ کُلِّکُمْ.

اے بنی اسماعیل! تیراندازی کرو بے شک تمہارا باپ ایک ماہر تیرانداز تھا اور میں بھی فلاں میں شامل ہوکر مقابلے میں شریک ہوں۔ اب دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم تیراندازی کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا ہم کیسے تیر پھینکیں جبکہ آپ ہمارے ساتھ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: تیراندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (بخاری: کتاب الجھاد)

ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ اپنے قول وفعل سے مسلمانوں کو جہاد کی تربیت حاصل کرنے کی دعوت دے رہے ہیں اور واضح کر رہے ہیں کہ قوت تیار کرنے کا مطلب نشانہ بازی ہے۔ اس دور میں نشانہ بازی تیر اندازی سے سیکھی جاتی تھی۔ آج کل یہ قوت جدید اسلحے سے نشانہ بازی کرکے حاصل کی جاسکتی ہے۔

استعداد حربی کی ایک صورت جہاد کی سواری تیار کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سب سے تیز رفتار سواری گھوڑے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قوت کے لیے گھوڑوں کو پال پوس کر رکھنے کی بھی تاکید کی ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے گھوڑا رکھا تو اس کا پیٹ بھر کر کھانا کھانا، سیراب ہوکر پانی پینا، لید اور پیشاب کرنا (سب کا سب) قیامت کے دن نیکیوں کے ترازو میں رکھ کر تولا جائے گا۔ (بخاری)

اللہ رب العزت نے قیامت تک ان کی پیشانی میں خیر رکھی ہے آج کے اس جدید دور میں بھی گھوڑے کسی نہ کسی طرح عسکری میدان کا حصہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام ؓ کو ان گھوڑوں پر سواری کی مشقیں کرواتے اور ان کے درمیان مقابلے کرواتے۔ عبداللہ بن عمر ؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی مسابقت کروائی جو گھوڑے دبلے (تیزرو) تھے انہیں آپ ﷺ نے حیفاء سے ثَنِیَّۃُ الوداع تک چھوڑا اور جو دبلے نہیں تھے انہیں ثَنِیَّۃُ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک چھوڑا۔ عبداللہ ابن عمر ؓ فرماتے ہیں اس میں میں بھی سوار تھا۔ میں تمام سواروں سے سبقت لے گیا اور میرا گھوڑا بنی زریق کی دیوار کو بھی پھاند کر آگے نکل گیا۔ (مسند احمد)

کافر کسی صورت بھی اپنی تربیت وتیاری سے غافل نہیں ہیں' اسرائیل میں کسی نوجوان کو اس وقت تک انٹر کلاسز میں داخلہ نہیں دیا جاتا جب تک اس نے ایک سال کی عسکری تربیت نہ لی ہو

آیئے! اپنے فارغ لمحات میں تربیت حاصل کریں۔ یقیناً درج بالا آیات واحادیث ہمارے لئے بھی ایک اہم پیغام لئے ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا پسندیدہ کھیل نشانہ بازی سیکھیں تیرا کی اور گھڑ سواری کی مشقیں کریں اور کافروں کو یہ پیغام دیں کہ تمہاری سازشوں سے اسلام دبنے والا نہیں بلکہ یہ پیغام غالب آکر ہی رہے گا۔ بقول شاعر حکیم الامت:

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کرچکا ہے تو امتحاں ہمارا
تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے، قومی نشاں ہمارا

ہندو انتہا پسند تنظیمیں

ہزاروں مسلمانوں کی قاتل انتہا پسند تنظیمیں لاکھوں ہندوؤں کو عسکری تربیت دے رہی ہیں

وقار احمد

کفار کبھی بھی مسلمانوں کے دوست اور خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ یہ بات ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس پر شک کی گنجائش نہیں۔ اللہ رب العزت نے اس حقیقت کو قرآن مجید میں جگہ جگہ اہل ایمان پر واضح کیا ہے کہ کفار ہر موقع پر مسلمانوں کو اذیت دے کر خوشی محسوس کریں گے۔ اگر وہ ایمان والوں پر غلبہ پالیں تو اپنی زبانوں اور ہاتھوں سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ آج ہم دنیا کے حالات کو دیکھیں تو ہر جگہ یہی بات صادق آئے گی۔ ہاں! کفار کے ساتھ دوستی کی ایک صورت ہے کہ ہم بھی انہی کی ملت کی پیروی کرنے لگ جائیں یعنی صرف نام کے مسلمان رہ جائیں، باقی تمام معاملات میں ان جیسے ہو جائیں۔ مسلمانوں اور اسلام کی دشمنی میں سب سے آگے یہود اور مشرکین ہیں۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا اور فرمایا:

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا

یقیناً تو ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں، سب لوگوں سے زیادہ سخت عداوت رکھنے والے یہود کو اور ان لوگوں کو پائے گا جنھوں نے شرک کیا۔

(المائدہ:82)

اسرائیل کی اسلام دشمنی کسی کی نگاہ سے اوجھل نہیں۔ یہی صورتحال بھارت کی ہے۔ دنیا کا رذیل اور پلید ترین مشرک ہندو ہے جو تین کروڑ خداؤں کا پجاری ہے۔ ہر طاقت ور شے کو خدا بنانے والا' کتے اور مچھر سے لیکر شرم گاہوں تک کی پوجا کرنے والا ہندو اہل توحید کا دوست کیسے ہو سکتا ہے؟ بلکہ وہ تو اسلام اور پاکستان دشمنی کی تمام حدیں عبور کئے ہوئے ہے۔ بھارت میں بیسیوں تنظیمیں ہندو دہشت گردی کا نیٹ ورک پھیلائے ہوئے پوری آزادی سے کام کر رہی ہیں۔ ان تنظیموں کے تربیتی کیمپ پورے ہندوستان میں چل رہے ہیں۔ جن میں ہندوؤں کو عسکری' مذہبی اور جسمانی تربیت دی جاتی ہے اور انہیں مسلم کش کارروائیوں کے لئے تیار جاتا ہے۔ یہ تنظیمیں سیاسی طور پر مضبوط' فوج اور انتظامیہ میں گہرا اثر ورسوخ اور اچھے تعلقات' اپنے نیٹ ورک کے لئے وسیع سرمائے کی حامل ہیں۔ ان میں شیوسینا' شری رام سینا، رنو یر سینا' ابھینو بھارت' بجرنگ دل' آر ایس ایس' بھارتیہ جنتا پارٹی' وشوا ہندو پریشد اور دیگر کئی انتہا پسند گروپ شامل ہیں۔

گجرات اور احمد آباد میں 20 ہزار مسلمانوں کے قتل کے ذمہ دار وزیر اعلیٰ نریندر مودی کو وزارتِ عظمیٰ کے امیدوار کے طور پر سامنے لایا جارہا ہے۔" مودی کے گجرات" کا حال تو دنیا نے دیکھ لیا،" مودی کا بھارت" نہ جانے کیسے مناظر دنیا کو دکھائے گا۔

> **بھارت میں گائے کو ذبح کرنا جرم اور ریاست گجرات میں اس کی سزا سات سال قید ہے جبکہ بیس ہزار مسلمانوں کو ذبح کرنے والے مودی اور انتہا پسند تنظیموں پر کوئی گرفت نہیں**

ذیل میں ہم چند منظم ہندو دہشت گرد تنظیموں کا مختصر تعارف پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ

ابھینو بھارت

ہندو انتہا پسند تنظیم" ابھینو بھارت" 2006ء میں ابھر کر سامنے آئی۔ اس تنظیم کی صدر" ہمانی ساورکر" ہے جو گاندھی کو قتل کرنے والے" نتھو رام گوڈ ژی" کی قریبی رشتہ دار ہے۔ ابھینو بھارت کے سنگھ پریوار (آر ایس ایس) سے قریبی تعلقات رہے ہیں۔ اس کے ارکان آر ایس ایس کے تربیتی کیمپوں سے دہشت گردی کی تربیت لیتے ہیں۔ البتہ بعد میں اختلافات کی وجہ سے یہ سنگھ پریوار سے علیحدہ ہو گئے۔ ابھینو بھارت آر ایس ایس سے قدرے متشدد تنظیم ہے۔ اس کے انڈین آرمی سے قریبی تعلقات کے شواہد موجود ہیں۔ بھارتی فوج کا حاضر سروس کرنل سری کانت پروہت مسلمانوں کو ہدف بنانے کے لئے بارود کی تیاری میں اس تنظیم کی مدد کرتا رہا ہے۔ یہ ستمبر 2008ء میں مالیگاؤں میں ہونے والے بم دھماکوں میں ملوث تھی۔ ابھینو بھارت اس کے علاوہ دیگر کئی جگہوں پر مسلمانوں کے خلاف بم دھماکوں اور دہشت گردی کی کارروائیاں کرتی رہی ہے۔

شری رام سینا

شری رام سینا کو 1960ء کی دہائی میں شیوسینا اور وشوا ہندو پریشد کے سابق رہنما' بال ٹھاکرے کے دست راست کلکی جی مہاراج نے قائم کیا جو ہندوؤں کو دہشت گردی کی تربیت دینے کے ساتھ ساتھ بھارتی مسلمانوں اور اپنے سیاسی و نظریاتی مخالفین کے خلاف حملوں میں ملوث ہے۔ 2006ء میں مالیگاؤں میں ہونے والے بم دھماکوں کو اس تنظیم کے سربراہ کی طرف سے سراہا گیا اور ان کی برملا حمایت کی گئی۔

یکم جنوری 2012ء کو کرناٹک کے مسلم اکثریتی علاقے میں نصف رات کو ایک سرکاری عمارت پر پاکستان کا پرچم لہرایا گیا۔ جس کے خلاف اگلے دن انتہا پسند ہندوؤں نے سخت احتجاج کیا۔ کرناٹک میں مسجدوں پر پتھراؤ کیا گیا اور مسلمانوں کو سخت ہراساں کیا گیا جبکہ

ہندوتوا اور اکھنڈ بھارت

انتہا پسند ہندو تنظیمیں ہندوؤں کی مذہبی تربیت کے ساتھ انہیں منظّم کرنے اور ہندو مفادات کی رکھوالی کرنے کے لیے تیار کر رہی ہیں۔ ان کی بنیادی آئیڈیالوجی ہندوتوا ہے یعنی بھارت کو مکمل ہندو ریاست بنانا۔ اس مقصد کے لیے بھارت میں مسلمانوں، پست ذات ہندوؤں، عیسائیوں اور دیگر اقلیتوں کا منظّم قتل کیا جا رہا ہے۔ ان ہندوؤں کا خواب پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان پر مشتمل مہا بھارت کا قیام بھی ہے۔ جسے اکھنڈ بھارت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ انہی مقاصد کے لیے یہ گروپ سرگرم عمل ہیں۔

پولیس انوسٹی گیشن کے بعد ''شری رام سینا'' کے 6 افراد کو گرفتار کر لیا گیا جنہوں نے پاکستانی پرچم لہرایا تھا اور اس کا مقصد مسلم کش فسادات شروع کروانا تھا۔

شیو سینا

شیو سینا بھارت کی شہرہ آفاق انتہا پسند تنظیم ہے جس کی بنیاد 1960ء میں کٹر ہندو انتہا پسند بال ٹھاکرے نے رکھی تھی۔ بال ٹھاکرے کی وجہ شہرت ہی مسلمانوں اور پاکستان کی دشمنی تھی۔ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ممبئی میں ہے۔ اس کا حالیہ صدر اودھے ٹھاکرے ہے جو کہ بال ٹھاکرے کا بیٹا ہے۔ شیو سینا بابری مسجد کی شہادت، ممبئی میں ہزاروں مسلمانوں کے قتل، سینکڑوں گھروں کو نذر آتش کرنے کی ذمہ دار ہے۔ مالیگاؤں میں بم دھماکوں پر بال ٹھاکرے نے کہا کہ یہ بھارت کے ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کو جواب ہے۔ اپنے مراٹھی اخبار ''سامنا'' میں لکھا کہ ''اب وقت آ گیا ہے کہ ہندو خودکش بمباروں کے لشکر تیار کئے جائیں جو بروقت مسلمانوں کو جواب دیں۔'' شیو سینا اور اس کا سربراہ بال ٹھاکرے کھیل، سیاست اور بھارتی فلم انڈسٹری کو ہندوازم کے نام پر بلیک میل بھی کرتا رہا۔ ممبئی کے اندر شیو سینا کے طاقتور انڈر ورلڈ ڈان موجود ہیں جو اپنی بدمعاشی کی بنیاد پر کروڑوں روپے کماتے ہیں۔ شیو سینا 1998ء سے 2004ء تک بی جے پی کے ساتھ مہاراشٹرا حکومت میں شریک رہی اور یوں بھارت میں ہندوتوا کا ایجنڈہ پروان چڑھاتی رہی۔ حال ہی میں شیو سینا نے ممبئی میں 21 ہزار ہندو عورتوں میں تیز دھار چاقو تقسیم کئے جن کا مقصد اپنا دفاع تھا۔ بال ٹھاکرے کا کہنا تھا کہ عورتوں کو اپنے پرس میں لپ اسٹک کی بجائے رام پوری چاقو رکھنا چاہیے۔ شیو سینا بھارت میں پاکستانی کرکٹ ٹیم اور فنکاروں کے خلاف زہر اگلنے اور بھارتی میڈیا پر بھی حملوں میں ملوث رہی ہے۔ بھارت میں شیو سینا کے خوف کی کیفیت بال ٹھاکرے کی موت پر دیکھنے میں آئی۔ جب دو دن تک ممبئی شہر سنسان اور خوف میں گھرا رہا۔ شیو سینا کی ذیلی تنظیموں میں یووا سینا (یوتھ ونگ)، شیو سینا مہیلا (خواتین ونگ) اور بھارتیہ ودیارتھی سینا (سٹوڈنٹ ونگ) شامل ہیں اور اس کے ارکان کی تعداد چار لاکھ سے زائد ہے۔

سنگھ پریوار

سنگھ پریوار بھارت کا انتہائی متشدد دہشت گرد نیٹ ورک ہے جو مختلف ہندو انتہا پسند تنظیموں پر مشتمل ہے۔ ان کی بنیادی تنظیم (Mother Organization) راشٹریہ سیوک سنگھ (RSS) ہے جبکہ اس کی ذیلی تنظیموں میں بھارتیہ جنتا پارٹی (پولیٹیکل ونگ)، وشوا ہندو پریشد (عسکری ونگ)، بجرنگ دل (یوتھ ونگ) اور درگاہ واہنی (خواتین ونگ) شامل ہیں۔ ان تنظیموں کے علاوہ بھارت کی دسیوں انتہا پسند تنظیمیں آر ایس ایس کی آئیڈیالوجی اور کام سے متاثر ہیں۔ ان تمام تنظیموں کو سنگھ پریوار (سنگھ کا خاندان) کہا جاتا ہے۔

راشٹریہ سوائم سیوک سنگھ (RSS)

راشٹریہ سوائم سیوک سنگھ کی بنیاد 1925ء میں ہندو کٹر بند کے بی ہیڈ گور نے ناگ پور میں رکھی۔ اس تنظیم کا نظریہ تاسیس ہندوتوا ہے۔ آر ایس ایس کا موجودہ سارسنگ چالک (سربراہ) موہن بھگوت ہے۔ اس کے

شیو سینا نے ممبئی میں 21 ہزار ہندو عورتوں میں تیز دھار چاقو تقسیم کیئے۔ بال ٹھاکرے کا کہنا تھا کہ عورتوں کو اپنے پرس میں لپ اسٹک کی بجائے رام پوری چاقو رکھنا چاہیے

ارکان کی تعداد کا اندازہ 50 سے 60 ملین تک ہے۔ اس کے امریکہ اور یورپی ممالک میں بھی ونگ قائم ہیں۔ جو سرمائے کے علاوہ مغربی ممالک میں لابنگ کا بھی ذریعہ ہیں۔

تربیتی کیمپ اور دہشتگردی کی تربیت

آر ایس ایس کے پورے بھارت میں دہشت گردی کے تربیتی کیمپ موجود ہیں جن میں ذہنی اور جسمانی تربیت کے نام پر عسکری تربیت دی جاتی ہے اور تنظیم کے کارسیوکوں کو ہندوتوا اور اکھنڈ بھارت کے خواب کی تکمیل کے لئے روحانی اور عسکری لحاظ سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر ناگ پور میں بلامبالغہ بڑے بڑے تربیتی کیمپ موجود ہیں جہاں ایک وقت میں 5,5 ہزار افراد تربیت حاصل کرتے ہیں۔

ان کیمپوں میں اسلحہ چلانے کے لئے جسمانی مضبوطی اور قوت کی ورزشیں، سٹک فائٹنگ اور سیلف ڈیفنس کی تربیت دی جاتی ہے۔ وردیوں میں ملبوس انتہائی منظم دستے ہزاروں کی تعداد میں تربیت کے لئے شریک ہوتے ہیں۔ اس کا تربیتی سیشن ''شاخہ'' کہلاتا ہے۔ یہ سات دن کی تربیت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ 30 دن کا تربیتی سیشن بھی چلایا جاتا ہے۔ آر ایس ایس کے ذیلی گروپوں وشوا ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے خفیہ کیمپس میں تلواریں، ترشول، خنجروں اور اسالٹ گنوں کے چلانے کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے کارندے بارود کا استعمال بھی جانتے ہیں۔

وشوا ہندو پریشد (VHP)

وشوا ہندو پریشد کو بھارتیہ جنتا پارٹی کا عسکری ونگ بھی سمجھا جاتا ہے۔ بی جے پی ہندوستان کی اہم سیاسی پارٹی ہے جو کئی دفعہ حکومت میں رہی ہے اور اس وقت اپوزیشن میں ہے۔ یہ سنگھ پریوار اور وشوا ہندو پریشد کو مالی اور سیاسی مدد فراہم کرتی ہے۔ وشوا ہندو پریشد کو 1964ء میں آر ایس ایس نے قائم کیا۔ جو ''دھرم اس کی رکھشا (حفاظت) کرتا ہے جو دھرم کی رکھشا کرتا ہے'' کے ماٹو پر کام کرتی ہے۔ اس کا سٹوڈنگ ونگ بھارتیہ ودیارتھی پریشد جبکہ یوتھ ونگ بجرنگ دل ہے جن کے ''شاخہ'' بھارت کے بڑے بڑے شہروں میں چلتے ہیں۔ ان میں ہزاروں نوجوان ہندوتوا دہشت گردی کی تربیتی لیتے اور اپنے آپ کو اس کے لئے وقف کرتے ہیں۔ وشوا ہندو پریشد کا خواتین ونگ ''درگاہ واہنی'' کہلاتا ہے جس کے تحت ہندو عورتوں کو اسلحہ چلانے، تلواروں اور ترشولوں کے ساتھ لڑنے اور مسلمانوں سے نبرد آزما ہونے کی تربیت دی جاتی ہے۔ درگاہ واہنی کو مسلم کش فسادات بھڑکانے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ وشوا ہندو پریشد کا صدر جی آر ریڈی جبکہ انتظامی اور بین الاقوامی امور کی صدارت پروین توگڑیہ کے پاس ہے۔ اس کے ممبران کی تعداد 68 ہزار ہے۔

مسلم کش کارروائیاں

ہندو انتہا پسند بھارت میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر اقلیتوں، دلتوں اور اپنے مخالفین کو بھی نشانہ بناتے ہیں۔ اگر ہم بھارت میں صرف مسلمانوں کے قتل عام کی چارج شیٹ پیش کریں تو یہ ایک طویل فہرست ہوگی۔ یہاں صرف چند اہم واقعات کو سرسری نظر سے دیکھیں گے۔

1- بابری مسجد کی شہادت

بھارت میں انتہا پسندی کی تاریخ کا اہم سانحہ بابری مسجد کی شہادت ہے۔ 6 دسمبر 1992ء میں بھارت میں مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا نشان ''بابری مسجد'' کو انتہا پسند ہندوؤں نے رام مندر کی تعمیر کے نام پر انتہائی منصوبہ بندی سے لاکھوں کی تعداد میں جمع ہو کر شہید کر دیا۔ اس میں وشوا ہندو پریشد، شیو سینا اور بی جے پی اور ان کے رہنما پیش پیش تھے۔ ایودھیا کی بابری مسجد شہید ہوئی تو مسلمانانِ ہند کے دلوں پر گہری چوٹ لگی۔ اس واقعے کے بعد ہندوؤں کے حوصلے بڑھ گئے۔ پورے ہندوستان میں مسلم کش فسادات پھوٹ پڑے۔ صرف ممبئی میں میڈیا کے مطابق 900 مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا اور اس کام میں شیو سینا پیش پیش تھی۔

2- گجرات میں مسلمانوں کا قتل عام

2002ء میں گودھرا میں ایک ٹرین جلی جس میں ہندو سادھو سوار تھے۔ اس کے بعد وشوا ہندو پریشد، بجرنگ دل، درگاہ واہنی اور سنگھ پریوار نے صوبائی حکومت (مودی) کی مکمل سپورٹ کے ساتھ گجرات اور احمد آباد میں مسلمانوں کا دلدوز قتل عام شروع کر دیا۔ 20 ہزار مسلمان شہید ہوئے، عزتیں لوٹی گئیں، مسلمانوں کو گھروں میں زندہ جلایا گیا، املاک لوٹ لی گئیں اور گجرات کی بے بس مسلمان بہنیں امتِ محمد کو صدائے مدد دیتی رہیں۔ اس کے بعد ناناوتی کمیشن (فسادات پر تحقیقات) کی رپورٹ کے مطابق گودھرا کی ٹرین کو خود جلایا گیا تھا۔

3۔ مسلمانوں کے خلاف بم دھماکے

بھارت کی انتہا پسند تنظیموں نے بھارتی مسلمانوں کے خلاف وسیع پیمانے پر بارود کا بھی استعمال کیا لیکن جتنے بھی دھماکے ہوئے بھارتی سرکار نے انہیں پاکستان اور کشمیری حریت پسند تنظیموں پر ڈال کر مدعے کو ختم کر دیا یا پھر بھارتی مسلم نوجوانوں کو موردِ الزام ٹھہرا کر قید کر لیا گیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق بھارتی جیلوں میں ایسے ہی دس ہزار سے زائد بے گناہ مسلم نوجوان قید ہیں۔ ان پر طرح طرح کے مصائب و الائم کے پہاڑ توڑے گئے مگر بعد میں تفتیش سے کھرا ہندو دہشتگردوں کے تک ہی جا پہنچا۔ ذیل میں ہم ان کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

1- 8 ستمبر 2006ء مالیگاؤں میں دھماکے، 37 مسلمان شہید، 5 مسلمان نوجوانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مگر بعد کی تفتیش سے کرنل پروہت، شری رام سینا اور ابھینو بھارت کے دہشت گردوں پر چارج شیٹ بنائی گئی۔

2- 18 فروری 2007ء سمجھوتہ ایکسپریس میں دھماکہ، ٹرین جل گئی، 68 پاکستانی مسافر شہید، ابتدائی طور پر لشکر طیبہ اور جیشِ محمد کو موردِ الزام ٹھہرایا گیا اور ایک پاکستانی کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کی بعد کی انویسٹی گیشن

کے بعد آر ایس ایس کے دہشت گرد سندیپ ڈانگے اور رام جی مجرم نکلے۔

3- 2007ء حیدر آباد کی مکہ مسجد میں بم دھماکے ہوئے۔ 9 مسلمان ان میں شہید ہوئے اور بیشتر زخمی بھی ہوئے۔ جب اس کے خلاف احتجاج ہوا تو پولیس نے مظاہرین پر ہی گولیاں بھی چلائیں جس کے نتیجے میں 7 افراد شہید ہوئے۔ بعدازاں 80 مسلمانوں سے تفتیش کی گئی اور 25 کو مورد الزام ٹھہرا کر گرفتار کرلیا گیا۔ جون 2010ء میں سی بی آئی (CBI) نے ہندو انتہا پسندوں سے تفتیش کی گئی تو پتا چلا کہ اس میں بھی وہی لوگ ملوث ہیں جنہوں نے سمجھوتہ ایکسپریس کو جلایا تھا۔

4- اکتوبر 2007ء میں اجمیر میں دھماکوں کا الزام لشکر طیبہ اور حرکۃ الجہاد الاسلامی کو دیا گیا اور چار مسلم نوجوانوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ مگر 2010ء میں راجستھان اینٹی ٹیررسکواڈ کی تفتیش کے مطابق یہ دھماکے ہندو انتہا پسندوں نے کروائے۔

5- اگست 2008ء میں نندید کی ایک ورکشاپ میں بجرنگ دل کے دو اہم کارکن بم بناتے ہوئے اس کے پھٹنے سے ہلاک ہوگئے۔ اکتوبر 2009ء کو بجرنگ دل ہی کے دو رکن بارود لگی موٹر سائیکل پھٹنے سے ہلاک ہوگئے جن کا ہدف ضلع پربھانی کی محمدیہ مسجد تھی۔

6- ستمبر 2008ء میں مالیگاؤں میں بم دھماکوں، جن میں سات مسلمان شہید ہوئے تھے' کا الزام انڈین مجاہدین پر لگایا گیا۔ اینٹی ٹیررسکواڈ کی تحقیقات کے بعد یہ خبر واشگاف ہوئی کہ ان کے پیچھے انتہا پسند تنظیم ''ابھینو بھارت'' کا ہاتھ تھا۔

بھارتی سینا کا تعاون

اس بات کے ٹھوس شواہد موجود ہیں کہ ہندو انتہا پسند تنظیمیں سیاسی اثر و رسوخ کے ساتھ بھارت سرکار پر دباؤ بھی رکھتی ہیں۔ بھارت کے اندر گائے کو ذبح کرنا جرم اور ریاست گجرات میں اس کی سزا سات سال قید ہے جبکہ بیس ہزار مسلمانوں کو ذبح کرنے والے مودی اور انتہا پسند تنظیموں پر کوئی گرفت نہیں۔ بھارتی ظلم کے خلاف اپنا درد بیان کرنے والے مسلمان رکن پارلیمنٹ اکبر اویسی کو تو فوری گرفتار کرلیا گیا مگر جواب میں ان گنت مسلمانوں کے قتل عام کا دعویٰ کرنے والے پروین توگڑیہ اور مسلمانوں کے خلاف دھمکی آمیز زبان استعمال کرنے والے راج سنگھ پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکا۔ بھارتی وزیر داخلہ نے جب یہ برملا اعتراف کیا کہ آر ایس ایس، بی جے پی اور وی ایچ کے ہندو دہشت گردی کے کیمپ چل رہے ہیں جو بھارت میں سمجھوتہ، مالیگاؤں اور مکہ مسجد میں دھماکوں کی ذمہ دار ہیں اور الزام مسلمانوں اور پاکستان کو دے دیا جاتا ہے تو اس کو لینے کے دینے پڑ گئے اور اپنی بات سے معذرت کرنا پڑی۔ دوسری طرف ان تنظیموں کے فوج، انٹیلی جنس ایجنسیوں اور انتظامیہ سے مضبوط تعلقات ہیں۔ بھارت کی انتہا پسند ہندو تنظیموں کو بارود اور بم دھماکوں کی تربیت فوج نے دی ہے جبکہ سمجھوتہ، مالیگاؤں اور مکہ مسجد میں دھماکوں کا ذمہ دار بھارتی فوج کا ایک حاضر سروس کرنل سری کانت پروہت اپنے نیٹ ورک سمیت پکڑا گیا۔ فوج کے ریٹائرڈ کرنل رائے کار اور میجر پربھاکر کلکرنی بھی اسی طرح کی کارائیوں میں ملوث پائے گئے۔

وشوا ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے خفیہ کیمپوں میں تلواریں، ترشول، خنجروں اور اسالٹ گنوں کے چلانے کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ گروپ بارود کا استعمال بھی جانتے ہیں

ہندو انتہا پسند تنظیموں کے عزائم

ایک طرف بھارت میں ظلم کی چکی میں پستے مسلمان ہیں جن کے خلاف انتہا پسند گروہ برسرپیکار ہیں۔ دوسری طرف ان تنظیموں کا ایجنڈہ ''اکھنڈ بھارت'' ہے۔ جس کا واضح اظہار آر ایس ایس کا سربراہ ایک ٹی وی انٹرویو میں کرتا ہے کہ پاکستان بنیادی طور پر بھارت ماتا ہی کا ٹکڑا ہے، اس کو اپنے ساتھ ملانا ہمارا ایجنڈہ ہے۔ وی ایچ پی کا پروین توگڑیہ ایک پروگرام میں اپنا سپنا بیان کرتا ہے ''میں پاکستان جاؤں گا ٹینک پر سوار ہوکر، میرے ہاتھ میں بھگوا جھنڈا ہوگا۔ میں لاہور اور راولپنڈی میں جا کر بیٹھوں گا۔'' بی جے پی کا نریندر مودی کہتا ہے کہ ''ہندو آتنک واد آیا تو پاکستان کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے گا۔''

دوسری طرف بھارتی حکومت کا آسمان چھوتا جنگی جنون ہے۔ مختلف ممالک سے بڑے بڑے دفاعی معاہدے کئے جارہے ہیں۔ حال ہی میں بھارتی پارلیمنٹ ہر بھارتی کے لیے فوجی تربیت لازمی کرنے کا بل پیش کیا گیا ہے۔ یہ سب تیاریاں آخر کس مقصد کے لئے ہیں؟

سچ ہے کہ کفار کبھی اہل اسلام کے دوست نہیں ہیں۔ حالات کے تیور یہ بتلاتے ہیں کہ بھارت کے غلیظ مشرک پوری قوت کے ساتھ پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف تیاری کررہے ہیں۔ جبکہ ہمیں اللہ رب العزت نے کفار کے خلاف اپنی قوت کو ہر ممکن تیار کرنے کا حکم دیا۔ فرمایا:

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ.

''اور ان کے (مقابلے کے) لئے قوت سے اور گھوڑے باندھنے سے تیاری کرو، جتنی کرسکو، جس کے ساتھ تم اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو اور ان کے علاوہ کچھ دوسروں کو ڈراؤ گے، جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں جانتا ہے اور تم جو چیز بھی اللہ کے راستے میں خرچ کروگے وہ تمہاری طرف پوری لوٹائی جائے گی اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔'' (الانفال:60)

ہندوستان کے انہی مشرکوں کے متعلق اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث بھی ہمیں ذہن میں رکھنی چاہیے۔

عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. (مسند احمد 278/5)

''میری امت میں دو گروہ ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ کردیا ہے۔ ایک گروہ ہندوستان پر چڑھائی کرے گا اور دوسرا گروہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔''

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں ان گروہوں میں شامل کرکے جہنم کی آگ سے بچالے۔ آمین

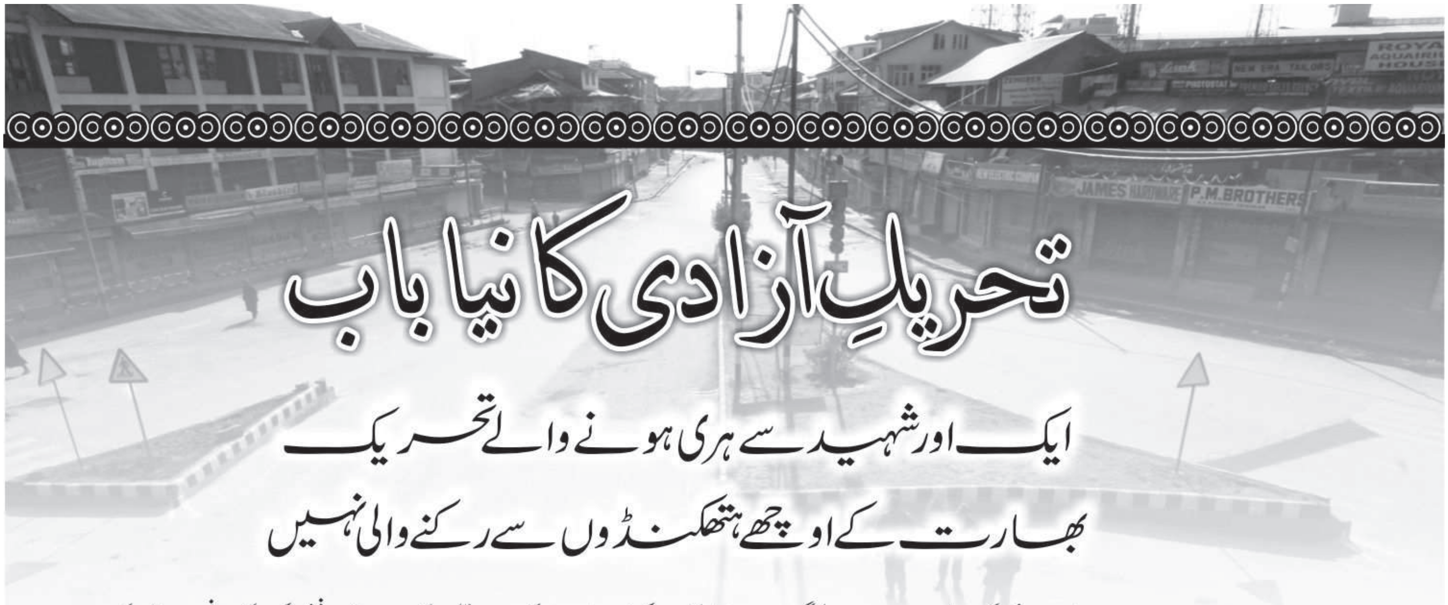

تحریکِ آزادی کا نیا باب

ایک اور شہید سے ہری ہونے والے تحریک بھارت کے اوچھے ہتھکنڈوں سے رکنے والی نہیں

راشد علی

ستون دار پر سروں کے چراغ رکھتے چلو
کہ جب تلک ظلم کی یہ سیاہ رات چلے

تحریک آزادی کشمیر نہ مقبول بٹ کو پھانسی پر لٹکانے سے رکی اور نہ سوا لاکھ کشمیریوں کی شہادت سے...... نہ ہی افضل گورو کی شہادت سے یہ تحریک رکے یا تھمے گی۔ اگر پھانسیوں اور شہادتوں سے تحریک آزادیٔ کشمیر نے رکنا ہوتا تو مقبوضہ جموں و کشمیر کی سرزمین مقبول بٹ، شیخ عبدالعزیز اور افضل گورو جیسے شہیدوں کو جنم نہ دیتی۔ اگر بھارتی ظلم وتشدد سے اس تحریک نے دب جانا ہوتا تو آج مقبوضہ وادی میں قائد حریت سید علی گیلانی، شبیر شاہ، مسرت عالم بٹ، میر واعظ عمر فاروق، یاسین ملک اور آپا آسیہ اندرابی جیسی جرات مند، بہادر، غیور و جسور قیادت کا کوئی نام لیوا نہ ہوتا۔ کشمیری قوم جانتی ہے کہ ظلم اور غلامی اندھیرے کا دوسرا نام ہے اور اس اندھیرے نے بالآخر چھٹنا ہے۔

کشمیریوں نے یہ جرأت مندانہ رستے کیوں اختیار کیے اس کو سمجھنے کے لئے افضل گورو کی وہ زندگی جس میں انہوں نے عسکریت اختیار کی، کا ہلکا سا جائزہ لیتے ہیں۔ یہ 1990 ء کا دور تھا، مقبوضہ وادی میں آزادی کی تحریک نئی کروٹ لے چکی تھی۔ بھارتی حکومت نے آزادی کی تحریک کو دبانے کے لئے ''را'' کے سابق سربراہ گریش چکندر سکینہ کو گورنر بنا کر مقبوضہ وادی پر مسلط کر دیا۔ سفاک گورنر نے آزادی کی تحریک کو دبانے کے لئے جہاں دیگر اقدامات کئے وہاں خواتین کی عصمت دری کو بھی جنگی ہتھیار کے طور پر تحریک آزادی دبانے کے لیے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ 7 مارچ 1990ء کو سرینگر کے نواح چھانہ پورہ میں بھارتی فوجی کئی گاڑیوں میں سوار ہو کر آئے۔ علاقے کو محاصرے میں لے لیا اور گھر گھر تلاشی لینا شروع کر دی۔ مردوں کو گھروں سے نکال کر باہر کھلے میدانوں میں کھڑا کر دیا گیا اور گھروں میں موجود عفت مآب کشمیری خواتین کی عصمت دری کا کھیل کھیلا جانے لگا۔ بہت سی خواتین اپنی عصمتیں بچانے کے لئے مکانوں کی چھتوں سے کود گئیں جبکہ شیطان صفت بھارتی فوجیوں نے سات خواتین کی اجتماعی عصمت دری کی۔ جب یہ واقع افشا ہوا تو پوری وادی آتش فشاں بن گئی۔ اس شرمناک واقع پر غیور کشمیریوں کا خون کھول اٹھا۔ انہی میں ایک امن پسند اور اپنی دنیا میں مست رہنے والا نوجوان افضل گورو بھی تھا۔ چھانہ پورہ کے واقعہ نے افضل گورو کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور اسے بندوق اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ یہ صرف ایک نوجوان کی کہانی ہی نہیں بلکہ بیسیوں نوجوان ایسے ہیں جنہوں نے بھارتی فوج کی اس درندگی اور سفا کی کے بعد مقتل گاہوں کا رخ کیا۔ اسی لئے تو کوئی بندوق اٹھائے، کوئی پتھر اٹھائے اور کوئی خالی ہاتھ ہندو آرمی سے نبرد آزما نظر آتا ہے۔ کشمیری مسلمان اس بات کو سمجھ گئے ہیں۔

> **بھارت کو وہ ٹریننگ کیمپ نظر نہیں آتے جس کا اعتراف خود بھارتی وزیر داخلہ شندے کرتا ہے جس میں بھارتی انتہا پسند ہندو ہزاروں کی تعداد میں عسکریت کو سیکھ رہے ہیں**

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

زندہ افضل گورو سے خوف زدہ بھارت شہید کے جسد خاکی کو بھی آزاد کرنے کی ہمت نہ کر سکا۔ ان شاء اللہ تہاڑ جیل میں موجود مقبول بٹ اور افضل گورو شہید کے علاوہ دیگر مدفون شہداء کی قبروں سے حریت اور آزادی کا ایک ایسا چراغ روشن ہوگا جو برہمن راج کو بھسم کر دے گا، ظلمت کو مٹا دے گا۔ افضل گورو کی پھانسی اس قوم کی بھارت سے گلوخلاصی کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ

افضل گورو کی شہادت سے لے کر اب تک تقریباً 2 ماہ گزرنے کو ہیں، پوری کشمیر کی وادی آتش فشاں بنی ہوئی ہے۔ باوجود اس کے کہ بھارتی فوج نے مسلسل حریت قیادت کو قید کر کے عوام سے دور رکھا ہوا ہے۔ دن کے اجالے میں اور رات کی تاریکی میں ہزاروں غیور کشمیری زبردست احتجاجی مظاہرے کر رہے ہیں۔ پورا مقبوضہ کشمیر آزادی اور Go India Go Back کے نعروں سے گونج رہا ہے۔ 9 فروری کے بعد کشمیر کی آزادی کی تحریک نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ کشمیری قربانیوں پر قربانیاں دے کر اپنی منزل کے قریب سے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ افضل گورو کے جسد خاکی کو واپس لینے کے لئے بھرپور مطالبہ جاری ہے۔ سید علی گیلانی کی جانب سے مقبول بٹ اور افضل گورو کے اجساد کی واپسی کا مطالبہ خالصتاً انسانی مسئلہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں امید تھی کہ بھارت اور بھارتی سپریم کورٹ نے بھارتی عوام کے جس ''اجتماعی ضمیر'' کو مطمئن کرنے کے لئے ایک معصوم کو تختہ دار پر لٹکایا۔ اس شہید کے جسد خاکی کو لواحقین کے حوالے کر کے کم از کم دنیا کو یہ پیغام جاتا کہ بھارت دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے اور وہ عوام کے حقوق کا خیال کرتی ہے۔ لیکن اس کے ''اجتماعی ضمیر'' نے یہ تک گوارا نہیں کیا۔

متحدہ مجلس مشاورت کے جاری کردہ اوقات کار کے تحت زبردست احتجاج کو دبانے کے لئے بھارتی فورسز نے اندھا ظلم اور مقبوضہ کشمیر میں ہر طرف گولیاں برسا کر ہزاروں کشمیریوں کو خون میں نہلا دیا۔ گھروں پر حملہ کر کے ہزاروں گھروں کا ساز و سامان تباہ و برباد کیا اور لوٹ مار

مچائی جارہی ہے۔ اپنا حق مانگنے والے سینکڑوں نوجوانوں کو پابند سلاسل کردیا گیا۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے قابض فوج نے مرچی گیس اور پیلٹ فائرنگ کا استعمال بھی شروع کردیا ہے۔ ریاستی حقوق انسانی کمیشن نے بھی مرچی گیس کے استعمال پر پابندی لگائی تھی۔ اگر ہم ان کے قانون کی کتاب کھول کر دیکھیں تو آئین ہند اور اقوام متحدہ کے قانون کے مطابق مرچی گیس کا استعمال ممنوع ہے لیکن کوئی پرواہ نہیں کی جارہی۔ اس کی وجہ سے بڑی تعداد میں کشمیری مسلمان سینے اور سانس کی بیماری میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ بھارتی سرکار نے اس وقت مقبوضہ کشمیر میں کالے قانون افسپا کو رائج کیا ہے جس کے تحت انڈین آرمی کو اضافی اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ وہ جیسے اور جس وقت چاہتے ہیں کچھ بھی کر گزرتے ہیں اور ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ بھارت کے وزیر دفاع اے کے انتھونی نے راجیہ سبھا میں اعتراف کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں تقریباً چھ لاکھ کنال اراضی بھارتی فوجیوں کے زیر قبضہ ہے۔

بہت سے علاقوں میں جمعہ والے دن کرفیو نافذ رہا اور کشمیریوں کو نماز جمعہ ادا نہ کرنے دی گئی۔ اسی طرح بہت بڑے علاقے میں انٹرنیٹ کی سہولت کو معطل کردیا گیا تاکہ تازہ صورتحال سے عوام آگاہ نہ ہوسکیں۔ مقبول بٹ اور افضل گورو کے آبائی علاقوں میں سخت پہرا لگا ہوا ہے تاکہ لوگ وہاں نہ جاسکیں۔

بھارتی مظالم صرف یہاں تک ہی محدود نہیں بلکہ حریت رہنما یاسین ملک جب 7 ہفتے کے بعد پاکستان کے دورے سے واپس دہلی کے ایئرپورٹ پر اترے تو شیوسینا اور آر ایس ایس کے کارکنوں نے ان پر حملہ کردیا۔ بھارتی انتہا پسند ہندوؤں نے انہیں صرف اس بات پر زدوکوب کیا کہ پاکستان میں وہ جماعۃ الدعوۃ کے امیر حافظ محمد سعید سے کیوں ملے۔ ان کے سامان کو توڑ پھوڑ دیا گیا۔ پولیس سخت پہرے میں بڑی مشکل سے یاسین ملک کو وہاں سے نکالنے میں کامیاب ہوئی۔ بھارتی اتنے تنگ نظر اور تنگ دل ہیں کہ انہیں ایسا کوئی آدمی یا رہنما نہیں بھاتا جو کشمیر کی آزادی بات کرے یا ایسے افراد سے ملے جو کشمیر کو آزادی دلوانا چاہتا ہوں۔

کشمیری رہنما ڈاکٹر مدثر فاران کی بھارتی شہر حیدر آباد کی یونیورسٹی میں پراسرار ہلاکت نے بھی کشمیریوں کو سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ انڈیا سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کشمیر کے پڑھے لکھے نوجوانوں کی ٹارگٹ کلنگ کررہا ہے۔ یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء کی جانب سے کئی دنوں سے احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ کشمیری طلباء نے یونیورسٹی کیمپس میں دھرنا دیا اور مطالبہ کیا کہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کشمیری طالب علم کی ہلاکت کے ذمہ دار ہیں اور ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جانی چاہیے۔ حریت کانفرنس کے بعد سید علی گیلانی نے کہا کہ کشمیری بھارت کا غیر ضروری سفر نہ کریں۔ بھارت کی زمین ان کے لئے مقتل گاہ بنتی جارہی ہے۔

ایک طرف تو یہ صورت حال ہے کہ انڈین آرمی نے جنت نظیر وادی کو جہنم زار بنا رکھا ہے۔ کشمیری ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں تو دوسری طرف ظلم کی انتہا کرنے والے اس بھارت نے الزامات کے سارے نشتروں کا رخ پاکستان کی طرف کردیا ہے۔ اس مقولے کے مترادف ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' بھارت بربریت کے پہاڑ بھی توڑ رہا ہے اور ساتھ ساتھ قصور وار بھی پاکستان کو ٹھہراتا جارہا ہے۔ جنوری میں جب بھارتی فوج نے کنٹرول لائن پر سرحدی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستانی چیک پوسٹ پر حملہ کیا جس کی تصدیق بھارتی انٹیلی جنس اداروں نے بھی کی، اس کارروائی میں پاک فوج کا ایک جوان شہید اور دو زخمی ہوئے جبکہ جوابی کارروائی میں ایک بھارتی فوجی بھی مارا گیا۔ اس واقعہ کو مسئلہ بنا کر بھارت نے اب تک سر پر آسمان اٹھا رکھا ہے۔ اس ساری خلاف ورزی کا الزام بھارت نے پاکستان کے سر تھوپ دیا ہے۔ اگر بھارتی فوج کنٹرول لائن کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستانی فوجیوں پر بلا اشتعال فائرنگ کریں تو یہ تو بھارتی فوج کی سرشت میں شامل ہے لیکن پاکستان کی طرف سے ان کا مقابلہ پھولوں سے نہیں کیا جائے گا بلکہ گولیوں کا مقابلہ گولیوں سے ہی ہوگا۔

حیدر آباد دکن میں پچھلے دنوں دھماکے ہوئے۔ دھماکے ہونے کے کچھ دیر بعد ہی بھارت نے اس کا الزام پاکستان کے سر لگا دیا۔ تحقیقات کیں، نہ شواہد جمع ہوئے اور نہ ہی کسی بھارت عدالت نے فیصلہ دیا۔ لیکن بھارت شاید حیدر آباد دکن کے دھماکے تو دیکھتا ہے لیکن جو آگ اور خون کا کھیل انڈیا بلوچستان اور کراچی میں کھیل رہا ہے وہ اسے نظر نہیں آتا۔

یہ بات تو آئے روز انڈیا دہراتا رہتا ہے' شائد وہ اپنی عادت کو پورا کرتا ہے کہ پاکستان شدت پسندوں کی مدد کررہا ہے اور پاکستان میں ٹریننگ کیمپ چل رہے ہیں۔ لیکن بھارت کو وہ ٹریننگ کیمپ نظر نہیں آتے جس کا اعتراف خود بھارتی وزیر داخلہ شندے کرتا ہے جس میں بھارتی انتہا پسند ہندو ہزاروں کی تعداد میں عسکریت کو سیکھ رہے ہیں اور بھارت میں مسلمانوں کا قتل عام کررہے ہیں۔

ابھی حال ہی میں بھارت نے الزام عائد کیا ہے کہ پاکستان کنٹرول لائن پر بارودی سرنگیں بچھانے میں مصروف ہے جس کا مقصد ہمارے فوجیوں کو جانی نقصان پہنچانا ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق وزیر دفاع اے کے انتھونی نے لوک سبھا کو بتایا کہ پاکستان لائن آف کنٹرول کرشنا گھاٹی سیکٹر میں بارودی سرنگیں بچھا رہا ہے اور گزشتہ سال 24 سے 26 نومبر کو بھی پاکستانی عناصر کی جانب سے قدم اٹھایا گیا۔

کشمیریوں کی قربانیاں کوئی ایسی نہیں جو رائیگاں جائیں گی۔ اگر ہندو والے نے کشمیریوں کو آزادی نہ دی تو یہ امن پسند تحریک پھر سے عسکریت میں تبدیل ہو جائے گی۔ پھر آزادی مانگی نہیں بلکہ چھین لی جائے گی۔ ان شاء اللہ

بھارت کے اس جارحانہ اور تحکمانہ رویے پر ہمارے اہل اقتدار کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں کہ وہ انڈیا جو 64 سالوں سے کشمیر پر قابض ہے اور وہاں کے مسلمانوں کے حق خود ارادیت کو دبایا ہوا ہے الٹا پاکستان کو ہی کوس رہا ہے۔ ہمارے اہل اقتدار اس کی دوستی پر مرے جارہے ہیں اور وہ انہی دوستوں کو بندر بھبتیاں کس رہا ہے۔ پچھلے سال آصف علی زرداری بھارت کی یاترا کے لئے گئے تو انہوں نے بھارتی وزیراعظم کو پاکستان آنے کی دعوت دی۔ جنوری میں لائن آف کنٹرول پر ہونے والے واقعات کو جواز بنا کر بھارتی وزیراعظم منموہن سنگھ نے اپنا دورہ پاکستان منسوخ کردیا اور اعلان کیا کہ جب تک پاکستان میں ان کے دورے کے لیے حالات سازگار نہیں ہوتے اور پاکستان دہشت گردی کا خاتمہ کرنے کی کارروائیوں میں مخلص نہیں ہوتا وہ پاکستان نہیں جائیں گے۔

یہاں ہم بھارتی حکمرانوں کے رویے اور پاکستان کے اہل اقتدار کے رویوں کا آسانی کے ساتھ موازنہ کرسکتے ہیں۔ ہمارے حکمران ان کے لئے بچھے جارہے ہیں جبکہ وہ ان پر چڑھے جارہے ہیں۔ وہ بگلیہار ڈیم اور کشن ڈیم کے بعد وولر بیراج کی تعمیر کی بھی ٹھانے ہوئے ہیں۔ بھارت نے مقبوضہ کشمیر سے آنے والے دریاؤں کے پانی پر بند باندھنے کا جو پروگرام شروع کررکھا

ہے اس سے لگتا ہے کہ وہ پاکستان کو اس کے حصے کے پانی سے محروم کر کے اسے بنجر بنانے کا تہیہ کر چکا ہے۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم کسی بھی ایسے اہم معاملے پر پہلے شتر مرغ کی طرح ریت میں سر دبا کر بیٹھے رہتے ہیں اور جب معاملہ سنگین ہو جاتا ہے تو ایک دم ہنگامی اقدامات شروع کر دیتے ہیں جس کے نتیجے میں منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے اکثر ہمارا مقدمہ خراب ہو جاتا ہے۔

دریائے جہلم کا پانی پاکستانی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر خدانخواستہ بھارت نے اس کے پانی پر کنٹرول کر لیا تو سارا ملک اس سے متاثر ہوگا۔ وولر جھیل جو دنیا میں میٹھے پانی کی بڑی جھیلوں میں شمار ہوتی ہے' اس میں سے جہلم گزرتا ہے۔ اس جگہ پر وولر ڈیم کی تعمیر سے جہاں پاکستان کو پانی کی سپلائی کم ہوگی تو دوسری طرف سیلاب کی صورت میں اگر بھارت پانی کھول دیتا ہے تو پھر اس سے ہونے والی ہولناک تباہی کا ہم صرف اندازہ ہی کر سکتے ہیں۔ وزیر اعظم پرویز اشرف کو دورہ بھارت پر جانے سے پہلے سندھ طاس واٹر کونسل کے چیئرمین حافظ ظہور الحسن کی اس وارننگ کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے تھی کہ اگر ہم نے کشن گنگا ڈیم کی تعمیر کے لئے بھارت کے حق میں دیئے گئے عالمی ثالثی عدالت کے فیصلے کو چیلنج نہ کیا تو دریائے نیلم مکمل طور پر بھارت کے قبضے میں چلا جائے گا۔ بھارت کے ساتھ یکطرفہ دوستی' تجارت اور ثقافتی تعلقات کے لئے بے تاب ''امن کی آشا'' والے طبقات شاید ہمارے حکمرانوں کی بھارت کے ہاتھوں بے عزتی کروانے پر بضد ہیں۔ قوم تو ان طبقات کی منافقت پر حیران ہوتی ہے کہ بھارت تو اپنی سنوکر ٹیم بھی پاکستان بھجوانے کا روادار نہیں' جس کے باعث بھارتی سنوکر ٹیم کا دورہ پاکستان ملتوی ہو گیا مگر ہم اپنی ہاکی ٹیم کو بے عزت کرانے بھارت بھجوانے پر مصر ہیں۔

کچھ دن پہلے قومی اسمبلی میں کشمیر کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمٰن نے قرارداد پیش کی جس میں مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی فوج کے مظالم اور افضل گورو کو پھانسی کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ بھارت مقبوضہ کشمیر سے اپنی فوج نکالے اور کالے قوانین منسوخ کردے اور کرفیو کا خاتمہ کیا جائے۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے قراردادوں پر عمل درآمد کرائے۔ ایوان افضل گورو کی پھانسی کی مذمت کرتا ہے۔ قرارداد میں افضل گورو کی پھانسی سے مقبوضہ کشمیر میں پیدا ہونے والی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور کشمیر میں بھارتی فوج کے مظالم کی مذمت کی۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ افضل گورو کا جسد خاکی لواحقین کے حوالے کیا جائے' کشمیری قیدی رہا اور مذہبی عبادات کی آزادی دی جائے۔ کشمیری حق خودارادیت کے لئے پرامن جدوجہد کا حق رکھتے ہیں۔ پاکستان کشمیریوں کی اخلاقی' سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گا۔ مسئلہ کشمیر تصفیہ طلب معاملہ ہے' دنیا خاموش تماشائی نہ بنے۔

اس قرارداد کے پیش ہونے کے ٹھیک ایک دن بعد بھارتی لوک سبھا میں پاکستان کے خلاف قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں پاکستان کی قومی اسمبلی کی افضل گورو سے متعلق قرارداد پر اظہار تشویش کرتے ہوئے پاکستان کے خلاف مذمتی قرارداد منظور کی۔ ارکان پارلیمنٹ نے کہا کہ پاکستان کی قومی اسمبلی شدت پسندوں اور دہشت گردوں کی حمایت سے باز رہے۔ جموں و کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ پاکستان مداخلت نہ کرے ورنہ سخت جواب دیا جائے گا۔ بھارتی سپیکر میرا کمار نے کہا' ایوان پھر سے تاکید کرتا ہے کہ جموں و کشمیر کی پوری ریاست بشمول اس خطے پر جس پر پاکستان غیر قانونی قابض ہے' بھارت کا اٹوٹ حصہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ بھارت کے داخلی امور میں کسی بھی جانب سے مداخلت کی کوشش کی تو متحد قوم کی حیثیت سے سخت جواب دیا جائے گا۔

اس قرارداد سے بنیے کی ذہنیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ایک تو بھارت اقوام متحدہ کی قراردادوں کی مسلسل خلاف ورزی کر رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ ہونے کی رٹ لگا رکھی ہے۔ اس لالے نے مقبوضہ کشمیر میں جنگل کا قانون نافذ کیا ہوا ہے۔ ہندو آرمی درندوں کی طرح کشمیر میں دندناتی پھر رہی ہے اور خونخوار بھیڑیوں کی طرح ظلم و ستم کر رہی ہے۔ پاکستان کو چاہیے کہ وہ اپنی خارجہ پالیسی کو مضبوط بنائے اور دنیا کے سامنے ہندو بنیے کے پول کھول دے۔ بانی پاکستان نے اس کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا ہے اور اس کی حفاظت ہمارے اوپر فرض ہے۔

''لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے'' ہندو لالے کو اب باتوں کی نہیں لاتوں کی ضرورت ہے اور وہ ضرورت اس کی ضرور پوری کی جائے گی۔ تین سال کی خاموشی کے بعد سری نگر آزادی پسندوں کی یلغار سے گونج چکا ہے۔ انڈیا کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کشمیریوں کی قربانیاں کوئی ایسی نہیں جو رائیگاں جائیں گی۔ اگر ہندو لالے نے کشمیریوں کو آزادی نہ دی تو یہ امن پسند تحریک پھر سے عسکریت میں تبدیل ہو جائے گی ۔ پھر جس کا مقابلہ ہندو کے بس کی بات نہیں۔ پھر آزادی مانگی نہیں بلکہ چھین لی جائے گی۔ ان شاءاللہ

بقیہ | سانحہ بادامی باغ

کوئی نہ کوئی یورپی ملک اس کو ویزا دے دیتا ہے اور یوں معاملہ ٹھپ ہو جاتا ہے۔

ننکانہ کی آسیہ مسیح ہو یا سانگلہ ہل کا کرما پطرس' اسلام آباد کی رمشا مسیح ہو یا لاہور کا ساون مسیح ان سب کو فوری طور پر حکومت کی امداد بھی ملتی ہے۔ دیگر ممالک کی طرف سے ہمدردی اور ویزے بھی ملتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں مغرب کے وکیل اور نام نہاد انسانی حقوق کے پاسبان ہر ایسے کیس میں بالآخر یہی فیصلہ سناتے ہیں کہ توہین رسالت کرنے والے کا ذہنی توازن درست نہیں یا پھر اس نے شراب پی رکھی تھی۔

ساون مسیح کے واقعہ میں اس علاقہ کے رہائشیوں کے بقول اس نے شراب پی رکھی تھی۔ لہٰذا وہ نشے کی حالت میں تھا۔ اس لئے اس پر کوئی فرد جرم عائد نہیں کی جاسکتی۔ میڈیا نے فوری طور پر اس واقعہ کو بھلا دیا جبکہ جن شرپسند عناصر کی طرف سے بستی کو آگ لگائی گئی ان کو فوری طور پر پوری دنیا میں دکھایا گیا۔ بجا ہے کہ ان لوگوں کا یہ اقدام غلط تھا لیکن راقم نے خود اس بستی کا مشاہدہ کیا ہے۔ مجھے تو اس بستی کی صورتحال اور میڈیا کی بتائی گئی صورتحال سے ایسا ہی محسوس ہوا کہ رائی کو پہاڑ بنایا گیا ہے۔

وہ گھر چند ایک تھے جو جلے ہوئے نظر آرہے تھے جبکہ زیادہ تر اپنی درست حالت میں ہی تھے البتہ کچھ مکانوں کو تعمیر نو کے لیے گرایا گیا تھا کیونکہ آگ لگنے سے عمارتیں گرتی نہیں ہیں۔ اس بات کی تصدیق کام پر موجود ٹھیکیداروں نے بھی کی۔ لیکن میڈیا کی بتائی گئی صورتحال ہی کچھ اور تھی۔ یہاں یہ سوال بھی ذہنوں میں اٹھتا ہے کہ کیا میڈیا کو برما کے مسلمان نظر نہیں آرہے جن کی بستیاں ایک بار پھر جلا دی گئی ہیں۔ یہ کچھ دن قبل کی تو بات ہے لیکن میڈیا میں ایک سرسری خبر اور پھر خاموشی...... عالمی میڈیا میں بھی اس پر کوئی بحث نہیں۔ کسی یورپی یا امن کے ٹھیکیدار ملک کی طرف سے بھی کوئی تنقید نہیں۔

میری یہ سوچ کی سوئی یہاں ہی اٹک گئی ہے کہ جب بھی کوئی توہین رسالت کا واقع ہوتا ہے تو ہمیشہ ایسا ہی کیوں ہوتا ہے۔ میں اس کا جواب واضح پاتا ہوں لیکن اس جواب کے الفاظ جونہی میرے لبوں کی قید سے آزاد ہوتے ہیں مجھے شدت پسند' دقیانوسی' انسانیت کا دشمن اور نہ جانے کن کن القابات سے نواز دیا جاتا ہے۔

سانحہ بادامی باغ ..... میں نے کیا دیکھا

جلتے گھروں کی چغلیاں کھاتے پوشیدہ حقائق

حنظلہ عماد

کیا مل گیا مسلمانوں کو یہ سب کچھ کر کے......!

ہمیں تو کچھ نہیں ہوا...... نئے گھر مل رہے ہیں۔ نیا سامان مل رہا ہے، حکومت ہمیں پیسے بھی دے رہی ہے۔ پورے دس لاکھ روپے...... پانچ لاکھ روپے تو مجھے مل بھی چکے ہیں۔ باقی بھی مل جائیں گے......لیکن مسلمانوں کو کیا ملا......؟

اور وہ ساون مسیح جس کے بارے میں زیادہ شور ڈال رہے تھے...... وہ تو اب کینیڈا جا رہا ہے......بس ان کے پاسپورٹ بن رہے ہیں اور کاغذات پورے ہو رہے ہیں۔ جیسے ہی یہ سب ہو گیا وہ اپنے خاندان سمیت کینیڈا چلا جائے گا۔ اس کے ساتھ 200 افراد بھی کینیڈا جا رہے ہیں۔ وہ وہاں رہیں گے عیش میں......ان کو وہاں گھر بھی ملیں گے اور نوکری بھی...... لیکن میں پوچھتا ہوں کہ مسلمانوں کو کیا ملا......؟

یہ الفاظ ہتھوڑے کی مانند میرے ذہن پر برس رہے تھے۔ اس کی باتوں یا دعوؤں میں کس حد تک سچائی تھی یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن اس کا یہ اندازِ کلام مجھے بہت کچھ سمجھا رہا تھا۔ میں اس مسیحی بستی ''جوزف کالونی''میں موجود مقامی لوگوں کے تاثرات قلمبند کرنے کی سعی کر رہا تھا۔

اس کیمپ میں پہنچنے سے پہلے میرے ذہن میں ایک تصویر تھی کہ تباہ حال بستی ہوگی۔ ان لوگوں کے گھر تو جلا دیئے گئے ہیں۔ یقینی طور پر بہت بری صورتحال ہوگی، بچے بلک رہے ہوں گے۔ بھوک اور پیاس سے خاندانوں کا برا حال ہوگا۔ لوگ اپنے گھروں کو رو رہے ہوں گے اور چاروناچار اپنی بقیہ جمع پونجی جو آگ لگنے کے بعد بچ گئی اس کو سمیٹنے میں مصروف ہوں گے۔

یہ سب ذہن میں اس لئے تھا کیونکہ پاکستان میں کوئی آفت پہلی دفعہ تو نہیں آئی تھی۔ سیلاب و زلزلہ جیسی آفات کی صورت میں ہمیشہ ایسے ہی مناظر دیکھنے کو ملتے تھے۔ کئی کئی دن گزر جاتے تھے لیکن ان آفت زدہ لوگوں کا کوئی پرسان حال نہ ہوتا تھا۔ وہ بے چارے بھوک سے تڑپتے اور پیاس سے بلکتے تھے۔ سیلاب کے آفت زدہ لوگ اپنے گھروں کو روتے تھے اور ان کو دوبارہ تعمیر کرنے کی ناکام کوششیں کرتے تھے۔ حکومت نام کی کوئی چیز وہاں نظر نہیں آتی تھی۔ وہ تو بھلا ہو فلاح انسانیت فاؤنڈیشن اور اس جیسی دیگر مذہبی و فلاحی تنظیموں کا کہ اس مشکل وقت میں ان کا غم غلط کرنے کی کوشش میں لگے رہے۔

> **بالآخر وہ شخص جس پر توہین رسالت کا الزام ہوتا ہے اس پر سے مقدمات خارج کر دیئے جاتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی یورپی ملک اس کو ویزا دے دیتا ہے اور یوں معاملہ ٹھپ ہو جاتا ہے**

انہی سوچوں کے تانے بانے بنتا ہوا جب میں اس تباہ حال بستی کے باہر لگائے گئے کیمپ میں پہنچا تو وہاں ایک مختلف منظر دکھلائی دیا۔ لوگ یہاں اس انداز سے بیٹھے تھے کہ گویا کسی ایڈونچر کے لئے کیمپنگ ہو رہی ہے۔ آگے بڑھتے ہوئے میں نے کچھ خاندانوں سے بات چیت کی تو انہوں نے بڑے اطمینان سے بتایا کہ وہ حکومت کے انتظامات سے بہت خوش ہیں۔ انہیں تین تین وقت کا کھانا بھی مل رہا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف NGO's کی طرف سے انہیں وقتاً فوقتاً جوس اور دودھ وغیرہ کے ڈبے بھی ملتے رہتے ہیں۔

جبکہ ان کے گھر جو جلا دیے تھے وہ حکومت کی طرف سے تعمیر ہو رہے ہیں۔ گھروں کا پورا پورا سامان بھی واپس مل رہا ہے۔ حتیٰ کہ کچھ لوگوں نے اپنے پرانے گھر جان بوجھ کر گرا دیے تاکہ حکومت انہیں تعمیر کر کے دے۔ یہ میرے لئے حیران کن تھا کہ کہاں وہ بے چارے سیلاب زدگان جو آج تک اپنی بحالی کے انتظار میں دیدہ فرش راہ کئے بیٹھے ہیں کہ کبھی حکومتی اہلکار آئیں گے اور ہمارے زخموں پر مرہم رکھیں گے لیکن وہ انتظار کی چکی میں مسلسل پس رہے ہیں۔

انسانیت کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ہماری حکومت کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے ملک میں رہنے والی اقلیتوں کا تحفظ کرے۔ ان کے مفادات کی نگہبانی کرے۔ یہ ہماری حکومت کی ناکامی ہے کہ ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اقلیتی برادری کے گھر جلائے جائیں، لیکن سوچ کی سوئی ہے کہ اٹک گئی ہے، وہاں سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی ہے آخر کیا وجہ ہے کہ جب بھی ایسا کوئی بھی واقعہ رونما ہوتا ہے حکومتی مشینری فوری طور پر حرکت میں آتی ہے؟ تمام ملکی و غیر ملکی میڈیا ان کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ بیرون ممالک سے ان کے لئے بے تحاشہ امداد آتی ہے۔ بالآخر وہ شخص جس پر توہین رسالت کا الزام ہوتا ہے اس پر سے مقدمات خارج کر دیئے جاتے ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

طلباء کارنر

یہ شکست و ریخت مقدر رہے گی کب تک میرا

6 سالوں میں 1300 سکول تباہ

پاکستان کے قبائلی علاقوں اور صوبہ خیبر پختونخواہ میں پچھلے چھ سالوں کے دوران 1300 سے زائد سکولوں کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا گیا۔ حکام کے مطابق ان میں آٹھ سو سے زائد تعلیمی ادارے خیبر پختونخواہ جبکہ پانچ سو فاٹا میں شامل ہیں۔ صوبائی حکومت کی جانب سے ان سکولوں کو دوبارہ بحال کرنے کا کوئی منصوبہ نظر نہیں آ رہا۔ خیبر پختونخواہ کے کچھ علاقوں میں تباہ ہونے والے سکولوں کے طلباء و طالبات کو عارضی سکولوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق عارضی سکولوں کو گاؤں کی مساجد یا حجروں میں قائم کیا گیا ہے۔ جہاں بچے بہت مشکل حالات میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

صوبائی حکومت کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے سرکاری تعلیمی اداروں کی فوراً مرمت کروانی چاہیے تاکہ ہمارے مستقبل کے معمار بہتر انداز میں تعلیم حاصل کر سکیں۔

تعلیم نہیں تجارت......

پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی ہوشربا فیسیں

میڈیکل کالج میں جانا ہر پری میڈیکل کے طالبعلم کا خواب ہوتا ہے۔ لیکن پاکستان میں سرکاری میڈیکل کالجوں کی تعداد کم ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے پرائیویٹ میڈیکل کالجز کھولے جا رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے قائم ادارہ PMDC ان کالجز کو لائسنس جاری کرنے کا مجاز ہے۔ پی ایم ڈی سی نے بلا وجہ اور بغیر تحقیق کے کئی میڈیکل کالجز کو لائسنس جاری کر دیئے ہیں جو کونسل کے ضوابط کی خلاف ورزی ہے۔ دیگر کئی ممالک میں اگر پچاس طالبعلموں کا میڈیکل کالج بھی بنانا ہو تو 10 ایکڑ رقبہ، ایمرجنسی آپریشن تھیٹرز، جدید لائبریری اور فل ٹائم ٹیچرز تعینات کئے جاتے ہیں اور ان کی نگرانی بھی کی جاتی ہے۔ پی ایم ڈی سی نے قانون توڑتے ہوئے کئی پرائیوٹ میڈیکل کالجز کو لائسنس جاری کر دیئے ہیں۔ لاکھوں روپے فیس لے کر طالبعلموں کو غیر معیاری تعلیم دی جاتی ہے اور پی ایم ڈی سی خاموش بیٹھا ہے۔ عدالت میں اس عمل کے خلاف درخواست دائر کی گئی جس پر عدالت نے نوٹس جاری کیے ہیں۔ تاہم یہ ایک اچھا اقدام ہے کہ عدالت نے اس درخواست پر نوٹس جاری کئے ہیں اور کمیشن کی تشکیل کے لیے دائر درخواست پر مزید دلائل طلب کئے ہیں۔

ہم بھی کسی سے کم نہیں

پاکستانی طلبا کا اعزاز

☆......گوجرانوالہ کے تین بہن بھائیوں نے کم ترین عمر میں انٹرنیشنل یونیورسٹی سے آئی ٹی میں سرٹیفکیٹ حاصل کر کے عالمی ریکارڈ قائم کر دیا۔ بہار کالونی کے رہائشی ویلڈر غلام علی سیدین کی 10 سالہ بچی روما، 9 سالہ بیٹے انعام علی اور 8 سالہ سجان علی نے آن لائن امتحان میں آئی ٹی سرٹیفکیٹ حاصل کر کے کمسن آئی ٹی سپیشلسٹ ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ تینوں نے مطالبہ کیا کہ ان کا نام ورلڈ آف گنیز بک میں درج کیا جائے، سجان نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ ڈرون جہاز بنا سکتا ہے اور امریکی ڈرون کو جام بھی کر سکتا ہے۔

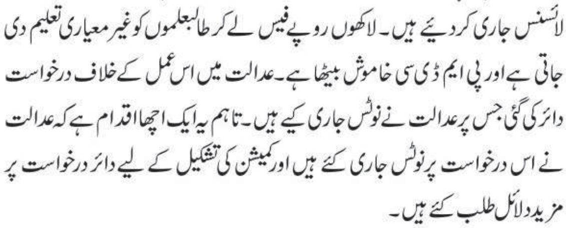

☆......LUMS سے 2008ء میں ایم ایس کمپیوٹر سائنس میں گولڈ میڈل حاصل کرنے والے عثمان رضا نے حال ہی میں ایک اور کامیابی اپنے نام کر لی۔ عثمان رضا جن کا تعلق پھالیہ منڈی بہاؤالدین سے ہے سوئزرلینڈ کے شہر لوگانو میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس میں کمپیوٹنگ کمیونیکیشن کے موضوع پر ریسرچ پیپر پیش کر کے اعلیٰ ترین اعزاز ''مارک وائزر ایوارڈ'' حاصل کیا ہے۔ اس کانفرنس میں مختلف ممالک کے 350 سے زائد طلبہ، اساتذہ، سائنسی ادارے، کمپنیز اور یونیورسٹیز کے محققین نے حصہ لیا اور 150 پیپرز جمع کروائے۔ پہلے مرحلے میں 150 میں سے 16 مقالے کانفرنس کے معیار پر پورے اترے۔ جب کہ دوسرے مرحلے میں 16 سے 3 بہترین مقالوں کا انتخاب کیا گیا۔ آخری مرحلہ 22 مارچ کو لوگانو میں منعقد ہوا۔ جس میں عثمان رضا کے کام کو کانفرنس کا جامع ترین ریسرچ پیپر قرار دیا اور انہیں ایبی کیوٹس کمپنی کے اعلیٰ ترین ایوارڈ ''مارک وائزر ایوارڈ'' سے نوازا گیا۔

احمد غنی، CCL

وفاق کی جانب سے فیسیں دینے کا وعدہ وفا نہ ہوسکا، گلگت بلتستان کے طلبا سخت مایوس

وزیراعظم پاکستان کی جانب سے فاٹا وگلگت بلتستان کے طلبا وطالبات کے لیے فیس معاف کرنے کے اعلان پر تاحال عمل درآمد نہ ہوسکا ہے۔صوبائی حکومت نے بھی طلباء کے مسائل حل کرنے کے لیے تاحال کوئی قدم نہیں اٹھایا۔طلبا نے وزیراعلیٰ سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔گلگت بلتستان کے طلبا و طالبات کے لیے وفاقی حکومت کی طرف سے ملک بھر کی یونیورسٹیوں میں فیس معاف کرنے کا اعلان دھرے کا دھرا رہ گیا۔وزیر اعظم نے فاٹا وگلگت بلتستان طلبا کے لیے ملک بھر کی تمام یونیورسٹیز میں فیس وفاقی حکومت کی جانب سے دینے کا اعلان کیا گیا تھا تاہم اس پرعمل درآمد ابھی تک نہ ہوسکا ہے۔جس کی وجہ سے گلگت بلتستان کے طلبا سخت مایوسی کا شکار ہیں۔خیال یہ تھا کہ حکومت کی جانب سے جو اعلان کیا گیا تھا اس سے ہزاروں طلبا و طالبات کو فائدہ پہنچے گا تاہم یہ سیاسی اعلان ثابت ہوا۔اس سلسلے میں گلگت بلتستان کی صوبائی حکومت نے بھی وفاقی حکومت سے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کی۔وزیراعلیٰ گلگت بلتستان کو فوری اس مسئلہ کو حل کرنا چاہیے تاکہ گلگت بلتستان کے غریب طلباء وطالبات اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔

ایچ ای سی کا عزم خوش آئند
جعلی ڈگریوں پر حکومتی دباؤ مسترد

ہائیرایجوکیشن کمیشن نے ڈگریوں کی تصدیق کے لیے کسی بھی قسم کے حکومتی دباؤ میں نہ آنے کا فیصلہ کرتے ہوئے تمام یونیورسٹیز کوتحریری طور پرآگاہ کیا ہے کہ ڈگری کی تصدیق صاف، شفاف اور ہائیر ایجوکیشن کی مروجہ قانون کے تحت کی جائے۔ہائیر ایجوکیشن کا کہنا ہے کہ وزیرقانون ڈگریوں کی تصدیق کے لیے دباؤ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔تاہم حکومتی دباؤ پرڈگریوں کی تصدیق میں کسی قسم کی لچک نہیں دکھائی جاسکتی اورڈگریوں کی تصدیق HEC کی مرضی کے بغیر نہیں کی جاسکتی۔کمیشن نے اس حوالے سے تمام یونیورسٹیز کے چانسلرز وائس چانسلرز کو لکھے گئے خطوط میں تحریری طور پرآگاہ کیا گیا ہے کہ ہر یونیورسٹی HEC کے ماتحت اورضابطہ اخلاق کی پابند ہے۔ہر یونیورسٹی کسی سیاسی شخصیت کے اثر ورسوخ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ڈگریوں کی صاف شفاف تصدیق کرے۔میٹرک اورانٹر کی اسناد کے بغیر کوئی ڈگری درست تصور نہیں کی جائے گی۔

ہائرایجوکیشن کمیشن نے ڈگریوں کی تصدیق کے لیے کسی بھی حکومتی دباؤ میں نہ آنے کا فیصلہ کیا تو حکومت نے انتقامی روش اختیار کرتے ہوئے ادارہ کومختص فنڈز کم کرکے مالی پریشانی کا شکار کردیا۔ذرائع کے مطابق حکومت نے مالی سال 2012-13 کے بجٹ میں ہائرایجوکیشن کمیشن کے لیے دس ارب روپے فنڈ کم مختص کیا گیا۔مجموعی طور پرمختص فنڈز میں سے بھی 24 ارب روپے کی ادائیگی ابھی تک نہیں کی گئی۔وائس چانسلرز نے کہا ہے کہ فنڈز نہ ملے تو یونیورسٹیز بند کرنا پڑیں گی۔یونیورسٹی کے پاس ملازمین کوتنخواہیں دینے کے لیے بھی پیسے نہیں ہیں۔لاکھوں طلباء، طالبات متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

یہ ایک خوش آئند بات ہے کہ ایچ ای سی نے جعلی ڈگریوں پرحکومتی دباؤ میں نہ آنے کا فیصلہ کیا ہے۔حکومت کو بھی چاہیے کہ ادارے کے ساتھ تعاون کرے اور ساتھ ہی ادارہ کو جو مالی پریشانی کا شکار ہے اسے بھی حل کرے۔

سندھ مدرستہ الاسلام کے طلبا کو بھاری فیسوں کی ادائیگی میں مشکلات کا سامنا

سندھ مدرستہ الاسلام میں پڑھنے والے غریب طلبا کو بھاری فیسوں کی ادائیگی میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ذرائع کے مطابق سابق دورحکومت میں بننے والی سندھ مدرستہ السلام یونیورسٹی اس وقت کراچی میں دیگر سرکاری جامعات کے مقابلے میں طلباء سے فیسوں کی وصولی میں سب سے آگے ہے۔اس یونیورسٹی کے ابتداء میں ہی 5 شعبہ جات کے سمسٹر کے لیے جاری کردہ فیس شیڈول کے مطابق طلباء سے داخلہ فیس کی مد میں 3 ہزارروپے، انرولمنٹ فیس کی مد میں 1000 ٹیوشن فیس کی مد میں 2 ہزارروپے کے علاوہ ہر سمسٹر میں فی مضمون اضافی 3 ہزارروپے وصول کیے جارہے ہیں۔اس طرح ہر سمسٹر میں 6 مضامین کے حساب سے 18 ہزارروپے وصول کیے جارہے ہیں۔

بھاری فیسوں کے باعث یونیورسٹی میں داخلہ لینے والے طلباء اوران کے والدین کوشدید مشکلات کا سامنا ہے۔جامعہ کے پہلے تعلیمی سیشن میں مختلف شعبہ جات میں داخلہ لینے والے 50 سے زائد طلبا کے والدین نے جامعہ کے رجسٹرار، کنٹرولر ناظم امتحانات کے نام درخواستیں دی ہیں جن میں جامعہ انتظامیہ سے طلبا کوتعلیم جاری رکھنے کے لیے اسکالر شپ فراہم کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

جامعہ کے چانسلر اور دیگر عہدیداران کو چاہیے کہ ان غریب طلباء کے لیے سکالر شپ دی جائے تاکہ ان کے مستقبل تاریک نہ ہوں۔

اخبارِ عالم

ماہنامہ اخبارِ طلباء لاہور
منہج کتاب وسنت کے میدانِ عمل میں طلباء کا ترجمان

دنیا بھر سے ''اخبارِ طلباء'' کی نظر میں

بلال غزنوی

کون سنتا ہے نقار خانے میں طوطی کی آواز

فلسطینی طلبہ کا احتجاج

گزشتہ دنوں برطانوی قونصلیٹ کو بیرزیت میں لیکچر دینے سے روک دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق جس یونیورسٹی میں لیکچر دینا تھا وہاں فلسطینی طلباء بھی موجود تھے۔ ان طلباء نے اسرائیلی حمایت کی وجہ سے برطانوی قونصل جنرل کا لیکچر سننے سے انکار کردیا۔

فلسطینی طلباء تنظیم کے ذرائع نے مرکز اطلاعات فلسطین کو بتایا کہ طلباء کا یونیورسٹی کے شعبہ قانون کے سامنے (جہاں پر قونصل جنرل نے لیکچر دینا تھا، اسی جگہ) جمع ہوکر برطانیہ کی اسرائیل کے لیے حمایت پر شدید احتجاج تھا۔ دریں اثناء طلباء نے ہاتھوں میں پوسٹرز اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔

دوسری طرف اسرائیلی مظالم جوں کے توں جاری ہیں۔ اسرائیلی حکومت کی طرف سے حاتم طائی کی قبر پر لات مارتے ہوئے جن 30 فلسطینیوں کو رہا کیا گیا تھا انہیں دوبارہ گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ان گرفتار ہونے والوں کی اکثریت طلباء پر مشتمل ہے۔

سپر پاور کی پتلی حالت

تقریباً 5 کروڑ امریکی بچے بھوکے ہیں......!

ساری دنیا میں بھوک ختم کرنے اور معاشی اصلاحات لانے کا دعوے دار امریکہ اپنے ملک سے غربت ختم کرنے کے قابل نہیں ہے۔ تازہ ترین رپورٹ کے مطابق امریکہ میں 4 کروڑ 70 لاکھ بچے ایسے ہیں جن کو پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا۔ یہ تمام افراد گھروں سے کھانا نہیں کھاتے ہیں بلکہ خیراتی کھانا کھاتے ہیں جو ان کے لیے ٹرکوں میں لایا جاتا ہے اور لائن میں لگ کر انہیں ملتا ہے۔ اسی رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ ہر پانچ میں سے ایک امریکی بچہ بھوک کا شکار ہے۔ جبکہ یہ انکشاف بھی سامنے آیا ہے کہ اکثر بچوں کو ملنے والا کھانا انتہائی ناقص ہے۔

امریکہ جو سپر پاور ہونے کا دعویدار ہے اب افغانستان میں شکست کھانے کے بعد اس کی معاشی حالت مسلسل زوال کا شکار ہے۔ امریکن صدر بارک اوبامہ نے کم از کم اجرت 9 ڈالر فی گھنٹہ مقرر کی ہے لیکن اس کے باوجود غربت کی شرح مسلسل بڑھ رہی ہے۔ دوسری طرف افغانستان میں بھی امریکیوں کی درگت جاری ہے۔ حالیہ درجنوں حملوں میں بیسیوں امریکی فوجی جہنم واصل ہوچکے ہیں۔ امریکہ اب یہاں سے بھاگنے کا فیصلہ کرچکا ہے لیکن اس کے باوجود اسے کوئی راہ فرار نہیں مل رہی۔

مسجد اقصیٰ میں قرآن پاک کی بے حرمتی......

یہ بات عیاں ہے کہ قرآن مجید میں بارہا یہودیوں کے لیے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے اور مسلمانوں کو ان سے دوستی قائم کرنے سے منع کیا ہے اور آخر کار یہودیوں کا حشر بہت بھیانک ہوگا۔ ان ساری باتوں پر دلیل پیش کرنے والی کتاب وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں یہودی جو کہ پہلے ہی اس کے منکر تھے انہوں نے دلائل کو ماننے کی بجائے اس کو پہلے کی طرح جھٹلا دیا اور مسجد اقصیٰ میں نعوذ باللہ اس کی بے حرمتی کی۔ جدہ سعودی عرب میں اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کے سیکرٹری جنرل اکمل الدین احسان اوگلو نے مسجد اقصیٰ کے صحن میں ایک اسرائیلی پولیس اہلکار کی جانب سے قرآن کی بے حرمتی اور مسلمان خواتین پر دست درازی کی شدید مذمت کی ہے۔ احسان اوگلو نے اسے انتہائی قبیح جرم قرار دیا ہے اور کہا کہ یہ واقعہ بین الاقوامی قراردادوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کے صیہونی ریاست اسرائیل کو اس کے نتائج بھگتنا ہوں گے۔ قرآن مجید کی بے حرمتی کے واقعات میں ہونے والے اضافے کو اسرائیل کی اشتعال انگیز پالیسی کا حصہ قرار دیا ہے اور اسی طرح کے واقعات خطے میں سیکورٹی اور توازن کے لیے خطرہ ہیں۔

امریکی ریاست نیواڈا کے اسلحہ ڈپو میں دھماکہ

امریکہ کی مغربی ریاست نیواڈا میں تربیت کے دوران بارود کے ذخیرہ میں دھماکہ سے 8 اہلکار ہلاک ہوگئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق لیفٹیننٹ کرنل نیل پرپی نے بتایا کہ مغربی نیواڈا کے ہاؤتھاون ملٹری گودام میں میرین فوجی تربیت میں مصروف تھے کہ

اچانک بارود کے ذخیرہ میں دھماکے شروع ہوگئے۔ باؤ تھارن فوجی گودام میں ایک لاکھ 47 ہزار ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ ذرائع ابلاغ کا کہنا ہے کہ دھماکے سے فوجی ڈپو کی عمارت بری طرح نقصان پہنچا اور ہلاکتوں کی تعداد میں اضافہ بھی ہوسکتا ہے۔ ادھر امریکی فوج کے کمانڈر میجر جنرل ریمنڈسی فوکس نے کہا ہے کہ ہمیں ان جانی نقصان پر بہت افسوس ہوا ہے۔ اس بارے میں کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہوگا۔ یاد رہے ہاؤتھ رون آرمی ڈپو ایک وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ جس میں سینکڑوں کی تعداد میں عمارتیں موجود ہیں۔ جہاں اسلحہ ودیگر جنگی سازوسامان موجود ہے۔

خیر پسند امریکہ کا حال ہے۔ جو کہ پاکستان کے علاوہ اور بھی کئی ممالک کو کہہ چکا ہے کہ ان ملکوں کے ایٹمی ہتھیار محفوظ نہیں ہیں اور جن سے امریکہ کو خطرہ ہے کہ یہ مجاہدین کے ہاتھ لگ گئے تو امریکہ کی خیر نہیں ہوگی۔ خطے کا امن تباہ ہوجائے گا۔ اگر اس حالت کے برعکس امریکہ کی اندرونی حالت دیکھی جائے تو نیواڈا کے اسلحہ ڈپو میں دھماکے سے پتہ چلتا ہے کہ بجائے کسی دوسرے ملک کو کہنے کے اپنے ایٹمی ہتھیاروں اور اسلحہ ڈپو کی حفاظت کرنی چاہیے اور ان کو محفوظ کرنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ امریکہ کا اپنا امن خطرے میں پڑ جائے۔

امریکی انٹیلی جنس کی ایک اور ناکامی

امریکی فوجی نے خفیہ راز ''وکی لیکس'' کو دے دیے

کیپٹل آف امریکہ (واشنگٹن) امریکہ کے فوجی بریڈلے ینگ نے خفیہ راز افشا کرنے کا اعتراف کرلیا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی عدالت کے روبرو اپنے اوپر لگائے گئے الزامات قبول کرتے ہوئے فوجی نے کہا کے اس نے وکی لیکس کو امریکہ کی خارجی اور فوجی پالیسی سے عوام کو روشناس کروانے کے لیے راز افشا کیے اور انہیں یہ اندازہ نہیں تھا کہ اس سے امریکہ کو نقصان پہنچے گا۔ بریڈلے نے ایک گھنٹے سے زیادہ وقت میں 35 صفحات پر مشتمل اپنا بیان پڑھا اور خود پر لگائے گئے 22 الزامات میں سے 10 کا اعتراف کیا۔ اس نے الزامات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ عراق کے شہر بغداد میں انٹیلی جنس کے تجزیہ کار کے طور پر کام کرنے کے دوران اس نے 2009ء اور 2010ء میں ہزاروں کی تعداد میں عراق وافغانستان کی جنگی رپورٹیں سفارتی اور خفیہ دستاویزات اور خفیہ ویڈیو کلپس وکی لیکس کو فراہم کیے تھے۔ جبکہ قانونی ماہرین کے مطابق الزام ثابت ہونے پر بریڈلے کو بیس سال کی سزا سنائی جاسکتی ہے۔ بریڈلے کو اتنا بڑا الزام ثابت ہونے اور اس کے واضح ثبوت ہونے کے باوجود صرف 20 سال سزا ہوسکتی ہے۔ جبکہ محترمہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی بے گناہ اور بغیر ثبوت کے 80 سال عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ کیونکہ ''ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات......''

برما پھر لہولہو......!

25 مسلمان شہید 3 مساجد نذر آتش

گزشتہ ماہ پھر یہ خبر آئی کہ میانمار میں پہلے کی طرح ایک بار پھر مسلم کش فسادات شروع ہوگئے ہیں۔ یہ فسادات وسطی شہر مکتیلا میں سونے کی دکان پر جھگڑے کے بعد شروع ہوئے اور پھر اگلے ہی دن ہی زور پکڑ گئے۔ پہلے دن مرنے والوں کی تعداد 10 تھی۔ جبکہ اگلے دن 25 مسلمانوں کو شہید اور متعدد کو زخمی کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی بودھوں نے 3 مساجد کو آگ لگادی عینی شاہدین کے مطابق مکتیلا شہر کی گلیوں میں مسخ شدہ لاشیں پڑی ہیں جبکہ ہزاروں مسلمان فٹبال گراؤنڈ میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ پارلیمینٹرین ون ہیتن نے کہا ہے کہ ایسے فسادات پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ وسطی شہر مکتیلا کی آبادی 80 ہزار ہے۔ جس میں 30 ہزار مسلمان آباد ہیں۔ مبصرین کی تازہ رپورٹ کے مطابق حالیہ فسادات راکھاتن ریاست میں گزشتہ سال کے فسادات کی کڑی ہیں۔ جن میں سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 180 مسلمان جاں بحق ہوئے تھے اور سوا لاکھ کے قریب اپنے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنے پر مجبور تھے۔ آزاد ذرائع کے مطابق میانمار میں بودھوں کے حملوں میں سینکڑوں مسلمان شہید کیے جاچکے ہیں۔ گزشتہ کئی برسوں میں مسلمانوں کے خلاف کارروائیاں جاری تھیں۔ کئی مسلمان دوسرے ممالک میں ہجرت کرنے پر مجبور ہیں۔ جبکہ حالیہ فسادات میں مکتیلا سے نیشنل ڈیموکریسی نامی جماعت کے رکن پارلیمنٹ ون ہیتن کا کہنا ہے کہ تشدد کی نئی لہر کے دوران اپنے حلقہ میں پڑی 20 نعشیں دیکھی ہیں۔

ہر بھارتی شخص کے لیے فوجی تربیت کا حصول لازم کرنے کا بل لوک سبھا میں شامل......!

پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کی لوک سبھا میں ہر شہری کے لیے ایک سال کی فوجی تربیت لازمی قرار دینے کا بل پیش کیا گیا۔ بھارتی لوک سبھا میں پیش ہونے والے بل کی دستاویز کے مطابق ممبر اسمبلی ڈاکٹر بھولا سنگھ نے تجویز دی کہ بھارت میں 14 سال سے لے کر 50 سال تک کے ہر تندرست شخص کے لیے ایک سال کی فوجی تربیت لازمی قرار دی جائے۔

اس سلسلے میں ملک بھر میں ادارے قائم کئے جائیں گے۔ یہاں فوج شہریوں کو تربیت فراہم کرے گی۔ مبصرین کے مطابق دہشتگردی کے خلاف تربیتی مہم کی آڑ میں یہ بھارت کو عسکری ملک بنانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ بھارت وہی ملک ہے جس کو ہم MFN سٹیٹس دے رہے ہیں اور دوستی کے لیے ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔ جبکہ وہ ہندو بنیا اپنے دوست ملک پاکستان کے لیے اپنے جوانوں کو عسکری تربیت دینا فرض قرار دے رہا ہے۔ جبکہ دوسری طرف پاکستان حکومت ملک پاکستان کی حفاظت کے لیے کسی اچھے اقدام کا تصور دور دور تک نہیں ملتا۔

وضع میں ہو تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

اپریل فول

کفار سے مشابہت، جھوٹ اور دوسروں کو تکلیف دینے کا باعث

محمد عرفان، BZU

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں اپنے پیارے انبیاء اکرام کو مبعوث کیا تاکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانوں میں پیدا ہونے والی فکری و نظریاتی گمراہیوں اور عقائد میں پیدا ہونے والی خرابیوں کا سدباب کیا جاسکے۔ جب بھی کوئی نبی دنیا میں مبعوث کیا جاتا ضلالت اور گمراہی کے اندھیرے چھٹ جاتے لیکن انبیاء اکرام علیہم السلام کے دنیا سے چلے جانے کے بعد امت پھر سے سیدھے راستے سے پھسل جاتی اور جہنم کے دہانے پر جا کھڑی ہوتی۔ ابراہیم علیہ السلام نے توحید کی دعوت کو عام کیا اور بت خانے میں جا کر بتوں کو پاش پاش کیا لیکن ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد لوگوں نے انہی کے بت بنا کر عبادت شروع کردی۔ موسی علیہ السلام تو ابھی دنیا سے تشریف نہیں لے گئے تھے کہ ان کی غیر موجودگی میں بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور جس وقت اللہ نے آخری نبی محمد ﷺ کو مبعوث کیا تو اس وقت عقائد میں اس قدر خرابی پیدا ہوچکی تھی کہ خانہ کعبہ کے اندر رکھے گئے انبیاء اور صلحاء کے بتوں کی عبادت کی جاتی اور پوچھنے پر ان کی عبادت کا مقصد قرب الٰہی بتایا جاتا۔ اس منظر کا نقشہ اللہ رب العزت نے قرآن میں کچھ اس طرح کھینچا ہے۔

''خبردار! خالص دین صرف اللہ ہی کا حق ہے اور وہ لوگ جنھوں نے اس کے سوا اور حمایتی بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر اس لیے کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں، اچھی طرح قریب کرنا۔'' (سورہ الزمر:3)

اور ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ مشرکین مکہ کا جواب نقل کرتے ہیں۔

''یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔'' (سورہ یونس:18)

عقائد کے علاوہ مشرکین مکہ میں دین ابراہیمی سے منحرف ہونے کی وجہ سے بہت سی بدعات و خرافات بھی پیدا ہوچکی تھیں مثلاً جب وہ لوگ حجِ بیت اللہ کے بعد گھر میں داخل ہوتے تو دروازے کی بجائے گھر کے پچھواڑے سے ایک بڑا سوراخ کر کے داخل ہوتے اور اسے نیکی کا باعث سمجھتے۔ اس کے علاوہ جزیرۃ العرب کے مختلف اطراف میں دیگر گمراہ مذاہب کی موجودگی کی وجہ سے بہت سے نظریات اور رسوم و رواج نے بھی حرم کی سرزمین کا رخ کرلیا تھا اور مشرکانہ عقائد کے ساتھ ساتھ حرم کے پاسبان مختلف قسم کی بدعات و رسوم و رواج کا شکار ہوکر رہ گئے تھے۔

ضلالت و گمراہی کی اس اندھیر نگری میں جب رسول معظم ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو خرافات کے سیاہ بادل ایسے چھٹ گئے جیسے کبھی اندھیرا تھا ہی نہیں۔ نبی رحمت ﷺ ایسا دین لے کر آئے کہ جس کی راتیں بھی روشن تھیں۔ ایسا واضح منہج کہ جس کے آتے ہی عقائد و نظریات کی تمام خرابیاں قائم نہ رہ سکیں اور یہود و نصاریٰ کی دین ابراہیمی میں داخل کی گئیں رسوم و رواج ایسے ناپید ہوتی گئیں جیسے ان کا وجود کبھی رہا ہی نہ ہو۔ ہر طرف امن و سکون کا دور دورہ ہوگیا۔ محبت و الفت کی ایسی فضا قائم ہوئی کہ اس کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ عدل و انصاف آسمانوں سے باتیں کرتا نظر آیا۔ توہم پرستی کا قلع قمع کردیا گیا غرضیکہ ایسا معاشرہ وجود میں آیا کہ ہر طرف نور ہدایت کی کرنیں ہی منظر کشی کرتی نظر آتیں۔

رسول اللہ ﷺ سے اگرچہ خوش طبعی کے کئی واقعات مروی ہیں لیکن ان تمام واقعات میں جھوٹ کا ذرہ بھی نظر نہیں آتا جبکہ اپریل فول منانے والے بیک وقت تین قسم کے گناہ کرتے ہیں

لیکن افسوس! جب نبی ﷺ اس دنیا سے کوچ کر گئے تو اس امت میں پھر سے غیروں کی رسوم و رواج گھر کرنے لگیں...... جیسا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

''تم پچھلی امتوں کی اس طرح پیروی کروگے جس طرح بالشت بالشت کے برابر اور گز گز کے برابر ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں گئے ہوں گے تو تم (پھر بھی) ان کی پیروی کروگے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا (اس امت کے لوگ) یہود و نصاریٰ کی پیروی کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اور کون ہوسکتا ہے؟ (صحیح بخاری:2222)

اور ایک دوسری جگہ حکم صادر فرمایا کہ:

''مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں پست رکھو۔''

(صحیح بخاری:856)

اس کے علاوہ نبی ﷺ کی تعلیمات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ یہود و نصاریٰ کی ہر حال میں مخالفت کرنی ہے۔

نبی رحمت ﷺ کی اتنی واضح تعلیمات موجود ہونے کے باوجود بھی اس امت نے کافروں کی نقالی میں کسر اٹھا نہ رکھی۔ جیسے جیسے خیر القرون کا زمانہ دور ہوتا گیا ویسے ویسے امتِ محمد ﷺ عقائد کی خرابیوں کے ساتھ فکری و نظریاتی گمراہیوں کی دلدل میں دھنستی چلی گئی اور آج

ہمیں یہ دن بھی دیکھنے کو مل رہے ہیں کہ اس امت کے لوگ نہ صرف یہود و نصاریٰ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے عقائد سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں بلکہ عزت و آبرو کے آنچل بھی ہماری بہنوں کے سروں سے اتار دیئے گئے ہیں اور ہم خاموش تماشائی بن کر اس بے حیا منظر کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

دنیا میں اس وقت یہود و نصاریٰ نے اپنے کلچر کو فروغ دینے کے لیے بہت سے دن رکھے ہوئے ہیں۔ یہ دن منائے جاتے ہیں اور حیف صد حیف! کہ ہمارے مسلمان بھی ان یہود و نصاریٰ کی نقالی میں اسی گوہ کی غار میں جاتے ہیں جس میں وہ جانا پسند کرتے ہیں۔ ان ہی دنوں میں ایک دن اپریل فول کے نام سے بھی منایا جاتا ہے۔ جس میں لوگوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات سے بغاوت کی کھلی دعوت دے کر جھوٹ بولنے پر اکسایا جاتا ہے اور اللہ کی لعنت کے مستحق ٹھہرانے کے لئے لوگوں کو آمادہ کیا جاتا ہے۔

اپریل فول ڈے "April Fool Day" کا یہ تحفہ بھی یہود و نصاریٰ کی مرہون منت ہے۔ یہ دن اپریل کی پہلی تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ اس دن لوگوں کو "Surprise" دینے اور ہنسانے کے لئے جھوٹی خبر دی جاتی ہے لیکن اس کے جو نقصانات منظر عام پر آتے ہیں وہ ہم ہر سال دو اپریل کو اخبارات کی سرخیوں میں دیکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو جھوٹی باتیں کرتا ہے تا کہ لوگوں کو ہنسائے، ہاں اس کے لئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔'' (سنن ابی داؤد)

رسول اللہ ﷺ سے

تم پچھلی امتوں کی اس طرح پیروی کرو گے جس طرح بالشت بالشت کے برابر اور گز گز کے برابر ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں گئے ہوں گے تو تم (پھر بھی) ان کی پیروی کرو گے

اگرچہ خوش طبعی کے کئی واقعات مروی ہیں لیکن ان تمام واقعات میں جھوٹ کا ذرہ بھی نظر نہیں آتا جبکہ اپریل فول منانے والے بیک وقت تین قسم کے گناہ کرتے ہیں۔

۱۔ اس میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔

۲۔ دوسرے بھائی کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔

۳۔ اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف دی جاتی ہے۔

حالانکہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان بھائی

محفوظ رہیں۔'' (صحیح مسلم)

اسلام نے صرف تین موقعوں پر جھوٹ کو جائز قرار دیا ہے۔

۱۔ جنگ کے موقع پر

۲۔ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے موقع پر

۳۔ خاوند اور بیوی کے جھگڑے کو ختم کرنے کے موقع پر

ان مواقع کے علاوہ اگر کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو وہ اللہ رب العزت کی لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور جھوٹ سے کلی طور پر بچیں۔ کیونکہ نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سچ کو لازم پکڑو، اس لئے کہ سچ جنت کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ کی تلاش میں رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، اس لئے کہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ کے ہاں وہ شخص جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم)

میرے محترم بھائیو! یہ تو صرف ایک اپریل فول ڈے منانے کے نتائج ہیں جبکہ کفار کے دیئے ہوئے کتنے ہی دن ہیں جن کو مناتے وقت نہ صرف ہم خوشی محسوس کرتے ہیں بلکہ اسے ترقی یافتہ تہذیب کا حصہ بھی مانتے ہیں۔ کفار تو یہی چاہتے ہیں کہ ہم اسلام کی تعلیمات کو چھوڑ دیں اور ان کے دیئے ہوئے لباس، نظام سیاست اور ثقافت و روایات کو اپنا کر اسلام کی ثقافت کو پسِ پشت ڈال دیں اور اسلامی تاریخ کے سپہ سالاروں اور مجاہدوں کے کارنامے تک ہم بھلا دیں۔ پھر کافر اور مسلمان میں کوئی فرق نہ رہ جائے جبکہ حکیم الامت کہتے ہیں:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

میں بھی مسلمان ہوں، میں دیکھوں کہ میرا کردار کیسا ہے؟ کہیں میں بھی ویسا تو نہیں جس کے بارے میں علامہ اقبال رحمہ اللہ نے فرمایا:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں کہ جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

کفار تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ اسلام کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں لیکن اللہ اپنے نور کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔ اگر ہم نے آج ہی اپنی حالت نہ بدلی تو پھر انجام بہت برا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی اس کا انجام (روز قیامت) اسی قوم کے ساتھ ہوگا۔ (مسند احمد)

اللہ ہمیں تمام قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔

آمین

شہداء کے لہو سے باغ سجا ہے......آج جہاں ہم آئے ہیں

''مرکز طیبہ میں ہونے والی ایمان افروز نشست کی روداد''

عمر فاروق، UET

حارث بھائی کی چہرے پر مسکراہٹ تھی اور ان کا لہجہ کافی پر جوش تھا۔ اس جوش میں کچھ اسرار سا تھا جس نے میرے تجسس کو مزید بڑھا دیا۔ وہ کہہ رہے تھے!

''یقین کریں بھائی جان! یہ ایسا موقع ہے، جس کا انتظار ہم ہر سال کرتے ہیں اور یہ بات میں بلا مبالغہ کہہ رہا ہوں۔''

''بھائی جان ایسی کیا بات ہے؟ میں نے استفسار کیا۔

اب انہوں نے تفصیل سے بتانا شروع کیا اور بولے:

''کیا آپ فزیوتھراپی سیکھنا چاہتے ہیں؟''

میں نے کہا: جی ہاں!

''آپ مارشل آرٹس، سیلف ڈیفنس میں دلچسپی رکھتے ہیں؟''

میں نے کہا: ہاں تو......

مزید گویا ہوئے: ''کیا آپ کو تقریری مقابلہ جات میں حصہ لینے یا انہیں سننے کا شوق ہے؟''

میں نے کہا: یہ تو میرا ''CRAZE'' ہے۔

اگلا سوال تھا: '' کیا آپ حالات حاضرہ کے بارے میں تفصیل سے جاننا چاہیں گے؟''

میں نے کہا: ''یہ تو وقت کی ضرورت ہے''

''آپ نے کبھی سوشل ورک کرنے والی NGO's کے بارے میں غور کیا ہے؟''

میں نے کہا: ''کبھی دلچسپی محسوس نہیں ہوئی''

اتنے تابڑ توڑ سوالات سن کر میرا پریشان ہونا یقینی تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ یہ ساری باتیں مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مرکز طیبہ مرید کے میں طلباء کے لیے تربیتی و اصلاحی نشست کا انتظام کیا گیا ہے اور اس میں متذکرہ بالا تمام خصوصیات موجود ہیں۔ میں تو آپ کو دعوت دینے کی غرض سے آیا ہوں۔

میں نے ان سے کہا کہ اتنی ساری Activities میں تو کافی دن لگ جائیں گے۔ انہوں نے یہ کہہ مجھے مزید حیران کر دیا کہ یہ نشست صرف دو دن یعنی 10 اور 11 مارچ کو منعقد ہوگی۔

نئے سمسٹر کا آغاز تھا اور کوئی خاص مصروفیت بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔ ایک خاص قسم کی بوریت کا احساس طبیعت پر غالب تھا۔ کلاسز ختم ہونے کے بعد بہت سا وقت ضائع ہو جاتا تھا، یہ صورتحال کسی حد تک پریشان کن تھی۔ جبکہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے معاملے میں اکثر لوگ غفلت کا شکار ہیں۔'' (سنن ابن ماجہ)

میں نے سوچا کہ وقت کو ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ نشست میں چلا جاؤں تاکہ کچھ اصلاح بھی ہو جائے اور تفریح بھی۔ بس یہی سوچ کر میں نے کہا: جی میں بالکل تیار ہوں۔ ایسا موقع بھلا کون ضائع کرے گا''

اس کے بعد ہم نے پوری یونیورسٹی میں نشست کی دعوت دینا شروع کر دی۔ امیر صاحب نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ طلباء کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔

9 مارچ کی شام کو ہم مرکز طیبہ مرید کے پہنچے۔ اگر چہ رات کے 11 بج چکے تھے مگر ہمیں کھانا فراہم کرنے کے لیے بھائی موجود تھے۔ کھانے کے فوراً بعد ہمیں سو جانے کے لیے کہا گیا تاکہ فجر میں اٹھنے میں آسانی رہے۔

صبح فجر کے وقت میگا فون کے ذریعے بلند ہونے والی ''السلام علیکم'' کی آواز نے بیدار کیا۔ فجر کی نماز کے بعد اعلان ہوا کہ تمام بھائی مسجد کے صحن میں جمع ہوں۔ وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ تھراپی ایکسرسائز اور سیلف ڈیفنس کی مشقیں کروائی جائیں گی۔ صبح کے سہانے موسم میں ان مشقوں نے مزہ دوبالا کر دیا۔ پاکستان بھر کی مختلف یونیورسٹیز اور میڈیکل کالجز سے طلباء کی بھاری تعداد موجود تھی۔ اس وقت دلچسپ صورتحال سامنے آئی کہ جب ''Push Up'' لگاتے وقت کئی بھائی اوندھے منہ لیٹے نظر آئے۔ وجہ یہ تھی کہ وہ بیچارے تجربہ نہ ہونے کے باعث ''Push'' تو کر رہے تھے مگر ''Up'' نہ ہوا جاتا تھا اور اُف کی آواز نکل جاتی۔ بدقسمتی سے خاکسار بھی ان مجاہدوں میں شامل تھا۔ یہ مشقیں دونوں دن کروائی گئیں اور طلباء بے حد محظوظ ہوئے۔ تمام بھائی اس وقت بھی مسکرانے پر مجبور ہوگئے جب ''ڈاکو'' بننے والے بھائی کی ''درگت'' بنائی گئی۔

ورزش کے بعد ہمیں نشست گاہ پہنچنے کا کہا گیا۔ وہاں محترم عبد الغفار المدنی صاحب نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔ مدنی صاحب کے مخصوص انداز نے تمام طلباء کو بے حد متاثر کیا۔ بعض طلبا کے مطابق ان کا درس پوری نشست میں سب سے اچھا درس تھا۔ انہوں نے اپنے درس میں نوجوانوں کو زندگی کے ہر پہلو میں اسوۂ رسول ﷺ کو سامنے رکھ کر اسلام پر عمل کرنے کی تاکید کی۔ مدنی صاحب کے درس کے علاوہ عبد الرحمٰن مکی صاحب کے درس بعنوان '' آتجھ کو بتاؤں تقدیر امم کیا ہے'' نے نوجوانوں کے خوں کو گرما دیا۔

کشمیر کے حالات پر دی گئی چشم کشا بریفنگ میں کشمیر کی تاریخ اور موجودہ حالات شرکاء کے سامنے

اس موقع پر ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد کے ایک بھائی نے کہا کہ میری زندگی میں کئی سالوں سے بے چینی تھی بھائیوں کی دعوت پر یہاں آیا تو قلبی اطمینان حاصل ہوا

رکھے گئے۔''ورثاء شہداء'' میں ایک شہید بھائی کے والد محترم جو ایک وکیل تھے انہوں نے نوجوانوں کی غلط فہمیوں کو دور کیا۔ان کا کہنا تھا کہ اگر آج کا مسلم نوجوان کشمیر، فلسطین، افغانستان اور دیگر علاقوں میں ظلم کے خلاف نہیں اٹھ سکتا اور اپنی بہنوں کی عصمتوں پر جان نچھاور نہیں کر سکتا تو اسے چاہیے کہ وہ چوڑیاں پہن لے۔انہوں نے اقبال کا یہ شعر پڑھا

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

تقریری مقابلے میں اکثر بھائی ایسے تھے جنہوں نے پہلی مرتبہ تقریر کی لیکن ان کا جذبہ دیدنی تھا۔موجودہ نظام تعلیم پر کافی فکرانگیز تقاریر کی گئیں۔

فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کے مسئول محترم حافظ عبدالرؤف صاحب نے اپنی گفتگو میں FIF کی ریلیف کے لیے کی گئی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے غیر ملکی NGO's کے مکروہ عزائم کا پردہ بھی چاک کیا انہوں نے کہا کہ ریلیف کی آڑ میں یہ NGO's عیسائیت کا پرچار کرتی ہیں نیز کچھ NGO's جاسوسی میں بھی ملوث پائی گئی ہیں۔انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ آپ بھی اپنا وقت اور صلاحیتیں ریلیف ورک میں لگا دیں کیونکہ اس سے دعوت کا کام بھی آسان ہوجاتا ہے۔مجموعی طور پر ان کا خطاب انتہائی متاثر کن اور معلومات سے بھرپور تھا۔

نشتر ہسپتال سے آئے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی طبی امداد (First Aid) پر لیکچر دیا۔ان کا کہنا تھا کہ یہ لیکچر صرف تعارف کے طور پر دیا جا رہا ہے ورنہ ہر شخص کو یہ کام نہ صرف سیکھنا چاہیے بلکہ عملی طور پر بھی کرنا چاہیے۔

مفتی عبدالرحمٰن عابد صاحب نے سود کے مسئلے پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور قرآن وسنت کی روشنی میں اس کے مضمرات سے آگاہ کیا ان کا کہنا تھا کہ نام نہاد اسلامی بینکوں سمیت تمام بینک سود پر چل رہے ہیں۔سودی لین دین کرنا یا اس میں معاونت کرنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کھلی جنگ کرنے کے مترادف ہے۔انہوں نے تاکید کی کہ مسلمان بینک اکاؤنٹ کا استعمال صرف انتہائی مجبوری کی صورت میں ہی کریں۔

اس کے علاوہ پروفیسر ظفر اقبال، حافظ عبدالسلام بن محمد اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔تمام علماء کی رائے تھی مسلمانوں میں اتحاد صرف قرآن وحدیث سے ہی ممکن ہے۔نشست گاہ میں موجود طلباء کے جذبے کو بڑھانے کے لیے وقفے وقفے سے جہادی ترانے بھی سنائے گئے۔

نشست کے اختتام پر تقریری میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو انعامات دیے گئے۔اس کے علاوہ سب سے زیادہ بھائیوں کو نشست میں لانے پر UET لاہور، سب سے زیادہ شعبہ جات بنانے پر BZU ملتان اور یونیورسٹی میں سب سے زیادہ اخبار طلباء تقسیم کرنے یونیورسٹی آف لاہور کے مسؤلین کو تلواریں بطور انعام دی گئیں۔طلباء کو نشست کے حوالے سے اپنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا۔اس موقع پر ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد کے ایک بھائی نے کہا کہ میری زندگی میں کئی سالوں سے بے چینی تھی بھائیوں کی دعوت پر یہاں آیا تو قلبی اطمینان حاصل ہوا۔ BZU سے ایک بھائی جو بلوچستان سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے الحمد یہ سٹوڈنٹس میں شمولیت کا اعلان کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اب تک وہ علیحدگی پسندوں کے ساتھ رہے تھے لیکن اب وہ ملت کی وحدت کے لیے کام کریں گے۔

مجموعی طور پر بھائیوں نے نشست کے دوران درج ذیل باتوں کی بہت زیادہ تعریف کی۔

☆ مرکز میں مکمل طور پر اسلامی ماحول نظر آیا۔ ہر وقت السلام علیکم کی آوازیں سنائی دیتیں اور بھائیوں کو شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنے کی بار بار تاکید کی گئی۔

☆ تمام مقررین نے ہر قسم کی فرقہ بندی سے بالاتر ہو کر قرآن وحدیث کی روشنی میں حالات کی منظرکشی کی۔

☆ تمام بھائیوں کی محبت، قربانی کا جذبہ اور نرمی سے بات کرنے کا انداز ایسی چیزیں تھیں جنہوں نے بھائیوں کو بے حد متاثر کیا۔

☆ کم وقت کے باوجود سیکھنے کو بہت کچھ ملا۔ حالات حاضرہ کے بارے میں معلومات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

مجموعی طور پر نشست انتہائی مفید رہی۔ مرکز کی برفی اور دہی طلباء میں یوں مشہور ومقبول ہوئی جیسے بھارت میں لشکر طیبہ اور امریکہ میں القاعدہ۔ جس کی وجہ سے دکانوں پر بے پناہ رش دیکھنے کو ملا اور انتظامیہ کو مجبوراً دکانیں بند کرنا پڑتیں۔طلباء کے تاثرات کے بعد امیر جماعۃ الدعوۃ حافظ محمد سعید صاحب کا خطاب تھا۔ حافظ صاحب کے پنڈال میں پہنچنے سے پہلے ہی جگہ بھر چکی تھی۔ ان کے پنڈال میں آتے ہی فضا تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھی۔

امیر محترم کا خطاب شروع ہوا۔انہوں نے کہا کہ آپ کے چہرے دیکھ کر مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ یہ نشست کامیاب رہی۔ حالات حاضرہ کے حوالے سے بات کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ امریکہ کی شکست اب نوشتہ دیوار بن چکی ہے۔امت میں بیداریاں ہو رہی ہیں جو کہ اللہ کے مخلص بندوں کے عالم کفر کے خلاف جہاد کا ثمر ہیں۔انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ جہاد کی اہمیت کو سمجھیں جہاد امت کے لیے زندگی ہے۔ جہاد کے بغیر مسلمان اس دنیا میں وجود برقرار نہیں رکھ سکتے۔خطاب کے آخر میں انہوں نے کہا کہ آنے والا کل ان شاء اللہ مسلمانوں کے لیے اچھا ثابت ہوگا۔ ہمیں فرقہ بندی سے بالاتر ہو کر اتحاد ویگانگت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

ننھے طالبعلموں نے ایسا مظاہرہ پیش کیا کہ معاذ ومعوذ رضی اللہ عنہم کی یاد تازہ کردی، جھپٹنا، پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا کی عملی تفسیر پیش کرتے ہوئے ان ننھے طالبعلموں جمناسٹک، مارشل آرٹس، اور شمشیر زنی کے فنوں میں مہارت دکھائی

تھا جس کا انتظار لو وہ شاہکار آگیا

جی ہاں! نشست کے خاتمے پر ایک میدان میں مارشل آرٹس کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ ننھے طالبعلموں نے ایسا مظاہرہ پیش کیا کہ معاذ ومعوذ رضی اللہ عنہم کی یاد تازہ کردی۔ جھپٹنا، پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا کی عملی تفسیر پیش کرتے ہوئے ان ننھے طالبعلموں جمناسٹک، مارشل آرٹس، اور شمشیر زنی کے فنوں میں مہارت دکھائی۔ میدان میں موجود طلباء نے تکبیر کے نعروں سے انہیں خوب داد دی۔مظاہرے میں بچوں کے انداز دیکھ کر بے اختیار وہ شعر یاد آگیا۔

آؤ موت سے کریں آغاز سفر دوستو!
زندگی ہوگی تو مرنے کا ڈر سا ہوگا

مظاہرے کے اختتام پر ہمیں جانے کی اجازت دے دی گئی اور ہم بجھے دل کے ساتھ یونیورسٹی کی طرف پلٹے بہترین ماحول سے واپس جانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ یہ روداد لکھتے وقت ہمیں اگلے سال کی نشست کا انتظار رہے گا اور حارث بھائی کا وہ فقرہ ذہن میں گونج رہا ہے......

''یقین کریں بھائی جان یہ وہ موقع ہے جس کا انتظار ہم سارا سال کرتے ہیں۔''

جبینیں خاک پر رکھتے تھے جو اکسیر گر نکلے

ان شاء اللہ

ابوتراب محمد احسن شہید رحمہ اللہ

سلیم اللہ صفدر

میں بڑا ہو کر سائنس دان بنوں گا......

میں بڑا ہو کر ڈاکٹر بنوں گا......

میں انجینئر بن کر ملک وقوم کی خدمت کروں گا......

میں سافٹ ویئر اور آئی ٹی کی دنیا میں انقلاب برپا کردوں گا......

میں سیاست دان بن کر ملک وقوم کو......

اس طرح کی باتیں آپ سنتے ہی رہتے ہیں اور یہ باتیں آپ زیادہ تر ان نوجوانوں کے منہ سے سنیں گے جو ملک وقوم کے ''کل'' کے لئے اپنا ''آج'' کبھی قربان نہیں کر سکتے۔ جو اپنے وطن سے محبت اور اس کی تعمیر وترقی کے لئے لمبے چوڑے دعوے اور شعلہ بیاں تقریریں تو کرتے ہیں مگر بات جب اسلام کے دفاع کی آئے تو انہیں جیسے سانپ سونگھ جاتا ہے۔ جو سمندر کی تہوں سے موتی نکالنے کے دعوے تو کرتے ہیں مگر سمندر کی نرم' ٹھنڈی اور گیلی ریت پر پاؤں رکھنے سے بھی گھبراتے ہیں۔

اس طرح کی آوازیں تو آپ سنتے ہی رہتے ہیں۔ مگر انہی آوازوں کے درمیان آپ کو کچھ اور آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں۔

میں توہین آمیز خاکے بنانے والوں کا سر قلم کر کے رکھ دوں گا......

میں بابری مسجد کو گرانے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹادوں گا......

میں کشمیری ماں کے بہتے ہوئے ایک ایک آنسو کا حساب لوں گا......

میں قرآن جلانے والے ہاتھ توڑ کے رکھ دوں گا......

یہ دو مختلف قسم کی آوازیں ہی نہیں بلکہ دو مختلف سوچیں ہیں۔ دو مختلف ذہن اور ...... دو مختلف نظریات ہیں۔ اول الذکر حضرات اپنی بات ختم کر کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ خود تو موجود رہتے ہیں مگر ان کی بات نہیں رہتی۔ ثانی الذکر حضرات بھی بات کر کے خاموش ہو جاتے ہیں مگر...... ان کی بات رہتی ہے' سر نہیں رہتے۔ وہ اپنی بات ختم کرنے کے بعد ایسی لمبی اڑانوں کو نکلتے ہیں کہ پھر لوٹ کر نہیں آتے اور پھر کچھ دنوں کے بعد پتہ چلتا ہے کہ فلاں بھائی...... فلاں معرکے میں...... فلاں جگہ پر...... اتنے کافر قتل کرنے کے بعد...... شہید ہو گیا۔

وہ بھائی خود تو اس دنیا سے رخصت ہو گئے مگر ان کی بات...... زباں زباں پر رواں ہو جاتی ہے اور اس طرح غلبہ اسلام کی راہوں پر ان کی قبروں کے نشاں تو نہیں ملتے...... قدموں کے نشان مل جاتے ہیں...... تاریک اور گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ان کا جسم تو نظر نہیں آتا...... لہو کے چراغ نظر آجاتے ہیں اور مستقبل کے قافلے انہی راستوں پر قدم رکھ کر اور انہی چراغوں کی روشنی میں ان دیکھی منزلوں کی طرف بلا خوف و خطر روانہ ہو جاتے ہیں۔

> جب یہ گرم لہو آتش فشاں بن کر پھٹا تو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی اندھی اور پاگل وحشتوں نے سہم کر اپنا دامن سمیٹ لیا اور اس طرح چند سر پھرے نوجوانوں کے خون نے ملت اسلامیہ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کردیا

ہمارے معاشرے میں یہ دونوں قسم کے نوجوان پائے جاتے ہیں۔ اول الذکر کثیر تعداد میں اور ثانی الذکر قلیل تعداد میں! مگر ان کے نظریات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسی فرق کو مدنظر رکھتے ہوئے آج سے سو سال قبل علامہ اقبال نے یہ اشعار لکھ کر امتِ مسلمہ کو کچھ سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

ہوئے مدفونِ دریا زیرِ دریا تیرنے والے
طمانچے موج کے کھاتے تھے جو بن کر گہر نکلے
غبارِ رہ گزر ہیں کیمیا پر ناز تھا جن کو
جبینیں خاک پر رکھتے تھے جو اکسیر گر نکلے
ہمارا نرم رو قاصد پیامِ زندگی لایا
خبر دیتی تھی جن کو بجلیاں وہ بے خبر نکلے
جہاں میں اہل ایمان صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے' اُدھر نکلے' اُدھر ڈوبے' اِدھر نکلے

انٹرنیٹ' موبائل' بلیوٹوتھ' ایس ایم ایس' ایم ایم ایس' چیٹنگ' ویڈیو گیمز' کیبل' کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ کے اس پرفتن دور میں کسی طالب علم کو یہ بات سمجھانا آسان نہیں کہ قوموں کے عروج و زوال میں تلوار اور بندوق کس قدر اہمیت کی حامل ہیں۔ ''علم کی پیاس'' بجھانے کی خواش میں کمپیوٹر و انٹرنیٹ پر ساری دنیا سے رابطہ کرنے والے ''کنویں کے مینڈک'' کو نہیں پتا کہ اقبال کے شاہین کی پرواز کی وسعت کہاں تک ہے؟

کیمسٹری و بیالوجی کی چند ڈگریاں لے کر خوشی

سے پھولے نہ سمانے والے ''نسخہ کیمیا'' (قرآن مجید) کو ایک طرف کر چکے ہیں اور آئزک نیوٹن' آئن سٹائن اور بل گیٹس کو اپنا آئیڈیل بنا کر ان کی تصویریں اپنے کمروں اور ڈیسک ٹاپ پر سجانے والے محمد عربی ﷺ کے توہین آمیز خاکوں اور فلموں سے نظریں چرا رہے ہیں۔ آخر کیوں؟

انہی لوگوں میں وہ نوجوان بھی ہیں جو انہی کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھتے رہے' اسی طرح کی ڈگریوں کی تگ و دو میں رہے۔ اسی طرح بند کمروں میں بیٹھ کر ساری دنیا سے چیٹنگ کرتے رہے اور پھر ایک فیصلہ کر کے...... نکل آئے۔ دنیا ایسے لوگوں کو ''سرپھرا'' کہتی ہے۔

اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو دنیا کی تاریخ بالعموم اور ملتِ اسلامیہ کی تاریخ بالخصوص پکار پکار کر کہتی ہے کہ اس طرح کے ''سرپھرے'' لوگ ہر دور میں موجود رہے ہیں۔ دنیا ان کو ''سرپھرا'' اس لئے کہتی ہے کہ در' گھر اور نہ زر...... بلکہ کسی بھی چیز کی فکر ان کے دلوں میں نہیں ہوتی اور اس لئے ایسے لوگ دنیا کی نظر میں معتوب ٹھہرتے ہیں۔ مگر ہماری ملت کی تاریخ تو اس بات پر شاہد ہے کہ دنیا میں جتنے بھی بڑے بڑے کام ہوئے ہیں' وہ انہی ''سرپھروں'' کی فدایانہ ذہنیت کی بدولت ہوئے ہیں۔ اپنا تن' من اور دھن الغرض ہر چیز صرف ایک مقصد کے لئے قربان کر دینا کوئی عام بات نہیں اور جتنی بڑی قربانی ہوتی ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں بدلہ عطا کرتے ہیں۔ نیکی کا بدلہ نیکی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا......!

علامہ اقبال نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔ مشاہدے کی بات ہے کہ یہ سرپھرے جب تک کیمیا پر ناز کرتے رہے' ان کی حیثیت غبار رہ سے بڑھ کر نہ تھی۔ مگر انہوں نے اپنی پیشانیاں خاک پر ٹیکنی شروع کیں یعنی اپنے رب کو منانا شروع کیا تو ان کے ہاتھوں میں آئی مٹی بھی سونا بن گئی۔ جب تک یہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر اس دنیا کو فتح کرنے کے خواب دیکھتے رہے تب تک ان کی آنکھوں نے صرف خواب ہی دیکھے مگر جب یہ لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر باہر نکلے اور اپنے رب کی توفیق سے بڑی بڑی سلطنتوں کو للکارنا اور ان پر ہاتھ ڈالنا شروع کیا تو اللہ کے حکم سے ان لوگوں پر زمین و آسمان نے اپنے خزانے کھول دیئے اور وہ عرب و عجم کے مالک بن گئے۔ ان لوگوں میں سے جو لوگ مر گئے وہ تو شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے اور جو زندہ رہے دنیا جہاں کی سعادت و کامرانی ان کے مقدر میں لکھ دی گئی یعنی جب دنیا کی جھوٹی عزت اور جھوٹا پروٹوکول پیچھے رہ گیا تو سعادتوں اور شہادتوں کا سفر شروع ہوا جو کہ عرشِ الٰہی سے لٹکتی ہوئی قندیلوں پر جا کر ختم ہوا۔

خدا کی قسم! اگر وہ دنیا جہاں کی دولت حاصل کر لیتا۔ ساری دنیا کے لوگوں کے دلوں میں اپنی عزت پیدا کر لیتا۔ کسی ملک کا صدر یا وزیر اعظم بن جاتا تو بھی جو کامیابی اور عزت اس نے شہید ہو کر حاصل کی۔ وہ ان تمام چیزوں سے کہیں بڑھ کر ہے

یہ باتیں فقط پرانے قصے نہیں جو تاریخ سے اٹھا کر آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے۔ یہی وہ ''سرپھرے'' اور ''سرکش'' نوجوان تھے جنہوں نے اپنے گھروں کو خدا حافظ کہہ کر اہلِ باطل سے ٹکر لی۔ دین اسلام کے خلاف جب بھی کوئی گھناؤنی اور شرمناک سازش ہوئی' ان نوجوانوں نے اپنا خون دینے کا عہد کیا۔ توہین آمیز خاکوں سے لیکر قرآن پاک کو جلانے تک' گستاخ پادریوں کی بے لگام تقریروں سے لے کر محمد عربی ﷺ پر بنائی گئی توہین آمیز فلموں تک...... ہر موقع پر ان نوجوانوں کا خون کھولتا رہا اور بالآخر جب یہ گرم لہو آتش فشاں بن کر پھٹا تو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی اندھی اور پاگل وحشتوں نے سہم کر اپنا دامن سمیٹ لیا اور اس طرح چند سرپھرے نوجوانوں کے خون نے ملت اسلامیہ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا۔

ابوتراب محمد احسن شہید رحمہ اللہ ابتداء میں ان نوجوانوں سے مختلف نہ تھے جن کا بچپن کھیل کود' ہنسی خوشی اور بے فکری سے گزرتا ہے۔ والدین کی طرف سے بے انتہا محبت اور شفقت حاصل کرنے والا محمد احسن اپنے بچپن میں زندگی کے ہر غم سے نا آشنا رہتا۔ اگر ہم اپنے معاشرے پر نظر دوڑائیں تو ہمارے سامنے کئی ایسے بچے آئیں گے جنہیں بچپن میں ہی زندگی کی تمام آسائشیں حاصل ہو گئیں اور انہی آسائشوں نے ان بچوں کی زندگی' اخلاق اور کردار پر برا اثر چھوڑا مگر محمد احسن ان سے کافی مختلف تھا۔ اسے یہ سارا کچھ ملا مگر اس نے ان چیزوں کا کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھایا اور اپنا دامن ان تمام معاشرتی برائیوں سے پاک رکھا جو جھاڑیوں بھرے رستے پر چبھنے والے کانٹوں کی شکل میں ''بے احتیاط'' قدموں کا مقدر ہوتی ہیں۔

زندگی کی تمام خوشیاں اور رعنائیاں یکے بعد دیگرے ان کی آنکھوں کے سامنے آتی رہیں مگر وہ ان چیزوں میں اپنا دل مشغول کرنے سے ڈرتے رہے...... اور اپنا دامن انہوں نے ہمیشہ ان ''کانٹوں بھری خوشیوں'' سے بچائے رکھا۔ کیونکہ ان کو تو بچپن سے ہی...... ماں کی گود سے ہی جہاد کرنے کی تربیت ملی تھی اور یہی وجہ تھی کہ میدان مقتل کی طرف بڑھنے کی جستجو ان کی ہر خواہش پر غالب آتی چلی گئی۔ اس نے یہ بات کبھی نہ سوچی کہ میں اپنی جوانی کن راستوں پر لٹا رہا ہوں؟ یا میں جہاد کے جس راستے پر چلا ہوں۔ اس راستے پر مجھے دنیا میں کتنا فائدہ ملے گا اور کتنا نقصان! دنیا میں اپنا نام پیدا کرنے اور بلند کرنے کی کوئی خواہش اس کے دل میں نہ تھی۔ اگر کوئی خواہش تھی تو بس یہی کہ میرے لہو کے چند قطروں سے جلائے گئے چراغوں سے غلبہ اسلام کی راہیں منور ہو سکیں اور اس روشنی میں آنے والی نسلیں اپنی عظمتیں تلاش کر سکیں۔

میٹرک پاس کرنے کے بعد جب والدین نے محمد احسن کے چہرے پر جوانی کے آثار دیکھے تو ان سے اپنی دیرینہ خواہش کا اظہار کیا۔ ابوتراب محمد احسن نے سنت اسماعیل علیہ السلام کو زندہ کرتے ہوئے ان کی اس خواہش پر نہایت خوشی کا اظہار کیا اور اسے خوشی کیوں نہ ہوتی؟ شہادت کی آرزو تو اسے گھٹی میں پلائی گئی تھی۔ ابوتراب محمد احسن کے والدین نے اسے اس وقت جہاد کے لئے منتخب کیا تھا جب دنیا جہاد کا نام لیتے ہوئے ڈرتی تھی۔ اب جب والدین نے کھل اپنی خواہش کا اظہار کیا تو ابوتراب محمد احسن تربیت کے لئے روانہ ہو گئے۔ ابتدائی تربیت سے جب واپس آئے تو ان کے دل کی دنیا بدل چکی تھی۔ یہ وہ دور تھا جب تمام عالمِ کفر متحد ہو کر توہین آمیز خاکوں کی

شکل میں تمام دنیا سے اپنی مسلم کشی کا برملا اظہار کر رہا تھا۔ عالمِ اسلام میں شدید غم و غصے کی لہر دوڑ رہی تھی اور تقریباً ہر غیرت مند مسلم نوجوان کٹنے مرنے پر تیار تھا۔ پھر غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید رحمہ اللہ کی جرأت مندانہ کارروائی نے امتِ مسلمہ اور بالخصوص نوجوانانِ اسلام کو امید کی کرن دکھائی اور ابوتراب محمد احسن نے گھر بیٹھنے کے تمام عذر مسترد کر دیئے۔

ایک طرف گستاخانہ خاکوں سے امتِ مسلمہ کے دل غیظ و غضب سے بھرے تھے۔ دوسری طرف عامر عبدالرحمٰن جیسے نوجوان اپنے خون کے چراغ سے مسلمانوں کے لئے راہِ عمل متعین کر رہے تھے۔ اس موقع پر ابوتراب محمد احسن یہ کہہ کر میدانِ مقتل کی طرف روانہ ہوگئے

اگر جہاد اب نہیں تو کب جہاد فرض ہے؟

تمام تربیت مکمل کرنے کے بعد امیر المجاہدین نے کشمیر کے ایک نہایت اہم محاذ پر ان کی ذمہ داری لگادی۔ اس ذمہ داری پر وہ کافی عرصہ کام کرتے رہے۔ اس دوران انہیں گھر جانے کا موقع بھی ملتا رہا۔ والدین ان کو خوش آمدید کہتے مگر ہر بار ان کی آنکھوں میں یہ سوال ہوتا کہ بیٹا! تمہارے امیر صاحب تمہیں محاذ پر کب بھیجیں گے؟ اس تمام عرصے کے دوران اللہ تعالیٰ ان سے دین کا کام لیتا رہا۔ انہوں نے کئی ایک کارروائیوں میں دشمن کے دانت کھٹے کیے۔ راقم الحروف کو بھی کئی مرتبہ مختلف مواقع پر ان سے ملنے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت پیاری آواز دی تھی اور ترانے بڑے شوق سے پڑھا کرتے تھے۔ چونکہ ہماری کچھ کلاسز اور لیکچرز اکٹھے بھی ہوتے تھے اس لئے ہمارے درمیان بڑا قریبی تعلق تھا۔ جب بھی ملتے مجھے کہتے آؤ بھائی جان! کچھ کھاتے پیتے ہیں۔ اس کے بعد ہم کافی دیر اکٹھے بیٹھ کر ماضی، حال اور مستقبل کی باتیں کرتے۔ کچھ پرانے دلچسپ واقعات...... شہداء کی دلسوز مگر اداس یادیں...... اور مستقبل کے ولولہ انگیز عزائم...... ہم ایک دوسرے کو بتاتے۔ ہنستے ہنستے اچانک اداس ہوجاتے اور اداسی کے دوران اچانک...... ہنس پڑتے اور اس دوران پتہ بھی نہ چلتا کہ کس قدر وقت گزر گیا۔ ہر ملاقات پر میں ان سے کوئی نہ کوئی ترانہ ضرور سنتا۔

وصیت نامہ

اللہ رب العزت کا بے پناہ شکر ہے کہ جس نے مجھے اپنے دین کی سمجھ اور جہاد جیسے افضل ترین راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس میں میرا کوئی کمال نہ تھا۔ یہ تو مجھ پر میرے رب کا خاص فضل تھا۔ وہ رب جسے چاہتا ہے اپنے دین کے لیے استعمال کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے میدانوں میں اترنے کا موقع دیتا ہے اور جسے پسند کرتا ہے شہادتوں سے نوازتا ہے۔ جسے اللہ کی طرف سے شہادت جیسی نعمت حاصل ہوجائے اس سے بڑھ کر خوش نصیب اور کون ہوسکتا ہے؟ وہ شہادت جس کے لیے نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی دعائیں کرتے رہے۔

میری اپنے والدین بہن بھائیوں اور عزیزوں سے یہ گزارش ہے کہ دین کی کوئی چیز آپ سے چھپی نہیں ہے۔ اپنی آخرت کو بچانے کے لیے اپنے اوپر پہرہ دیں اور عظمتوں کو پانے والے بنیں نہ کہ رخصتوں کے متلاشی۔ داڑھی کا معاملہ ہو یا دنیا کے اور معاملات...... کسی بھی معاملے میں کوئی بھی کام یہ سوچ کر نہ کریں اور نہ ہی چھوڑیں کہ اللہ معاف کرنے والا ہے میں معافی مانگ لوں گا بلکہ قیامت کو اچھا کرنے کے لیے اگر دنیا میں کوئی مشکل برداشت کرنی پڑتی ہے تو کرلیں کہ کہیں اللہ قیامت کے دن اس کام کے بارے میں پوچھ نہ لے۔ نماز کے حوالے سے خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اکثر لوگ موبائل فون، مہمان اور کسی کی ملاقات کو نماز پر ترجیح دیتے ہیں جبکہ ہماری ترجیح نماز ہونی چاہیے۔ یہ اصل کامیابی کا ذریعہ ہے۔

میری تمام عزیز و اقارب اور دوست احباب کو یہ نصیحت ہے کہ جس طرح ہم دین میں کوئی رخصت حاصل کرنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث کو دیکھتے ہیں (ہم یہ تو دیکھتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے دو نمازیں بلا عذر بھی جمع کیں لیکن شاید یہ نہیں دیکھتے کہ اسی اللہ کے نبی نے ﷺ نماز کو قائم کرنے پر کتنا زور دیا ہے) اس طرح ہم اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باقی زندگی پر بھی عمل پیرا ہوں تو ہماری دنیا اور آخرت سنور جائے۔ کیونکہ محمد ﷺ اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقے پر ہی ہماری کامیابی ہے۔ احادیث اور اسوہ رسول ﷺ پر صحیح طریقے سے عمل پیرا ہوں، رخصتوں کو چھوڑ کر قربانیوں کی طرف بڑھیں۔ جہاد و قتال کی طرف بڑھیں آپ اللہ کے دین کی حفاظت و سربلندی کے لیے نکلیں۔ آپ کے اہل و عیال کی اور خود آپ کی ذمہ داری اللہ نے اپنے ذمہ ٹھہرائی ہے۔

ابوتراب محمد احسن

سلیم بن حارث (طلباء)

پھر وقت آہستہ آہستہ گزرتا رہا۔ ہم دونوں ایک طویل عرصہ کے لئے جدا ہوگئے۔ میں اپنی مصروفیات میں کھو گیا اور وہ اپنی مصروفیات میں! دونوں کو ایک دوسرے کی خبر نہ تھی۔ پھر ایک دن اچانک میرے موبائل کی سکرین پر ایک ایس ایم ایس چمکا۔

"ابوتراب بھائی شہید ہوگئے ہیں" ان شاء اللہ

پہلے تو میں یہ سمجھا کہ وہ کسی حادثے کا شکار ہوگئے ہیں کیونکہ میدان جنگ سے تو وہ کافی پیچھے تھے مگر جب تفصیل کا علم ہوا تو اللہ کا شکر بھی ادا کیا اور اپنے لئے بھی دعا کی کہ یا اللہ مجھے ابوتراب احسن کے نقشِ قدم پر چلا۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ وہ کس قدر عظیم انسان تھا۔ اللہ نے اسے دنیا کا علم بھی دیا تھا اور دین کی سمجھ بھی۔ اگر وہ چاہتا تو کوئی ڈاکٹر، انجینئر یا سائنس دان بن سکتا تھا۔ مگر اس نے ان تمام چیزوں کو ایک طرف پر رکھ کر جنت کا شارٹ کٹ راستہ چنا اور اللہ نے اسے کامیاب کر دیا۔ واللہ اگر وہ دنیا جہاں کی دولت حاصل کر لیتا۔ ساری دنیا کے لوگوں کے دلوں میں اپنی عزت پیدا کر لیتا۔ کسی ملک کا صدر یا وزیراعظم بن جاتا...... تو بھی جو کامیابی اور عزت اس نے شہید ہوکر حاصل کی۔ وہ ان تمام چیزوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔

وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ.

"اور بلاشبہ یقیناً اگر تم اللہ کے راستے میں قتل کر دیئے جاؤ یا فوت ہوجاؤ تو یقیناً اللہ کی طرف سے تھوڑی سی بخشش اور رحمت اس سے کہیں بہتر ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔"

(سورہ آل عمران: آیت:157)

اور اب میں سوچتا ہوں کہ وہ جس کے ساتھ بیٹھ کر میں شہداء کو یاد کر کے کبھی ہنستا اور کبھی اداس ہوجاتا تھا۔ اب وہ خود شہید ہوچکا ہے تو میں کس کے ساتھ بیٹھ کر اس کی یادیں تازہ کروں گا...... اور کبھی اداس ہوں گا اور کبھی ہنسوں گا؟ کیا ایسا ممکن ہے کہ وقت کا پہیہ الٹا گھوم جائے اور ہم دونوں دریائے نیلم کے کنارے...... کسی سبزہ زار میں...... کسی کینٹین کے سامنے یا کسی مسجد کے ایک کونے میں آمنے سامنے بیٹھے ہوں اور میرے کانوں میں گنگناتی ہوئی ایک مانوس سی آواز ایک عزم، حوصلہ اور ولولہ دے رہی ہو؟

لاریب کہ اب سینہ صد چاک سلیں گے
اِس پار سے اُس پار کے لوگ آن ملیں گے

ہم کفر کی تہذیب توڑنا اور اسلام کی تہذیب غالب کرنا چاہتے ہیں

المحمدیہ سٹوڈنٹس کی تربیتی نشست سے حافظ محمد سعید حفظہ اللہ کی ایمان افروز گفتگو

عزیز طلباء جب میں یہاں آیا تو مجھے آپ کے چہروں پر ایک تازگی' ایک خوشی' ایک امید نظر آئی۔ اس سے مجھے یہ بات سمجھ آئی کہ ماشاء اللہ یہ نشست بہت کامیاب رہی ہے۔ یعنی آپ نے یہاں آ کر یہ محسوس کیا کہ وقت ضائع نہیں ہوا بلکہ بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے آتے ہی آپ کی اس خوشی کو محسوس کیا۔ بھائیو! یہ سارا رنگ جہاد کا رنگ ہے۔ وہ دور' جس میں امت مسلمہ کے لئے مایوسیوں کے سوا کچھ نہیں تھا' اب ختم ہو رہا ہے۔ غلامیوں اور محکومیوں کا دور اللہ کی خاص توفیق و تائید سے اب ختم ہو رہا ہے۔ امیدوں کے چراغ روشن ہیں اور اندھیروں میں روشنیاں نظر آ رہی ہیں۔

یہ جو آپ پوری دنیا میں تبدیلیاں محسوس کر رہے ہیں' ہر تبدیلی کے پیچھے آپ کو اللہ کے فضل و کرم سے جہاد نظر آئے گا۔ میرے عزیز بھائیو! میں تو واللہ! یہ چاہتا ہوں کہ یہ لوگ جو اس وقت میرے سامنے ہیں صحیح معنوں میں جہاد کو سمجھیں اور تعلیمی اداروں میں جو پوری نسل تیار ہو رہی ہے اس کو اسلام کا جہاد سمجھا دیں۔ یہ کرنے والا کام ہے۔ جہاد صرف لڑنے' مرنے اور مارنے کا نام نہیں ہے۔ جہاد تو زندگی ہے' جہاد تو روح ہے۔ اگر جہاد نہ ہو تو امت کا وجود ایک مردہ وجود ہے اور اگر جہاد ہو تو یہ اس کی زندگی ہے۔ زندہ ہی دیکھتا ہے اور زندہ ہی سنتا ہے اور زندہ ہی کام کرتا اور چلتا ہے۔ جو جسم بے روح ہے بظاہر اس کے ہاتھ پاؤں موجود ہوں گے مگر وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ آنکھیں ہوتی ہیں لیکن دیکھ نہیں سکتی۔ جہاد کے بغیر امت کی کیفیت مردے کی سی ہوتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو مردار ہوتا ہے اس کو چیلیں کھا رہی ہوتی ہیں۔ جانور کھا رہے ہوتے ہیں البتہ زندہ کو کوئی چیز نہیں کھاتی۔ تو الحمد للہ امت اس وقت زندہ ہو رہی ہے' بیدار ہو رہی ہے۔ جہاد کی روح اللہ کے فضل و کرم سے بیدار ہو رہی ہے اور ہم سب کو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اللہ کے دشمنوں کی دشمنی اس جہاد کی وجہ سے ہے اور اللہ کے مخلص بندوں کی ہمارے ساتھ محبت بھی اس جہاد کی وجہ سے ہے۔ یہ جہاد امت میں یہ ذہن پیدا کرتا ہے کہ تم نے غالب حیثیت میں زندہ رہنا ہے۔ تم اسلام

ادارہ

کے نمائندے ہو' تم اللہ کی زمین پر اللہ کے نمائندے ہو۔ جس رب نے یہ زمین بنائی' آسمان بنایا ہے اس اللہ تعالیٰ کی نمائندگی تم نے کرنی ہے۔ ذہن میں یہ برتری' وسعت جہاد پیدا کرتا ہے۔ یہ جہاد چھوٹے چھوٹے دائروں سے مسلمانوں کو نکالتا ہے۔ فرقہ واریت کی مصیبت سے مسلمانوں کو نکالتا ہے۔ جتنی تقسیم اس وقت تک دنیا میں ہوتی رہی یا ہو رہی ہے' اس ساری تقسیم کو ختم کر کے جہاد مسلمانوں میں بیداری پیدا کرتا ہے۔ امت کو جو بیماریاں لگتی ہیں ان سب بیماریوں کا علاج جہاد کرتا ہے۔

حقیقت حال یہ ہے کہ جہاد کو خود مسلمانوں نے نہیں سمجھا۔ اگر کافر پروپیگنڈہ کر رہے ہیں تو ظاہر ہے وہ اسلام دشمنی میں یہ کریں گے۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر ہم ان پروپیگنڈوں کا دفاع بھی نہیں کر سکے تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آج کے مسلمان بھی جہاد سے واقف نہیں ہیں۔ ہمارے علماء بھی واقف نہیں ہیں' جہاد کو انہوں نے پڑھا ضرور ہے لیکن پڑھنے کا مطلب صرف اتنا ہی ہے کہ جیسے FSc کا طالب علم صرف تھیوری یاد کرتا ہے لیکن اگر وہ لیبارٹری میں نہیں جاتا' اگر وہ پریکٹیکل نہیں کرتا تو جو پڑھا اس کی عملی حیثیت اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہوتی۔ جس طرح وہ طالب علم ایک کورا کاغذ نظر آئے گا اسی طرح جہاد سے ناواقف وہ لوگ جہاد کا دفاع نہیں کر سکتے۔ ہمارے لوگ خود احساس کمتری کا شکار ہو چکے ہیں۔

میرے عزیز بھائیو! کوئی شخص جہاد سے بھاگ نہیں سکتا۔ جہاد ایک عمل ہے' جس طرح نماز ایک عمل ہے۔ ایک بندہ کہے جی کہ نماز بہت اچھی چیز ہے' نماز کے اتنے فوائد ہیں...... کتابوں اور نصاب میں اس قسم کے مضمون ہم بھی پڑھا کرتے تھے۔ بچپن میں نصاب کی کتابوں میں ایک بندہ نماز کے فائدے پڑھتا ہے لیکن خود نماز نہیں پڑھتا۔ بالکل اسی طرح میرے عزیز بھائیو! جس طرح نماز پڑھے بغیر نماز نہیں بالکل اسی طرح جہاد کئے بغیر جہاد بھی نہیں ہوتا۔ میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ وعدہ کریں کہ ان شاء اللہ ہم سب نے خود جہاد میں شرکت کرنی ہے۔ جہاد کی تربیت لینی ہے کیونکہ تربیت لینا ہی اس کی باقاعدہ تیاری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً

(سورۃ التوبہ)

جب قرآن نازل ہوا تو تب بھی بہت سے لوگ کہتے تھے کہ جہاد کو ہم مانتے ہیں' جہاد اللہ کا حکم ہے' قرآن میں آیا تو ہم کیوں نہیں مانیں گے' ہم تو مانتے ہیں۔ اللہ

> **واللہ! اس وقت سب سے بڑا مسئلہ وہ لوگ ہیں جو ڈالروں پر بک گئے' ڈالروں پر مرگئے۔ جنہوں نے ضمیر اور اپنا سب کچھ بیچ دیا اور کافروں کے ہاتھوں استعمال ہونے لگے**

تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ اے نبی ﷺ ان سے کہو اگر وہ واقعی جہاد کو مانتے ہیں تو پھر اس کی تیاری کیوں نہیں کرتے ؟ اگر وہ جہاد کی تیاری کر رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ جہاد کو مان رہے ہیں۔ اگر وہ تیاری نہیں کر رہے تو یہ ایک دھوکہ ہے جو وہ اپنے آپ کو اور دوسروں کو دیتے ہیں۔ میری یہ دعوت ہے آپ تمام بھائیوں کو کہ پورے اخلاص کے ساتھ تربیت حاصل کریں۔ جہاد کی تیاری کے مراحل سے گزریئے۔ ان شاء اللہ آپ کو بہت بڑی تبدیلی اپنے اندر نظر آئے گی اور جب مومن کے اندرونی معاملات تبدیل ہوتے ہیں تو پھر باہر بھی تبدیلیاں دکھائی دینے لگ جاتی ہیں۔ یہ جہاد تبدیلی پیدا کرتا ہے اور ان شاء اللہ ساری دنیا میں جہاد کی برکت کی وجہ سے تبدیلیاں ہوں گی۔

یہ وہ جہاد ہے جس نے تہذیبوں کو توڑ دیا تھا۔ بھائیو! آج بھی تہذیبوں کو توڑنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ مغرب اس وقت خطرے میں ہے کہ ہماری تہذیب کسی طریقے سے بچ جائے۔ جب مجھ پر پابندی لگی تو یواین کے اس آرڈر میں میرے نام کے حوالے سے لکھا گیا کہ یہ شخص دنیا میں تہذیبوں کی جنگ کروانا چاہتا ہے' اس لئے ہم یونائیٹڈ کونسل میں اس پر پابندی لگاتے ہیں۔ واللہ! مجھے خوشی ہوئی اس بات کو پڑھ کر کہ وہ اس بنیاد پابندیاں لگاتے ہیں ۔ حالانکہ ہم تو کمزور ہیں۔ سچی بات ہے ہمارا کوئی خاص کام نہیں ہے لیکن دیکھ لو کہاں بیٹھے ہوئے اللہ کے دشمن کیا سوچ اور سمجھ رہے ہیں۔ ہمیں خطرہ سمجھ کر پابندیاں لگاتے ہیں کہ یہ تہذیبوں کی جنگ کھڑی کر رہے ہیں۔

اسلام کے دیگر ارکان پر بہت سے مسلمان عمل پیرا ہیں لیکن کافروں کو پریشانی نہیں ہے۔ وہ پریشان ہیں تو جہاد سے کہ اس کے سبب تہذیبوں کی جنگ کھڑی ہو رہی ہے۔ الحمدللہ! ہمارا تعلق بھی جہاد سے ہے۔ یورپ اور مغرب یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے نظاموں کے لئے سب سے بڑا خطرہ مسلمانوں کا جہاد ہے اور وہ یہ بات اچھی طرح سمجھ چکے ہیں اور اسی کے خلاف منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ نبی ﷺ کے دور میں بھی مسئلہ یہی تھا۔ اس وقت بھی مشرکانہ کلچر عام تھے' ایران کا ایک کلچر تھا' ہر علاقے کا ایک کلچر تھا اور جہاد نے سبحان اللہ وہ بت خانے بھی توڑ دیئے اور مشرکانہ کلچر کا بھی خاتمہ کر دیا۔ ایران کا آتش کدہ ٹھنڈا کیا اور وہ ساری تہذیبیں توڑ کے رکھ دیں۔ وہ مغرب اور رومن ایمپائر کی ساری تہذیب اور ان کے نظام توڑ کے رکھ دیئے۔ اس کی وجہ سے مغرب اور مشرق میں اندر تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔

میرے محترم بھائیو! ان شاء اللہ وہ وقت آ رہا ہے بلکہ آ چکا ہے کہ دنیا کی باطل تہذیبیں اللہ کے فضل و کرم سے ختم ہوں گی۔ ان کی قوتیں اور اثرات ختم ہوں گے۔ مسلمان اللہ کے فضل و کرم سے چھا جائیں گے۔ اسلامی تہذیب اس دنیا کا مستقبل ہے لیکن یہ سارے کا سارا کام اسی طرح ہوگا جس طرح پہلے ہوا تھا۔ امام مالک رحمہ اللہ جن کو بہت بڑا موقع ملا مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ کر درس حدیث دینے کا۔ انہوں نے حدیث کو پڑھا اور پڑھاتے پڑھاتے فتنوں کے دور میں قدم رکھا۔ جب مسلمان فرقہ واریت میں مبتلا ہو چکے تھے۔ جب مسلمانوں میں بہت خرابیاں پیدا ہو چکی تھی۔ وہ بار بار یہ جملہ دہرایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ اس امت کے آخر میں بھی اصلاح اور تبدیلی اسی بنیاد پر آئے گی جس طرح اس کے آغاز میں آئی تھی اور کوئی طریقہ کارگر نہیں ہوگا۔ اس امت کے آغاز پر جس طرح دنیا کی اصلاح ہوئی تھی' قوموں' تہذیبوں کی اصلاح ہوئی تھی۔ کلچر' نظام' انسان' اجتماعی نظام' اللہ کی زمین کا رنگ تبدیل ہوا تھا آج بالکل اسی طریقے تبدیلی آئے گی۔

افغانستان کو سیکولر بنانے کے لئے پورا نصاب ترتیب دیا گیا ہے۔ افغانستان کا رنگ بدلنے کے لئے کھربوں ڈالر اس پر جھونک دیئے گئے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ افغانی ہمارے خلاف اس لئے لڑے کہ یہ "غیر متمدن" ہیں

ہمارے ہاں بڑی بنیادی غلط فہمی ہے ی' جو بڑے بڑے انقلاب کے داعی ہیں' اپنے ملکوں کے مخصوص حالات کو دیکھ کر ملکوں میں جگہ بناتے اور جگہ بنا کر اس خطے میں حکومت اور قوت حاصل کرنے کے لئے پلاننگ کرتے ہیں۔ پھر ان حالات کے مطابق اس کو "اسلامی انقلاب" کا نام دیتے ہیں۔ پھر مسلسل محنتوں کے بعد جب کوئی نتیجہ نہیں نکلتا تو ان جماعتوں میں مایوسیاں پھیلتی ہیں۔ پھر آخر میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور وہ جماعتیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ محنت کرنے والے نوجوان مایوس ہو کر جب پیچھے ہٹ جاتے ہیں تو اس وجہ سے بہت خرابیاں واقع ہوتی ہیں۔ یہ کام ملکوں' جماعتوں کے اندر مدتوں اور صدیوں سے ہو رہا ہے اور اس کی بنیادی بحث یہی ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ کا دیا ہوا نسخہ آج ہمارے انقلاب کے دعویدار علماء اور داعیان نہیں سمجھتے۔ حکمران جو اس وقت امت کی اصلاح کرنے والے ہیں' وہ اس مسئلے' بھول جاتے ہیں۔ بھائیو! یہ مخصوص نظریے کے حامل خود ساختہ انقلاب دنیا میں برپا نہیں ہوں گے۔ تہذیبیں اس طریقے سے نہیں ٹوٹیں گی۔

اس تبدیلی کے لئے یہ جہاد کا عالمی تصور سمجھنا ہوگا۔ جہاد حقیقت میں ایک عالمی چیز ہے جس کو کرنے والوں کا ذہن وسیع ہو جاتا ہے۔ جہاد محدود دائروں سے نکال لیتا ہے اور بہت وسعتوں کے ساتھ سوچنے کا موقع ہے' ایک ذہن دیتا ہے لوگوں کو' پھر اس سے تبدیلیاں آتی ہیں۔ علاقوں کے علاقے اس سے متاثر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ میرے عزیز بھائیو! آپ کو پتہ ہے ترکی کیسے بدلا ہے؟ ترکی میں آج بہت بڑی تبدیلی ہے۔ یہ اتاترک والا ترکی نہیں ہے۔ اس ترکی کا رنگ اب اسلامی ہوتا جا رہا ہے۔ یورپ نے بڑی کوشش کے ساتھ ترکی کو تبدیل کیا تھا۔ اتاترک نے اپنا نمائندہ کھڑا کر کے اس کو یورپ کے رنگ میں رنگ دیا تھا اور وہ مطمئن ہو گئے تھے کیونکہ عثمانیوں کا ترکی ان کے لئے بڑا خطرناک تھا۔ یورپ کے دروازوں پر دستک دے کر، جہادی قافلے روانہ کر کے اور یورپ کو فتح کر کے، صلیبیوں کا زور توڑ کر جو کام عثمانیوں نے کیا تھا وہ بڑا خطرناک تھا۔ اس لئے انہوں نے بڑی

گہری منصوبہ بندی کے ساتھ اس ترکی کا رنگ بدلا تھا۔

میرے محترم بھائیو! جب بوسنیا اور مقدونیا کا جہاد ہوا تھا تو اس جہاد میں بہت بڑا کام ترک نوجوانوں نے کیا تھا۔ الحمدللہ مجھے وہ سارے لوگ یاد ہیں جو افغانستان میں آئے تھے۔ روس کے خلاف جہاد چل رہا تھا اور وہ یہاں سے تیار ہوکر واپس پلٹے۔ ترک نوجوان اپنے کمانڈروں کے ساتھ کھڑے ہوتے اور عرب نوجوانوں کے بڑے دستے ان کے ساتھ شامل ہوتے جس کی وجہ سے وہاں جو رنگ بدلنا شروع ہوا اس کے اثرات اتنے گہرے ہوتے چلے گئے کہ بوسنیا اور مقدونیا کے جہاد نے پورے ترکی کا رنگ بدل کر رکھ دیا۔ یورپ کی ساری تدبیر ناکام ہوگئی ہے۔ ترکی اس وقت اسلامی ترکی بنتا جا رہا ہے۔ ان شاء اللہ اس کا امت کو بہت بڑا فائدہ ہوگا کیونکہ یہ بہت بڑا مورچہ ہوگا' امریکہ نے اسی مورچے سے جنگ لڑ کر عراق کو تباہ کر دیا۔ اسی مورچے میں بیٹھ کر اس نے خلیج کو اپنی گرفت میں گھیر لیا۔ اب ترکی کے مورچے سے پورا یورپ فتح ہوگا۔ ان شاء اللہ

میں نے آپ کے سامنے ایک مثال پیش کی ہے کہ جہاد نے کیسے رنگ بدلا ہے۔ لوگ اپنی سوچوں کے مطابق بڑے بڑے تبصرے کرتے ہیں۔ میں جانتا ہوں اس شخص کو جو افغانستان میں تھا اور اس نے اللہ کے فضل و کرم سے واپس جا کر کس طریقے سے لیبیا کا رنگ بدلا۔ پھر مصر کا رنگ بدلنے والے کون ہیں؟ یہ وہی ہیں جو افغانستان میں آئے تھے، جہاد میں انہوں نے شرکت کی تھی۔ جہاد کا رنگ وہاں چڑھا ہے۔ انقلاب کے وقتی قسم کے فلسفے کامیاب نہیں ہو سکے۔ جو امام مالک رحمہ اللہ نے نسخہ سمجھایا تھا، وہ نسخہ ہی مصر' لیبیا' ترکی کو بدل کر عالم اسلام میں تبدیلیاں پیدا کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی یورپ' امریکہ اور ان کے ادارے بولتے ہیں تو جہاد کے خلاف' دہشت گردی نام رکھا ہے جہاد کا کیونکہ وہ جہاد کو قوت سمجھتے ہیں...... مسلمانوں میں ہر طریقے سے اس کو روکتے ہیں...... سارا پروپیگنڈہ اور ساری سازشیں جہاد کے خلاف...... تمام چینل چلے ہوئے ہیں جو سازشیں کرتے ہیں کہ کسی طریقے سے اس کا معاملہ ختم کر دیا جائے۔

میرے محترم بھائیو! مسلمان ملکوں میں جہاد کرنے کے دعوے اور نعرے، اس طرح کے پروپیگنڈے، سوشل میڈیا کا استعمال اور اس قسم کے فتوے کہ پاکستان' سعودی عرب میں جہاد لازمی ہے، مسلمانوں کی حکومتیں سب سے بڑا فتنہ ہیں۔ ان کے خلاف جہاد فرض ہے' ان کے خلاف پہلے جہاد ہوگا' پھر ان کافروں کے خلاف جہاد ہوگا۔ یہ بہت بڑی غلط فہمی اور شرارت ہے' یہ سازش ہے کہ کسی طریقے سے امریکہ' انڈیا اور اسرائیل بچ جائیں کیونکہ یہ جارحیت پسند قومیں جو مسلمان علاقوں اور لوگوں پر فوجی قبضے کرتے ہیں اور جو نظاموں پر تسلط قائم کر کے مسلمانوں کو غلام بناتے ہیں، ان طاقتوں کے خلاف جہاد نہیں ہونا چاہیے۔ سارے جہاد کا رخ مسلمان ملکوں میں رہے۔

جو آج مسلم ملکوں میں لڑنے کے لئے تیار ہیں' جو آج یہاں کسی وجہ سے کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ واللہ میں بصیرتاً کہتا ہوں کہ یہ نوجوان حقیقی طور پر اس وقت سرنڈر کر چکے ہیں

میرے بھائی! مصر میں ایک لمبا عرصہ یہ کام ہوتا رہا کہ آپس میں لڑو۔ نتیجہ نہیں نکلا بلکہ نقصان پہ نقصان ہوتا چلا گیا۔ وہ گروپ جو اس وقت مصر میں اوپر آیا ہے وہ فلسطین کے جہاد کو جہاد مانتے ہیں' اسرائیل کے خلاف جہاد کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں اور جو مصر میں جہاد کرنے کو ضروری سمجھتے تھے اب وہ گروپ کمزور ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے مصر میں مثبت تبدیلیاں آئی ہیں۔ یہ بنیادی مسئلے ہیں جن کی طرف میں آپ کی توجہ دلا رہا ہوں۔ یہ بڑی خوفناک پلاننگ ہے جو اس وقت کی جا رہی ہے۔

میرے بھائیو! ماضی میں روس شکست کھا گیا' اب سپر پاور امریکہ اپنے نیٹو سمیت شکست کھا گیا۔ یہ دوسری سپر پاور جس کو بہت گھمنڈ تھا۔ پھر اکیلے نہیں سارا مغرب ان کے ساتھ ہے۔ تمام ایجنسیاں' ممالک ان کے ساتھ ہیں مگر یہ سب شکست کھا چکے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس وقت عالم کفر کے پاس کوئی دوسرا مہرہ نہیں رہ گیا ہے جو وہ کھڑا کر کے اپنے مقاصد حاصل کر لیں۔ الحمدللہ! یہ پٹ گئے ہیں' شکست کھا گئے ہیں۔ یہ جہاد کی کامیابی کا مرحلہ ہے لیکن ایک بات یاد رکھو! اس وقت جو کام ہو رہا ہے میں آپ کی اس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ امریکہ اور مغرب نے بہت سرمایہ کاری کی ہے' انڈیا نے بہت زیادہ سرمایہ صرف کیا ہے، دو کام کئے انہوں نے' پہلا کام افغانستان میں انہوں نے مفت تعلیمی ادارے بنائے۔ کتابیں امریکہ میں چھپی ہیں' افغانی زبان میں بڑے بڑے بورڈ بنائے گئے ہیں۔ افغانستان کو سیکولر بنانے کے لئے پورا نصاب ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کا رنگ بدلنے کے لئے کھربوں ڈالر اس پر جھونک دیئے گئے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ افغانی ہمارے خلاف لڑے اس لئے کہ یہ غیر متمدن ہیں' غیر مہذب ہیں' ان کا سٹیٹس وہ نہیں ہے، ان کے پاس تعلیم نہیں ہے یہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ اب ان کو پڑھاؤ ان کا کلچر بدل دو ان کی سوچیں بدل دو ان کے اندر مادیت پیدا کر دو۔

پہلا کام تو انہوں نے یہ کیا ہے کیونکہ میدانوں میں تو امریکہ اور مغرب شکست کھا گیا لیکن وہ جاتے جاتے جو بیج بو گئے بالکل وہی بیج ہیں کہ جب ہند سے انگریز واپس جا رہا تھا تو ایسا نصاب اور تعلیمی ڈھانچہ دے کر گیا اور اتنے لوگوں کو تیار کر کے گیا کہ ان کو خطرہ نہیں رہ گیا تھا کہ ہمارے پیچھے مسلمان آئیں گے اور وہ انتقام لیں گے کہ ہم نے ان کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑا تھا۔ مسلمانوں کا بھی یہ حق ہے کہ ان ظالموں کو جکڑ دیں۔ اگر یورپ اپنا حق سمجھتا ہے تو انتقام لینا مسلمانوں کا بھی حق ہے۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (سورہ البقرۃ:179)

''اور تمہارے لئے بدلہ لینے میں ایک طرح کی زندگی ہے اے عقلوں والو! تاکہ تم بچ جاؤ۔''

یعنی انتقام میں تمہاری زندگی ہے' قصاص سے تم زندہ رہ سکو گے۔ اگر انتقام' قصاص نہیں لوگے تو اس میں تمہاری زندگی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اصول بیان کیا۔ لیکن وہ بڑے مطمئن اور خوش ہو کر گئے کہ مسلمان ہمارے پیچھے انتقام لینے کے لئے نہیں آئیں گے۔ ہم نے ان کو بدل دیا ہے۔ ان کے ذہن اور کلچر بدل دیئے ہیں۔ ان کے تعلیمی ادارے ایسے بنا دیئے ہیں کہ یہ مدتوں تک ہمارے نوکر اور غلام تیار کرتے رہیں گے۔ جو ہمارے نظاموں کو چلائیں گے۔ جو کام انگریز نے برصغیر میں کیا تھا وہی کام امریکہ نے افغانستان میں کیا۔ دوسرا کام انہوں نے یہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑایا اور پھاڑا۔

سن لو دوسرا کام انہوں نے یہ کیا کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان مستقل جنگ کے حالات بنانے کی

کوشش کی تا کہ پاکستان کی پشت ننگی ہو جائے اور پھر انڈیا سے کام لیا جائے اور امریکہ کی شکست کا انتقام پاکستان سے لیا جائے۔

اب آئندہ افغانستان کے لئے پلاننگ ان کی ثقافت اور نظام تعلیم میں تبدیلی اور پاکستان کے لئے دوسری پلاننگ کہ پاکستان اور افغانستان کے لوگ لڑیں۔ قبائل کے لوگ پاکستان کے خلاف مستقل لڑیں۔ یہ تخریب کاری' یہ خودکش سلسلے' یہ ٹارگٹ کلنگ یہ آپ کو کوئٹہ' کراچی اور ملک کے دوسرے علاقوں فرقہ وارانہ لڑائیاں...... ان جیسے واقعات میں نام چاہے کسی کا بھی آئے' ذمہ داری کوئی بھی قبول کرے یہ پورا ایک نظام ہے اور ہم سمجھتے ہیں اس سازش کو...... وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لاَ تَعْلَمُونَهُمُ اللّهُ يَعْلَمُهُمْ اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے کہ کچھ ظاہری دشمن جن کو تم دیکھ رہے ہو اور کچھ حقیقی اور بڑے دشمن جن کو تم نہیں دیکھتے۔ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ جو چھپے بیٹھے ہیں تم نہیں ان کو جانتے۔ اللّهُ يَعْلَمُهُمْ...... اللہ ان کو جانتا ہے کہ وہ کیا سازشیں کر رہے ہیں۔

میرے محترم بھائیو! یہ دوسری سازش جس کا نشانہ پاکستان کو اس وقت بنایا جا رہا ہے، بہت خطرناک ہے۔ واللہ! اس وقت سب سے بڑا مسئلہ وہ لوگ ہیں جو ڈالروں پر بک گئے' ڈالروں پر مر گئے۔ جنہوں نے ضمیر اور اپنا سب کچھ بیچ دیا اور کافروں کے ہاتھوں استعمال ہونے لگے۔ یہ بالکل وہ مرحلہ ہے جب جہاد پوری آب و تاب کے ساتھ جاری تھا۔ خلافت قائم تھی اور کامیابیوں پر کامیابیاں مسلمانوں کو مل رہی تھیں۔ آج روس بھی شکست کھا گیا' امریکہ اور نیٹو شکست کھا گئے جو اسلام کی 14 سو سال کی تاریخ یا کم از کم ایک ہزار سال کی تاریخ میں سب سے بڑا واقعہ ہے۔ بہر حال اُس دور میں بھی اللہ کے دشمنوں نے مان لیا تھا کہ ہم نہیں لڑ سکتے تو پھر انہوں نے سازشیں چلیں۔ سازشیں کیا تھیں کہ مسلمانوں کو مسلمانوں کے ساتھ لڑا دو۔ چالیس لاکھ مربع میل کے علاقے پر سیدنا عثمان ؓ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو چکی تھی' عین اس وقت یہ سازشیں شروع ہوئی تھیں کہ ان کو آپس میں لڑا دو۔ مدینہ میں رکی ہوئی تلوار اس وقت چل پڑی جس کو نبی ﷺ نے بہت زیادہ روکا تھا۔ اس وقت لوگ کہتے تھے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اجازت دیں منافقین کتنا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ عبداللہ بن ابی کتنا نقصان پہنچا رہا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ پر تہمت لگا دی۔ اوس خزرج کے درمیان اس نے لڑائی کروا دی۔ مدینے میں تلوار چلوانے کے لئے یہ کیا کر رہا تھا...... صحابہ کرام ؓ اجازت مانگ رہے تھے کہ اے اللہ کے نبی ﷺ اجازت دیں ہم ان کی گردنیں اڑا دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ اس لئے کہ لوگ کہیں گے کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتا ہے حالانکہ وہ منافق تھے۔ آپ ﷺ نے صرف کلمہ پڑھنے کی وجہ سے ان کو قتل نہیں کروایا۔ یہ اسوۂ رسول ﷺ ہے۔

اس امت کے آغاز پر جس طرح دنیا کی اصلاح ہوئی تھی' قوموں' تہذیبوں کی اصلاح ہوئی تھی' انسان کلچر' اجتماعی نظام اور اللہ کی زمین کا رنگ تبدیل ہوا تھا' آج بھی بالکل اسی طریقے تبدیلی آئے گی

بھائیو! جہاد میں یہی حکمتیں چلتی ہیں۔ نبی ﷺ نے اندر کی لڑائی کو روکا' جھگڑے کو ختم کیا' اس لڑائی کو روکنے کے لئے بنو قریظہ کے ساتھ میثاق کیا کہ مدینے میں تلوار نہ چلے۔ اوس و خزرج کے جو لوگ مشرک کافر تھے ان کے ساتھ آپ نے معاہدہ کیا کہ مدینے میں لڑائی نہ ہو۔ منافقین کے لئے نبی ﷺ نے رویے نرم رکھے کہ اندر کے معاملات خراب نہ ہوں۔ لیکن مشرکین مکہ کے ساتھ لڑائی چل رہی تھی۔ خیبر کے یہودیوں کے خلاف لڑائی چل رہی تھی اور صلیبیوں کے لئے نبی ﷺ لشکر ترتیب دے رہے تھے۔ کبھی کوئی معرکہ کبھی کوئی...... یہ ساری جنگیں یہودیوں اور مشرکین مکہ کے خلاف چل رہی تھیں۔ نبی ﷺ ان جنگوں میں کامیابی کے لئے حکمت عملی تیار کرتے ہوئے مدینہ کے ماحول کو کس قدر محفوظ رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ سب کو ملانا' اکٹھا کرنا' معاہدے کرنا' نرمی اختیار کرنا اور پروپیگنڈوں پر صبر کرنا۔ صبر کے بڑے مراحل یہاں طے کرنا پڑتے ہیں۔

میرے بھائیو! یہ باتیں وہ لوگ جانتے ہیں جو جہاد کے لئے میدانوں میں قدم رکھتے ہیں۔ جو ساحلوں پر بیٹھ کر طوفانوں کا جائزہ لیتے ہیں ان کو ان باتوں کی سمجھ کبھی آ ہی نہیں سکتی۔ نبی ﷺ کا رویہ یہ تھا کہ آپ نے مدینہ میں تلوار کو روکا ہوا تھا۔ مگر جب یہ تلوار چلی' سب سے پہلے عثمان ؓ کو شہید کر دیا گیا۔ شہید کرنے والے کلمہ گو تھے۔ تلوار ضرور ان کے ہاتھ میں تھی لیکن یہ تلوار مسلمانوں کی نہیں تھی۔ حضرت عثمان ؓ کی داڑھی کو پکڑنے والے شخص کو عثمان ؓ کہتے ہیں کہ آج تو میری داڑھی کو پکڑ رہا ہے اور میرے قتل کے ارادے سے آیا ہے جبکہ تیرا باپ ابوبکر صدیق ؓ اس داڑھی کی بڑی قدر کرتا تھا۔ تب حضرت عثمان ؓ کو شہید کرنے والے نہیں سمجھتے تھے کہ ہم کیوں شہید کر رہے ہیں۔ واللہ! آج پاکستان میں پھٹنے والے یہ نہیں سمجھتے کہ ہم کیوں پھٹ رہے ہیں۔ ذہن سازیاں کر کے انہیں تیار کیا گیا ہے' وہ یہ نہیں سمجھتے کہ لیکن اس کا فائدہ کون اٹھاتا ہے؟ حضرت عثمان ؓ کی شہادت کا فائدہ کس نے اٹھایا تھا؟ حضرت علی ؓ کو شہید کرنے کا فائدہ کس نے اٹھایا تھا؟ جنگ جمل اور جنگ صفین میں مسلمانوں کو آمنے سامنے لا کر' مسلمان کے ساتھ جب مسلمان کی تلوار ٹکرائی تو اس کا فائدہ کس نے اٹھایا اور کتنا نقصان مسلمانوں نے اٹھایا تھا؟

آپ سارے طالب علم ہیں' سمجھدار لوگ ہیں' ان سب چیزوں کا بھی مطالعہ غور سے کریں۔ اس میں بڑے سبق ہیں۔ ان میں بڑی دعوت اور آج کے شکوک و شبہات کا ازالہ ہے۔ بھائیو! ہم حضرت عثمان ؓ سے زیادہ دین کو سمجھنے والے نہیں بن گئے۔ حضرت علی ؓ سے زیادہ ہمیں دین کا فہم نہیں حاصل ہو سکتا۔ مخلص صحابہ کرام ؓ سے زیادہ ہم نہیں جانتے۔ ہمارے آج کے علماء ان سے زیادہ فہم یا علم نہیں رکھتے۔ امت مسلمہ کے اندر اتحاد اور یکجہتی کی فضا پیدا کرو تا کہ کافروں کی سازشوں کے لئے رستے نہ بن سکیں اور جہاد کی کامیابی کے راستے میں رکاوٹیں نہ رہ سکیں۔

میرے محترم بھائیو! آپ کو صاف صاف اور کھل کر بتا رہا ہوں کہ جنگ کے میدان میں وہ ہم سے ہار چکے ہیں لیکن جو آج مسلم ملکوں میں لڑنے کے لئے تیار ہیں' جو آج یہاں کسی وجہ سے کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ واللہ میں بصیرتاً یہ کہتا ہوں کہ یہ نوجوان حقیقی طور پر اس وقت سرنڈر کر چکے ہیں اور ہم نہیں جانتے اس کا کتنا بڑا فائدہ اللہ کے دشمنوں کو پہنچے گا۔ یہ بالکل وہی صورت حال ہے جیسے حضرت عثمان ؓ کو شہید کرنے والے نہیں سمجھتے تھے کہ اس سے نقصان اللہ کے دین کو پہنچے گا۔

میرے محترم بھائیو! یہ کتنی بڑی سازش ہے کہ

ادارے بنا بنا کر رنگ بدلے جا رہے ہیں۔ پہلے انگریز نے ہمارے علاقے کے رنگ بدلے تھے۔ اب امریکہ نے افغانستان کا رنگ بدلنے کی کوشش کی ہے اور دوسری سازشیں وہ ہیں جو اس وقت پورے عالم اسلام میں چل رہی ہیں، خاص طور پر پاکستان میں یہ سازشیں بہت گہری ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ لوگ مخلص نہیں ہیں' بڑے اخلاص کے ساتھ لوگوں نے ویب سائٹس بنائی ہوئی ہیں۔ سوشل میڈیا پر اس وقت بہت کام ہو رہا ہے۔ مگر جب صحیح جہاد کو اجاگر کیا جائے اور امریکہ کو یہ پتہ چل جائے کہ یہ سائٹ ان کی ہے تو وہ اس کو بند کرتے ہیں۔ لیکن جن سائٹوں پر یہ چل رہا ہے کہ پاکستان میں جہاد ضروری ہے؟ یہ مرتد ہوگیا' یہاں جہاد ہونا چاہیے' یہ قتل ہونا چاہیے نہ ان کو کوئی پوچھتا ہے نہ ان کی سائٹس بند کرتا ہے' نہ ان کو کوئی پریشانی ہے وہ کھلے عام کام کر رہے ہیں۔

اس وقت پورا زور لگ رہا ہے کہ جماعۃ الدعوۃ کو کام کرنے کی آزادی کیوں ہے؟ ملکوں میں اس وقت میرے بارے میں میٹنگز ہو رہی ہیں کہ یہ چل پھر کیوں رہا ہے۔ لیکن جو لوگ پاکستان کے اندر جہاد کر رہے ہیں ان کو کوئی پوچھتا نہیں۔ بھائیو! ان چیزوں پر غور کیا کرو۔ آج وجہ کیا ہے کہ امریکہ میرے سر کی قیمت ایک کروڑ ڈالر لگاتا ہے؟ اللہ کے لئے اس پر سوچو کہ مسئلہ کیا ہے۔ انڈیا کتنا پریشان ہے' کچھ دن پہلے ہمارا بھائی بے چارا یٰسین ملک آیا ہوا تھا۔ میں افـ گورو کی پھانسی پر حوصلہ افزائی کے لئے اس . پاس چلا گیا۔ جب وہ واپس دہلی ایئرپورٹ پر تو آر ایس ایس کے غنڈوں نے اس پر تشدد کیا' حافظ سعید کو کیوں مل کے آیا ہے؟ دہلی ایئرپور پر اس کی پٹائی ہوگئی' آخر مسئلہ کیا ہے؟ ہم تو . عام کہتے ہیں کہ کشمیریوں سے رشتہ کیا...... لا اا الا اللہ ۔ یہ رشتے بڑے مستحکم ہوں گے۔ و مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے جب اکبر اویسی حیدر دکن میں دھاڑتا ہے کہ 25 کروڑ مسلمان انڈیا میں' ہم اقلیت نہیں ہیں۔ پھر کہتا ہے ذ منٹ پولیس ہٹا کر دیکھو بنتا کیا ہے۔ جب وہ د میں کھڑا ہو کر حق کی بات کہتا ہے تو مجھے شہید وا خون یاد آتا ہے۔ اس حق کی آواز کے پ شہیدوں کا خون پھیلا ہے۔ یہ خون کا اثر ...

جہاد صرف لڑنے کا' مرنے اور مارنے کا نام نہیں ہے۔ جہاد تو زندگی ہے' جہاد تو روح ہے۔ اگر جہاد نہ ہو تو امت کا وجود ایک مردہ وجود ہے اور اگر جہاد ہو تو یہی اس کی زندگی ہے

دعوت، انڈیا کے مسلمانوں کے دلوں میں گھر کر رہی ہے۔ یہ لا الہ الا اللہ کے رشتے جہاد سے مستحکم ہوتے ہیں اور یہ رشتے مزید مستحکم ہوں گے اور یہ قوت اللہ کے فضل و کرم سے کھڑی ہوگی۔ ان شاء اللہ

میرے محترم بھائیو! یہ کام ہے اس وقت کرنے والا' سارے خطرات جہاد کو' ساری دشمنیاں اس جہاد سے اور سارے پروپیگنڈے اس جہاد کے خلاف...... یہ کون سا جہاد ہے......؟ جو کافروں کے خلاف ہو رہا ہے۔ اگر آپ مسلمان' شیعہ سنی لڑائی شروع کر دیں گے تو آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ اگر یہ جہاد کرنا ہے جو کافروں' صلیبیوں' مشرکوں اور یہودیوں اور غاصب قوتوں کے خلاف ہے اور مسلمانوں کی قوت کھڑی کرنی ہے اور ان کو متحد کرنا ہے۔ یہ کام کرو گے تو پابندیاں ہی پابندیاں ہیں اور اگر پاکستان میں لڑو گے تو آپ سب کو بیرونی ممالک ویزے دینے کے لئے تیار ہیں۔ یہ ہے وہ جہاد جس کی زد کافروں پر پڑتی ہے۔ وہ جہاد نہیں ہے جس سے فائدہ کافر اٹھائے۔ بس یہ میں آپ کو اصول کی ایک بات سمجھا دیتا ہوں۔ اگر تم سازشوں سے بچنا چاہتے ہو تو اس اصول کو یاد

رکھ لو۔ کس جہاد سے آج امریکہ اور انڈیا کو فائدہ ہے اور وہ کون سا جہاد ہے جس سے امریکہ' انڈیا اور اسرائیل کو نقصان ہے۔ ان شاء اللہ فیصلہ آپ خود کر لیں اور اللہ کے فضل و کرم سے آپ ان سازشوں سے بچ جائیں گے۔

میرے عزیز بھائیو! نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ عزت جہاد میں ہے۔ غلبہ اور تبدیلی جہاد میں ہے۔ ''الا ان العزت فی الجھاد'' عموماً میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ جملہ کہا جاتا ہے حالانکہ یہ حدیث رسول ﷺ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دہرایا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے تھے کہ غلبہ جہاد میں، عزت جہاد میں اور تبدیلیاں جہاد کے ذریعے ہیں تو آج اس جہاد کو ماننا ہے جو اللہ کے رسول ﷺ نے کیا۔ جس جہاد سے کفر ٹوٹا، جس جہاد سے اسلام کو غلبے حاصل ہوئے۔ اس جہاد کو کرنے کے لئے نبی ﷺ کا منہج آپ کو اختیار کرنا ہے۔ جماعتوں اور لوگوں کو اکٹھا کرنا ہے۔ کسی کی غلطی' گناہ دیکھ کر کسی کے عقیدے کی خرابی دیکھ کر اس سے لڑنے کی بجائے دلیل سے اصلاح کرنی ہے۔ اچھے اخلاق سے اصلاح کرنی ہے۔ جب نبی ﷺ نے مدینے میں اصلاح اور دعوت کا کام کیا۔ تو وہاں کے مشرکوں اور غیر مسلموں کے ساتھ تو آپ نے سختی نہیں کی تو ہم نے پاکستان میں بالکل اسی طرح دعوت و اصلاح کا کام کرنا ہے۔ یہ کام میرا نہیں ہے' یہ میرے نبی ﷺ کی آواز ہے اور جس طرح نبی ﷺ نے تلوار اٹھائی' ان شاء اللہ ان قوتوں کے خلاف ہم نے بھی تلوار اٹھانی ہے۔ مسلمانوں قوموں اور حکومتوں کو اکٹھا کرنا ہے اور کفر کے خلاف جہاد کرنا ہے۔

یہ آپ طلباء کا رسالہ ''اخبار طلبا'' چھپ رہا ہے تو آپ اسے تعلیمی اداروں میں پھیلایئے اس دعوت کو عام کیجئے اور لوگوں کو قائل کیجئے۔ لوگوں سے رابطے کر کے ان شاء اللہ اس دعوت کو ان تک پہنچایئے۔ آپس کی لڑائیاں ختم کرنی ہیں اور قوت تیار کر کے ان شاء اللہ تہذیبیں اور عقیدے بدلنے ہیں۔ اللہ کے دشمن کہہ رہے ہیں کہ یہ تہذیبوں کی جنگ بھڑکا رہے ہیں' یہ بالکل سچ ہے۔ ہم کفر کی تہذیب کو توڑنا اور اسلام کی تہذیب کو غالب کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ توفیق عطا فرمائے اور قبول کرے۔ آمین

سائنس ویو

حذیفہ

وائرلیس پروٹوٹائپ

انسانی جسم میں پیوست ہونے والے طبی آلات کی تیاری.......!

اگر کسی ''بہادر'' نوجوان کو لیبارٹری میں جانے کا کہا جائے کہ وہاں جا کر اپنے خون کے یا دیگر کچھ ٹیسٹ کروالے تو عموماً بار بار سوئی لگنے ہی کا خیال روح فرسا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے حضرات جو مستقل مریض ہیں، ان کو بار بار سوئی کی چبھن برداشت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اب سائنسدانوں نے ایسی تمام حضرات کی مشکلات کو نہایت آسان کردیا ہے۔ بہت عرصے سے سائنس دانوں کی طرف سے ایسے آلے کی تیاری کے لیے کوششیں جاری تھیں کہ جس کو انسان کے جسم میں پیوست کیا جاسکے اور وہ وقتاً فوقتاً جسمانی تبدیلیوں سے آگاہی دے۔ ایسا آلہ جو خود ہی فشار خون اور دل کی دھڑکن اور شوگر کی مقدار کو جانچے اور اس کی مقدار سے مریض یا ڈاکٹر کو آگاہ بھی کرتا رہے۔

بہت سے ممالک کے سائنسدان اس کوشش میں مصروف تھے لیکن اٹلی کے سائنسدانوں نے بالآخر میدان مار ہی لیا۔ انہوں نے اب ایک ایسا آلہ ایجاد کرلیا ہے جس کو انسانی جسم میں نصب کیا جاسکتا ہے۔

سائنسدانوں نے اس کا نام ''وائرلیس پروٹوٹائپ'' رکھا ہے۔ یہ آلہ تقریباً نصف انچ (14 ملی میٹر) لمبا اور 2 ملی میٹر چوڑا ہے۔ اس آلے کی مدد سے ایک ساتھ پانچ قسم کے ٹیسٹ کیے جاسکتے ہیں۔

سینڈرو کرارا کی پروفیسر جیووینی دی مشیلی کا کہنا ہے کہ جلد کے اندر نصب ہونے والا یہ آلہ منفرد ہے کیونکہ یہ ایک وقت میں کئی کام سرانجام دے سکتا ہے۔ اس کی مدد سے کولیسٹرول، ذیابیطس کی مقدار کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔

یہ آلہ کینسر کے مریضوں کے لیے بھی مفید ہے کیونکہ اس کی مدد سے کیموتھراپی جیسے علاج کے دوران جسم پر پڑنے والے اثرات کے بارے میں معلومات بھی حاصل کی جاسکیں گی۔

اس آلے کی ایک منفرد خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں بلیوٹوتھ ٹیکنالوجی موجود ہے۔ اس کے تمام تر نتائج بلیو ٹوتھ ٹیکنالوجی کے ذریعے موبائل پر وصول کیے جائیں گے۔ یعنی مریض اپنے میڈیکل ٹیسٹ کی رپورٹ اپنے موبائل پر وصول کرے گا۔

اس کو بنانے والے سائنسدانوں کے مطابق اس آلے کو انجکشن کے ذریعے پیٹ، پاؤں یا بازو کی جلد کے اندر پیوست کیا جاسکتا ہے۔ ایک بار اس کو پیوست کرنے کے بعد یہ مہینوں تک چل سکتا ہے اور بھرپور انداز میں اپنا کردار ادا کرسکتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر اسے نکالا بھی جاسکتا ہے اور دوسری جگہ پیوست بھی کیا جاسکتا ہے۔

پروفیسر مشیلی کا کہنا ہے کہ مریض کی قوت برداشت کی صلاحیت کی مناسبت سے اس کے ذریعے براہ راست اور مسلسل معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ یہ نہیں کہ اس کا انحصار عمر، وزن یا ہفتے میں ایک بار خون کی جانچ پر ہو۔

یہ آلہ ابھی مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہے کیونکہ اس کا تجربہ ابھی لیبارٹری میں صرف جانوروں پر کیا گیا ہے۔ تجرباتی بنیادوں پر اب اس کا استعمال ان مریضوں پر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جنہیں وقفے وقفے سے اپنے خون کی جانچ کروانی پڑتی ہے۔

انسانوں پر اس کے تجربے کے بارے میں رپورٹ آنے والے دنوں میں یورپی الیکٹرونکس کانفرنس میں جاری کی جائے گی۔

لیکن یہ آلہ چونکہ ابھی تیار نہیں ہوا اس لیے ایسے مریض جو اس کے انتظار میں ہیں، انہیں تھوڑا لمبا انتظار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اس کے بنانے والوں کے بقول یہ آلہ زیادہ نہیں بس چار سال کے بعد عام لوگوں کے لیے بھی دستیاب ہوگا۔

دوسری طرف امریکی سائنسدانوں نے بھی ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ جو اپنا کام مکمل کرنے کے بعد جسم میں تحلیل ہو جائے گا۔ یعنی ایک مخصوص مدت پوری کرنے کے بعد اسے نکالنا نہیں پڑے گا بلکہ وہ جسم میں ہی حل ہوجائے گا اور اس کا حصہ بن جائے گا۔

یہ آلات سلیکون اور میگنیشیم آکسائڈ سے بنائے گئے ہیں اور تحفظ کے لیے انہیں ریشم کے باریک پردوں میں لپیٹا گیا ہے۔ یہ آلہ بھی ابھی زیر تکمیل ہے اور امریکی سائنسدانوں کے بقول یہ آلہ جسمانی امراض کو دور کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوگا۔ یہ آلہ بھی سائنسدانوں کے بقول جلد مارکیٹ میں عام افراد کے لیے دستیاب ہوگا۔

قسط نمبر 5

آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

6th کلاس کے بچوں کا نصاب

نونہالان پاکستان کے ناپختہ ذہنوں پر مغربی تہذیب وثقافت کی چھاپ میں مگن

ساجد الرحمٰن

پچھلے شماروں میں آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے نصاب کے بارے میں پڑھا کہ وہ کس طرح امت مسلمہ کی ننھی پود کو اخلاقی و مذہبی طور پر تباہ کر رہا ہے۔ پچھلے شماروں میں ہم نے گیارہ سال تک کے بچوں کے نصاب کے حوالے سے میں تفصیل سے جائزہ لیا۔ اس میں ہم 6th کلاس میں پڑھائی جانے والی کتاب کا جائزہ لیں گے کہ اس میں کس کے مضامین شامل کیے گئے۔ جس دن وہ کتاب ہاتھ لگی تو میں سمجھا کہ شائد یہ کوئی بی اے، ایم اے کی کتاب ہوگی لیکن جب پہلا ہی صفحہ کھولا تو اس پر طالبعلم کا نام اور کلاس جو اس نے خود اپنے ہاتھوں میں لکھا تھا، پڑھ کر معلوم ہوا کہ یہ بالکل تعلیم کی ابتدائی سیڑھیوں پر قدم رکھتے چھٹی کلاس کے بچوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس کتاب کا نام پڑھ کر آپ سمجھ جائیں گے کہ یہ کس قسم کا مواد رکھنے والی کتاب ہے۔

جی قارئین اس کتاب کا ٹائٹل:

"Othello And Other Stories From Shakespeare's Plays"

اس کتاب کے کل سات اسباق ہیں۔ ان میں چار اسباق "Love Stories" پر مشتمل ہیں۔ یعنی نصف سے زیادہ کتاب غیر اخلاقی مواد پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کا پہلا سبق جس کا ٹائٹل "Othello" ہے اور یہ شروع ہی ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

"Brabantio, a rich senator of Venice, had a beautifull daughter, the gentle Desdemona.She was so beautifull and rich that many men wanted to marry her, butt she did not love any of the handsome and wealthy young men of Venice"

یہ الفاظ ہیں جو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے نصاب کی چھٹی کتاب کے، جو ہمارے پاکستان جیسے اسلامی ملک میں پڑھایا جارہی ہے۔ چھٹی کلاس میں بچہ ایسی سٹیج پر ہوتا ہے کہ جس طرف اس کا ذہن بنا دیا جائے یہ اسی طرف چل پڑتا ہے۔ اسلامی تعلیم پڑھا کر ایک معاشرے کا بہترین فرد بنا دیں یا اسے عشق ومحبت کی گندگی سے بھرا ہوا مواد پڑھا کر اسے معاشرے کا بگڑا ہوا اور بد اخلاق شخص بنا دیں کہ وہ بازار میں کھڑا ہو کر لوگوں کی بہنوں، بیٹیوں پر آواز کسے اور معاشرے میں بگاڑ کا سبب بنے۔ ہاں اگر اس طرح کا مواد اسے اس عمر میں پیش کریں گے تو وہ اسی عمر میں عشق ومحبت اور غیر اخلاقی سرگرمیوں کو اپنا رجحان بنالے گا۔

جی تو ہم دیکھ رہے تھے اس کتاب کا پہلا سبق یہ ایک غیر اخلاقی مواد پر مشتمل سبق ہے۔ اس میں مصنف ایک آرمی آفیسر اوتھیلو کی ملک کے بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ لوسٹوری کا حال بیان کرتا ہے۔ جس میں دونوں چھپ چھپ کر ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں۔ ایک صفحہ آگے بڑھا جائے تو اس میں یہ دونوں خفیہ شادی کرتے نظر آتے ہیں۔ لڑکی کی ولی کے بغیر شادی اسلام میں حرام ہے لیکن اس سبق میں بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کو بتائے بنا اس آرمی آفیسر سے شادی رچالیتی ہے۔ اوتھیلو کا ماتحت ایاگو اوتھیلو کو پسند نہیں کرتا۔ وہ اپنی ترقی میں رکاوٹ کا بدلہ اوتھیلو سے لینا چاہتا ہے اور ان میں مختلف طریقوں سے غلط فہمی پیدا کرتا ہے اور دھوکا دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے اوتھیلو اپنی بیوی کو قتل کردیتا ہے۔

قارئین کرام! اس سبق سے ایک بچہ تین اسباق حاصل کرے گا۔ اول تو وہ اپنی اس نادان زندگی بھی اسی ناول کی طرح بنانا چاہے گا۔ یعنی عشق ومحبت اور غیر مہذب طریقوں سے زندگی گزارنے کا شوقین ہوگا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ وہی جو آج کل اخبارات کی زینت بن رہا ہیں یعنی بچے جب جوان ہوں گے تو اگر ان کی پسند پر عمل نہ کیا گیا تو وہ بغیر والدین کو بتائے گھر سے بھاگ کر اپنے والدین کی عزت کو راکھ میں ملائیں گے۔ بچوں کو گھروں سے بھاگنے کے طریقے پہلے تو نصاب میں سکھلائے گئے باقی کسر میڈیا نے پوری کردی۔ میڈیا بھی یہی کچھ سکھلا رہا ہے آج کل کے ڈرامے اور فلمیں بھی ایسا ہی سبق دیتی ہیں۔ دوسرا سبق وہ یہ سیکھے گا کہ کس طرح دوسروں کو دھوکہ دینا ہے ان میں لڑائی کروانی ہے۔ اس سبق میں پورا طریقہ سکھلا دیا گیا ہے۔

تیسرا سبق ایک آرمی آفیسر کے بارے میں جس کا نام اوتھیلو ہے وہ مسلسل مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار رہا ہے۔ آخری وقت تک ترکی کی فوج سے وہ لڑتا رہا۔ بچہ اس سے غیر مسلموں کو ہیرو اور ترکوں کو مخالف سمجھے گا۔

اب اس کتاب کے اگلے سبق کا جائزہ لیتے ہیں۔

اس سبق کا نام ہے "Antony And Cleopatra"

Antony ایک رومی بادشاہ کا نام ہے اور Cleopatra ایک ملکہ ہے جو مصر پر حکومت کرتی ہے۔ یہ بادشاہ پہلے سے ہی شادی شدہ ہے لیکن یہ محبت مصر کی ملکہ سے کرتا ہے۔ اب یہ اپنا ملک بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے ملک چھوڑنے کے بعد روم کے دوسرے بادشاہ اس سے لڑائی کرتے ہیں اور وہ اسے شکست دے دیتے ہیں۔ اس کو شکست ملکہ کے غلط مشوروں کی وجہ سے ہوئی ہے۔

آخر یہ بادشاہ خودکشی کرلیتا ہے بادشاہ کی خودکشی کے بعد ملکہ بھی خودکشی کرلیتی ہے۔

اس سبق سے ایک نابالغ اور ناسمجھدار بچہ کیا سیکھے گا کہ اس گندگی عشق ومحبت میں ناکامی پر خودکشی کرنا۔ خودکشی اسلام میں حرام قرار دی گئی ہے۔ لیکن آج کل اکثر اخبارات میں ایسی خبریں زینت بن رہی ہیں کہ ان کی وجہ کیا ہے کیونکہ لوگ حرام کی موت مر رہے ہیں ان کی بنیادی وجہ ایسا سلیبس اور دین سے دوری ہے۔ وہ نہیں مانتے کہ خودکشی کرنے والا ہمیشہ کے لیے جہنم میں چلا جائے گا۔ وہ تو ہیرو ثابت کرنے کے لیے ایسی موت کا انتخاب کرتے ہیں۔ محترم قارئین! یہ مختصر سا جائزہ ہے 6th کلاس کے بچوں کے لیے دیے گئے نصاب جو ہم نے اللہ کی توفیق سے آپ کے سامنے رکھا۔ اس کا مقصد بچے کو دین سے دور کرنا اور مغربی تہذیب کا دلدادہ بنانا ہے۔

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

محترم بھائی! میں کچھ مہینے سے اخبار طلباء کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کی نشرواشاعت میں آپ کی مدد فرمائے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ کو عبداللہ بہاولپوری صاحب کے خطبات پہ مسلسل تحریر شائع کریں۔

(سیف اللہ۔اسلام آباد)

آپ کی تجویز اچھی ہے۔غور کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

میرے پاس اخبار طلبا لیٹ آتا ہے۔ مجھے تین مہینے ہوئے ہیں۔اس کا مطالعہ کرتے اور یہ رسالہ اس پرفتن دور میں امید کی کرن بن جائے گا۔

(اویس محمدی۔کورنگی کراچی)

آپ اپنے قریبی ڈسٹری بیوٹر سے مطالبہ کریں کہ آپ کو جلدی فراہم کریں

☆☆☆☆☆

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مجھے اخبار طلباء بہت پسند ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اخبار طلباء ہر بک شاپ پر موجود ہو۔

(صباء قمر۔پنجاب یونیورسٹی)

☆☆☆☆☆

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اخبار طلبا کے مضمون ''ادب لازم ہے'' اور ''فکر آخرت'' کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ کیونکہ ایسے مضمون ہماری اصلاح میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کی محنتوں اور کوششوں کو قبول فرمائے۔

(امین۔رائے بنیامین)

☆☆☆☆☆

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اخبار طلباء اس ماحول کا بہترین رسالہ ہے جو طلباء کو بہت اچھی اور اہم معلومات دیتا ہے۔اس دفعہ آپ کا ''مضمون ادب لازم ہے'' بہت پسند آیا۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ سائنس ویو میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا مضمون بھی شائع کر دیں۔ (عمر فاروق۔قصور)

تجویز قابل غور ہے۔

☆☆☆☆☆

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

میں اخبار طلبا بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔اس بار اخبار طلبا میں افضل گورو شہید کے بارے میں پڑھ کر پتہ چلا کہ بھارت میں عدلیہ کو عینی شاہد میسر نہ تھا، محض ظلم و جبر سے ہی انہیں تختہ دار پر چڑھایا گیا۔ یہ بھارت کی اسلام دشمنی کا کھلا ثبوت ہے۔ میں دینی موضوع پر لکھنا چاہتا ہوں کیا لکھ سکتا ہوں؟

(حق نواز۔کوٹ ادو)

جی ہاں! بالکل لکھ سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ اخبار طلباء کی تمام ٹیم خیریت سے ہوگی۔ جب بھی اخبار طلبا منظر عام پر آتا ہے تو ہماری خوشی

اپنی رائے اس نمبر پر بھیجئے 0313-5967575

کی انتہا نہیں ہوتی۔ہم اس کو پورا پڑھے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اخبار طلباء اور الحمد یہ سٹوڈنٹس کی ٹیم کو دن دگنی رات چگنی ترقی دے۔

(حافظ فیصل۔گوجرانوالہ)

☆☆☆☆☆

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

میں بہت خوش ہوں کہ اس اخبار طلبا میں ہمارے لیے پاک سٹڈی کا ایک جاندار مضمون ہے جو ہمیں ہماری تاریخ اور انڈیا کی مکاری کی یاد دلاتا ہے۔

(گمنام)

☆☆☆☆☆

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اخبار طلبا اس جہالت کے دور میں روشنی کی ایک کرن ہے۔ اس کے سب سلسلے کمال ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ توحید کا ایک مستقل سلسلہ شروع کریں۔ احکام ومسائل کا بھی سلسلہ بھی تاکہ سٹوڈنٹس ان کے بارے میں جان سکیں۔ ہم اپنے گاؤں میں 45 اخبار طلبا لگا رہے ہیں۔

(نوید ارشد۔فیصل آباد)

اللہ آپ کو جزا دے۔آپ کی تجویز کے حوالے سے کوشش کی جائے گی۔

☆☆☆☆☆

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اخبار طلبا بہت اچھا رسالہ ہے۔اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس میں ٹیکنالوجی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ مضمون شائع کیے جائیں۔

(محمد عدیل۔بھکر)

☆☆☆☆☆

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اخبار طلبا ڈنکے کی چوٹ پر طلباء کی رہنمائی کر رہا ہے۔ مضامین معلومات کے حوالے سے اپنی مثال آپ ہیں۔ یہ طلباء کی قرآن وسنت کے مطابق اصلاح میں انتہائی معاون ثابت ہو رہا ہے۔ اگر آپ اس میں معرکے بھی تحریر کریں تو......

(راجہ ثاقب۔ایبٹ آباد)

☆☆☆☆☆

☆......السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

میں اخبار طلبا کا تو پرانا اور مستقل قاری ہوں لیکن پہلی دفعہ اپنا اظہار خیال کر رہا ہوں۔ مارچ کا اخبار طلبا بہت زبردست تھا۔ معلوماتی تھا، خصوصا ادب لازم ہے، چہرہ روشن اندرون چنگیز سے تاریک تر، فکر آخرت اور مستقل سلسلے بھی بہترین تھے۔ کسی شہید بھائی کا تذکرہ لکھنا ہو تو کیا طریقہ ہے؟

(ابتسام ساجد)

آپ لکھ کر پوسٹ کر دیں۔

☆☆☆☆☆

دیگر آرا بھیجنے والوں کے نام

آمنہ نوید۔ڈیرہ اسماعیل خان، حافظ محمد انس۔نیوسعید آباد۔ راؤ تنویر۔ماتلی، حافظ محمد اسامہ جاوید۔فیصل آباد، ریحانہ۔فیصل آباد، محمد عمر۔کراچی، علی رزاق۔فیصل آباد، فاطمہ۔حافظ آباد بنت اسلام۔بھلوال، شفیق۔سلطان پور، عامر سہیل۔پنجاب یونیورسٹی، محمد عثمان اختر۔کراچی، تنویر احمد انصاری۔کرنی والا

قسط نمبر 2

فٹنس کے مسائل اور ان کا حل

ذہنی وجسمانی صحت وتندرستی کا احساس دلاتا منفرد سلسلہ

محمد شفیق شیخ، فورڈان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ سے فضل وعافیت اور صحت طلب کرو اس لئے کہ کسی کو یقین کے بعد صحت مندی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں عطا کی گئی۔

(نسائی۔احمد 17/5۔ ابن ماجہ 3849)

ایک سچے مسلمان کا جسم اگر چہ صحیح وسالم اور تنومند رہتا ہے کیونکہ اسے کھانے پینے کی مضر صحت اشیاء بری اور حرام چیزوں کا علم ہوتا ہے لیکن تھکا دینے والی اور کمزور کر دینے والی بری عادات، جیسے بنا مقصد اور ضرورت کے دیر تک جاگنا اور ایسے کاموں میں مگن رہنا جس سے عزیمت میں کمی آئے اور دماغی و جسمانی کمزوری پیدا ہو، ان سے بچنا چاہیے۔

ایک سچے مسلمان کو رضائے الٰہی، غلبہ اسلام اور منہج نبوی پر چلتے ہوئے اپنے جسم میں مزید قوت وطاقت پیدا کرنی چاہیے اور اسے جسم، عمر اور معاشرتی ضرورت ومناسبت سے ورزش کرتے رہنا چاہیے۔ اس طرح مسلسل ایک ٹائم ٹیبل اور فکر کے ساتھ صحت کو برقرار رکھنے کے لئے جب ورزش کی جاتی ہے تو وہ جسم میں قوت، طاقت، حوصلہ مندی، مردانگی وجرأت پیدا کرتی اور زندگی کی رعنائیوں سے لطف اندوز ہونے میں بھرپور مدد دیتی ہے۔ اس طرح انسانی بدن بہت سے ذہنی و جسمانی عوارض وامراض سے بچا رہتا ہے۔

حکیم لقمان کا قول ہے:

''کوئی دولت، جسمانی صحت سے اور کوئی نعمت استغناء فیاضی سے بڑھ کر نہیں۔''

ورزش کے لئے کچھ اوقات مقرر کرنے چاہئیں اور ورزش میں اعتدال، توازن اور نظم کا لحاظ رکھنا چاہیے تا کہ وہ فائدہ کی بجائے الٹا نقصان نہ کر بیٹھے۔ ورزش کے لئے مناسب وقت ترتیب دینا چاہیے تا کہ معلوم ہو کہ روزانہ پابندی کے ساتھ ورزش کرنی ہے اور پابندی کے ساتھ ورزش کرنے سے اور مختلف قسم کی خاص مشقوں کو کرنے سے اچھے نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ اس طرح طاقت و پھرتی بھی حاصل ہوتی ہے۔

اسی لئے کہ ''طاقت ور مومن اللہ تعالیٰ کو کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے۔''

اولین کام جو آپ کو ہر روز کرنا ہے وہ ہے اپنی ورزشی سرگرمیوں کو ترتیب دینا۔ ان سرگرمیوں کے لئے علیحدہ سے وقت مقرر کریں اور دینی فریضہ سمجھ کر اس کی حفاظت کریں۔ دنیا کے حیاتیاتی وعضلاتی امور کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ''آپ کے لئے یہ کام کوئی اور شخص نہیں کرے گا'' (یا انجام نہیں دے سکتا)۔ لہٰذا اپنے دوستوں اور رفقائے کار کو بتائیں کہ یہ خصوصی وقت کون سا ہے۔ آپ جو ورزش کر رہے ہیں اس کے متعلق تحریری ہدایات پر وقتاً فوقتاً نظر ڈالتے رہیں کیونکہ ہو سکتا ہے وقت گزرنے پر آپ ان ورزشوں کے اصل طریقہ کار سے ہٹ جائیں اور انہیں انجام دینے کا صحیح طریقہ آپ کی یادداشت سے نکل جائے۔

آپ ایک قدم مزید آگے بڑھائیں اور کسی دوست کو ورزش میں شریک کر کے باری باری ایک دوسرے کی ورزشی سرگرمیوں کا جائزہ لیں اور مشاہدہ کریں، پھر اپنے جسم کی صورتحال کا مشاہدہ کریں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کو ورزش فی الواقع کس انداز میں کرنی چاہیے۔ اس طرح آپ ان غلطیوں اور کوتاہیوں کا ازالہ بھی کر سکتے ہیں جو دوران ورزش جسم کو مخصوص شکل دینے اور جسمانی حرکات کی رفتار برقرار رکھنے میں سرزد ہوئیں۔ اگر ایسا نہیں ہو گا تو آپ کی ورزشی سرگرمیاں پوری طرح موثر نہیں ہو سکیں گی۔

ورزش کرنے کا صحیح وقت غذا کے معدہ سے خالی ہو جانے اور پورے طور پر ہضم ہو جانے کے بعد ہے۔ مناسب ورزش کرنے سے جسم میں سرخی آ جاتی ہے، سانس بڑا اور مضبوط ہو جاتا ہے اور بدن پھرتیلا، لچکدار اور سڈول ہو جاتا ہے۔ جس ورزش سے پسینہ بہہ پڑے وہ بہت ہی زیادہ مفید ہوتی ہے۔

> **ورزش کرنے کا صحیح وقت غذا کے معدہ سے خالی ہو جانے اور پورے طور پر ہضم ہو جانے کے بعد ہے۔ مناسب ورزش کرنے سے جسم میں سرخی آ جاتی ہے، سانس بڑا اور مضبوط ہو جاتا ہے اور بدن پھرتیلا، لچکدار اور نم وسڈول ہو جاتا ہے**

گھڑ سواری، تیر اندازی، پہلوانی، کشتی، کبڈی، تیز دھار ہتھیاروں سے لڑنا، دست بدست لڑائی کے فنون، کراٹے، جوڈو، تن چک، لاٹھی، نیزہ بازی، تیراکی، کشتی رانی چپو کے ساتھ، دوڑنا، رکاوٹوں والی دوڑ اور لمبی چھلانگیں لگانا وغیرہ یہ سب جسمانی ورزشوں میں ہی ہیں۔

جسم کو گرم (Warm up) کئے بغیر کبھی بھی کوئی سخت ورزش یا کھیل نہیں کھیلنا چاہیے۔ اپنے جسم کو وارم اپ کرنے کے لئے کم از کم 5 منٹ ضرور لگائیں۔ اس کے بعد آپ جتنی ورزش کریں نہ تو آپ کے مسلز کھنچے جائیں گے اور نہ ہی جسم کسی قسم کے زخم وغیرہ کا شکار ہو گا۔ کوئی بھی ورزش یا کھیل شروع کرنے سے پہلے ہلکی سی جوگنگ یا پنجوں کے بل جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر جمپنگ کرنی چاہیے۔ اس کے بعد مختلف طریقوں سے پورے جسم کی اسٹریچنگ ایکسرسائز کرنی چاہیے۔ وارم اپ ہونے کے بعد کی جانے والی ورزشوں سے آپ کا جسم سکون محسوس کرے گا۔ ان شاء اللہ

(جاری ہے)

پھول ستارے

فرمان الٰہی

''اور جب تمھیں سلامتی کی کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دو، یا جواب میں وہی کہہ دو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کا پورا حساب کرنے والا ہے۔''

[النساء:86]

(فیضان اللہ۔رحیم یار خان)

فرمان رسول ﷺ

''کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے' کہ جب وہ ملیں تو ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں اور ان میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کہے۔''

(بخاری و مسلم)

(نعمان' حمزہ۔رحیم یار خان)

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امت کے ننھے پاسبانو!

نئی کتابیں' نئے کلاس رومز' نئے اساتذہ کے ساتھ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ خوشی سے پھولے نہیں سما رہے ہوں گے یقیناً! امتحانات ختم ہوئے' رزلٹ آیا اور آپ نئی کلاس میں آ گئے۔اب تو نیا جوش و ولولہ ہو گا اور نیا عزم! اس سال خوب محنت کرنی ہے' اچھی کارکردگی دکھانی ہے اور اچھے گریڈز لینے ہیں۔

تو سنو! پھر وقت کی قدر کرنی ہے۔سکول کا کام وقت پر کرنا ہے۔ آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنا اور ہر کام کو وقت پر کرنے کی عادت بنانی ہے۔ پڑھائی کے وقت پڑھنا اور کھیل کے وقت کھیلنا ہے۔اس کے ساتھ نئے تعلیمی سال میں اپنے اللہ سے تعلق کو مضبوط کرنے کا عزم کرنا ہے یعنی نمازوں کو وقت پر ادا کرنا ہے' تلاوت قرآن کو معمول بنانا ہے۔اساتذہ اور والدین کا احترام کرنا ہے۔اگر آپ یہ چیزیں اپنی عادت بنا لیتے ہیں تو یقین مانیں کامیابی آپ کے قدم چومے گی......تو پھر دیر کس چیز کی؟......آئیں آج سے ہی یہ کام شروع کرتے ہیں۔

ہاں ایک اور بات...... وہ کیا؟ بڑے بھیا: وہ میٹرک' ایف ایس سی والے......جن کے امتحانات ابھی ہونا باقی ہیں انہیں تنگ نہیں کرنا۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو......!

والسلام

انچارج پھول ستارے

تاریخی جھرنے

مسلمان ہونے کے بعد صرف دو رکعت نماز پڑھ سکا

جنگ یرموک میں ایک رومی جرنیل جس کا نام جرجہ تھا' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: خالد تم سے اگر ایک بات پوچھوں تو سچ سچ بتاؤ گے؟ فرمایا: کیوں نہیں۔اس نے پوچھا: کیا تمہارے نبی ﷺ پر آسمان سے تلوار نازل ہوئی تھی جو انہوں نے تمہیں تھما دی۔تم جس پر اسے چلاتے ہو شکست اس کا مقدر بن جاتی ہے۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! آسمان سے تو کوئی تلوار نازل نہیں ہوئی۔اُس نے کہا پھر تمہیں سیف اللہ کیوں کہا جاتا ہے؟ فرمایا: اللہ نے ہماری رہنمائی کے لئے ایک رسول ہم میں بھیجا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آئے۔ ایک معرکہ میں شریک ہوئے۔ جس کے بعد رسول ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: خالد تو اللہ کی تلوار ہے جسے کافروں کا قلع قمع کرنے کے لئے بنایا گیا ہے''۔رومی جرنیل نے پوچھا کہ تمہاری دعوت کیا ہے؟ فرمایا: ہم اللہ کی توحید اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔اس نے پوچھا: اگر کوئی حلقہ بگوش اسلام ہو جائے تو وہ اجر و ثواب میں تمہارے درجے اور مقام کو پہنچ سکتا ہے؟ فرمایا: یقیناً بلکہ وہ ہم سے بھی آگے بڑھ سکتا ہے۔یہ سنتے ہی رومی جرنیل جرجہ نے کہا کہ مجھے دائرہ اسلام میں داخل کر لیجئے۔کلمہ پڑھنے کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لڑنا شروع کر دیا اور پھر شہید ہو گیا۔مسلمان ہونے کے بعد اسے صرف دو رکعت نماز پڑھنے کا موقع ملا۔ (البدایہ والنہایہ:11/7)

(محمد انس سعید۔فورٹ عباس)

اور پھر وہ چور کبھی نہ آیا

رات کا وقت تھا۔ چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ پہریدار اپنی ذمہ داری پر مامور تھا کہ اچانک اس نے دیکھا کہ وہ کھجوریں جن کی حفاظت پر وہ مامور ہے ان کو کوئی شخص کپڑا بچھا کر چوری کر رہا ہے وہ شخص جلدی سے آگے بڑھا اور چور کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ کیا آپ جانتے ہیں جو شخص کھجوروں کی حفاظت پر مامور تھا وہ کون تھا؟ وہ نبی ﷺ کے پیارے صحابی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کو صدقۃ الفطر کے جمع کردہ مال کی نگرانی پر مامور کیا گیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس چور کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہا کہ اللہ کی قسم! میں تجھے اللہ کے نبی ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج اور صاحب عیال ہوں اور شدید فاقے کا شکار ہوں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی یہ بات سن کر مجھے اس پر ترس آ گیا۔ میں نے صبح فجر کی نماز پڑھ کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ گزشتہ رات تیرے قیدی نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ اس نے سخت فاقے کی شکایت کی تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس نے تیرے ساتھ جھوٹ بولا وہ پھر آئے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یقین کر لیا کہ وہ ضرور آئے گا۔ میں گھات لگا کر بیٹھ گیا اور اس کا انتظار کرنے لگا۔ وہ واقعتاً دوبارہ آ گیا اور پہلے کی طرح اناج چوری کرنے لگا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اسے پہلے کی طرح پکڑ لیا اور کہا کہ آج تو تجھے ضرور نبی ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے پھر سے منت سماجت کرنا شروع کر دی "مجھے چھوڑ دو، میں ایک ضرورت مند ہوں، اہل و عیال بھی ضرورت مند ہیں۔ اب میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے پوچھا کہ تیرے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا اللہ کے نبی ﷺ اس کی باتیں سن کر مجھے اس پر ترس آ گیا تھا سو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ تیسری بار پھر آئے گا۔ میں نے تیسری رات انتظار کیا وہ پھر آیا اور اسی طرح سے اناج بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پھر پکڑ لیا اور کہا کہ تو تیسری دفعہ آ گیا ہے اب میں تجھے نہیں چھوڑوں گا بلکہ نبی ﷺ کے پاس بھی ضرور لے کر جاؤں گا وہ بہانے تلاش کرنے لگا مگر جب اسے کوئی بہانہ نہ ملا تو کہنے لگا مجھے اب کی بار چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات بتاتا ہوں کہ اگر وہ کلمات تو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ تجھے نفع بخشے گا۔ میں نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں؟ وہ کہنے لگا: جب تو بستر پر جائے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر اس کے نتیجے میں اللہ کی جانب ایک نگہبان مقرر کر دیا جاتا ہے جو صبح ہونے تک تیرے قریب شیطان کو بھٹکنے نہیں دے گا۔ میں نے اسے وعدے کے مطابق چھوڑ دیا۔ جب صبح نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے پوچھا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تیرے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے مجھے وہ کلمات بتائے ہیں جو اس کے بقول میرے لیے نفع بخش ہیں اور کلمات بتانے کے بعد میں نے وعدے کے مطابق اسے چھوڑ دیا۔ وہ کلمات کیا ہیں؟ نبی ﷺ نے پوچھا۔ میں نے کہا کہ آیت الکرسی اول تا آخر پڑھنے سے اللہ رب العزت کی طرف سے ایک نگہبان مقرر کر دیا جاتا ہے جو شیطان کو قریب بھی پھٹکنے نہیں دیتا اور اس طرح بندہ صبح تک محفوظ بھی رہتا ہے۔ (بخاری) اس حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ اس زمانہ کے لوگ بھلائی کے حریص تھے اسی لیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔ یہ بات سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: وہ جھوٹا ہے مگر بات سچی کر گیا ہے۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تجھے معلوم ہے تو تینوں راتیں کس سے مخاطب ہوا تھا؟ میں نے کہا نہیں اللہ کے رسول ﷺ، نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

پیارے بچو! آپ نے آیت الکرسی کی فضیلت پڑھی تو پھر آج سے ہی عہد کر لیں کہ ہم نے جب بھی بستر پر جانا چاہیں تو دعا کے ساتھ ساتھ آیت الکرسی بھی پڑھ لیا کریں۔ ان شاء اللہ سب کو ہی آتی ہوگی۔

(بحوالہ: بخاری)

(حمزہ حازم عبداللہ، لاہور)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عمر فاروق ؓ بیت المقدس کے سفر پر روانہ ہوئے۔ آپ ؓ کا ملازم بھی آپ ؓ کے ساتھ تھا۔ اونٹ صرف ایک تھا۔ عمر فاروق ؓ اور ان کا ملازم باری باری اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔ جب عمر فاروق ؓ اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔ ملازم پیدل چلتا تھا اور جب ملازم اونٹ پر سوار ہوتا تھا تو عمر فاروق ؓ پیدل چلتے تھے اور پھر دونوں پیدل چلتے تھے اور اونٹ کو آرام دیتے تھے۔ اس طرح سفر کرتے ہوئے وہ شہر کے قریب پہنچ گئے۔ شہر کے قریب ملازم کی باری تھی اس لئے وہ اونٹ پر سوار تھا اور آپ ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ ملازم کے ساتھ آپ کا یہ سلوک دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے۔ اصل میں مسلمانوں کی یہ خوبی ہے کہ وہ دوسروں کے لئے بھی وہی کچھ پسند کرتا ہے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ مسلمان ہمیشہ اپنے ملازموں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں کیونکہ پیارے نبی ﷺ کا مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ ہم اپنے ملازموں اور کمزوروں سے اچھا سلوک کریں۔ اس لئے مسلمان اپنے نبی ﷺ کی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔

(عثمان شفقت۔ گوجرانوالہ)

نماز کے اوقات کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آفتاب ڈھلے (اور رہے اس وقت تک کہ) آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو، جب تک نہ آئے وقت عصر کا اور وقت عصر کا ہے جب تک کہ نہ ہو آفتاب زرد اور وقت نماز مغرب کا ہے جب تک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا ہے۔ ٹھیک آدھی رات تک اور وقت نماز صبح کا ہے ظہور فجر سے طلوعِ آفتاب تک۔'' (صحیح مسلم)

(نفیسہ، حمیرا، ایمن، طیبہ۔ ارزانی پور)

حمد

قطرہ مانگوں تو سمندر وہ بہا دیتا ہے
مجھے اوقات سے بڑھ کر وہ عطا کرتا ہے
ہو اگر کوئی دل سے مانگنے والا اس سے
راستے علم و ہنر کے وہ سمجھا دیتا ہے
میرے افکار کی جب بجھ جاتی ہے شمع
میرا رہبر وہ اندھیرے کو بنا دیتا ہے
ڈوبنے والے پر جب رحم اسے آتا ہے
تنکے کو سہارا وہ بنا دیتا ہے
جب کسی کے دل میں مچلتی ہے محبت اس کی
اپنے ہونے کا یقین وہ دلا دیتا ہے
جب بھی تنہائی میں کرتی ہوں یاد اسے
دل کے ویرانے میں شمع اک جلا دیتا ہے

(جویریہ قدیر۔ شکر گڑھ)

✤ جو اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا، بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (مسند احمد)

✤ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

✤ جس نے ایک اونٹ یا بکری کی خیانت کی تو وہ قیامت کے دن اُسے اٹھائے ہوئے آگے آئے گا۔ (مسند احمد)

✤ ہر بچہ فطرت اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے۔ ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (بخاری)

✤ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

✤ کوئی آدمی کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔ (بخاری)

(صغیرہ عزیز، ام عمارہ۔ اوکاڑہ)

شہید کے امتیازی نشان

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شہید کو پانچ ایسے اعزازات سے نوازتا ہے جو مجھ سمیت کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوئے۔ ایک تو یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی ارواح ملک الموت نے قبض کی ہیں اور میری روح بھی وہی قبض کرے گا۔ لیکن شہید کی ارواح کو اللہ اپنی قدرت سے جیسے چاہے گا قبض فرمائے گا ان کی ارواح کو ملک الموت کے سپرد نہیں کیا جائے گا۔ دوسرا یہ کہ وصال کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام کو غسل دیا گیا اور مجھے بھی غسل دیا جائے گا لیکن شہداء کو غسل نہیں دیا جائے گا اور ان کو دنیوی پانی کی کوئی حاجت بھی نہیں اور تیسرا یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو کفن دیا گیا۔ مجھے بھی کفن دیا جائے گا لیکن شہداء کو کفن نہیں دیا جائے گا بلکہ وہ اپنے کپڑوں میں ہی دفن ہوں گے۔ چہارم یہ کہ جتنے انبیاء علیہم السلام کا انتقال ہو چکا ہے۔ ان کو اموات کہا گیا ہے لیکن شہداء کو مردہ نہیں کہا جا سکتا۔ پنجم یہ کہ شفاعت کا حق قیامت کے دن ملے گا اور میں بھی قیامت کے دن شفاعت کروں گا۔ لیکن شہداء ہر دن شفاعت کریں گے ان افراد کے بارے میں جن کا انہیں اختیار دیا گیا ہوگا۔

(تفسیر قرطبی)

(اخت عمر، اخت محمد عبداللہ بن ثناء اللہ۔ نوکھر)

واقعات صحابہ رضی اللہ عنہم کے

حضرت ابوبکر صدیق ؓ جب خلیفہ بن گئے تو محلے کی ایک لڑکی نے کہا: ''اب تو آپ خلیفہ بن گئے، اب ہمارے گھر کی بکریوں کا دودھ کون نکالے گا''

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے یہ سن کر فرمایا: ''میں آپ لوگوں کے لئے ضرور دودھ نکالا کروں گا اور مجھے امید ہے خلافت کی جو ذمہ داری میں نے اٹھائی ہے، یہ مجھے اپنے اخلاق سے نہیں ہٹائے گی جو مجھ میں سے پہلے سے ہے۔''

چنانچہ آپ خلافت کے بعد بھی محلے والوں کی

بکریوں کا دودھ نکالا کرتے تھے' بعض مرتبہ مذاق کے طور پر آپ محلے کی اس لڑکی سے کہتے: ''اے لڑکی' تم کیسا دودھ نکلوانا چاہتی ہو' جھاگ والا نکالوں یا بغیر جھاگ کے'' کبھی وہ کہتی جھاگ والا اور کبھی کہتی بغیر جھاگ کے' مطلب یہ کہ وہ جیسے کہتی' آپ اسی طرح کرتے۔

☆......☆......☆

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن بازار سے گزر رہے تھے۔ حضرت ایاس بن مسلمہ کے والد یعنی حضرت مسلمہ بھی اس وقت وہاں سے گزر رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔ آپ نے کوڑا حضرت مسلمہ کو آہستہ سے دے مارا' کوڑا صرف ان کے کپڑے کو لگا۔

ایک سال بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔

''اے مسلمہ! کیا تمہارا حج کا ارادہ ہے؟

میں نے کہا: جی ہاں ہے۔

آپ نے ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے' پھر وہاں مجھے چھ سو درہم دیئے اور فرمایا: ''یہ رقم لے لو! اسے اپنے حج کے سفر میں کام میں لانا اور کیا تمہیں پتا ہے کہ میں نے یہ رقم تمہیں کیوں دی؟

انہوں نے کہا: جی نہیں! مجھے نہیں معلوم۔

آپ نے فرمایا: یہ اس کوڑے کا بدلہ ہے جو ایک سال پہلے میں نے تمہیں مارا تھا۔

یہ سن کر حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! مجھے تو وہ کوڑا یاد بھی نہیں رہا''

آپ نے فرمایا: لیکن میں تو اس کوڑے کو نہیں بھولا تمہیں اس سے مار تو بیٹھا لیکن سارا سال وہ کوڑا میرے دل میں کھٹکتا رہا۔

(فاطمہ قیوم۔ننکانہ)

''مشرک اور موحد کی مثال''

''اللہ نے ایک آدمی کی مثال بیان کی جس میں ایک دوسرے سے جھگڑنے والے کئی شریک ہیں اور ایک اور آدمی کی جو سالم ایک ہی آدمی کا ہے، کیا دونوں مثال میں برابر ہیں؟ سب تعریف اللہ کے لیے ہے، بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے۔'' (الزمر:29)

اس حال میں کہ اللہ کے لیے ایک طرف ہونے والے ہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے نہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر اسے پرندے اچک لیتے ہیں، یا اسے ہوا کسی دور جگہ میں گرا دیتی ہے۔ (الحج: 31)

(جویریہ بتول۔چکوال)

تبوک کا چشمہ جوش مار کر بہنے لگا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ان شاء اللہ کل تم لوگ تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے۔ جب تک دن نہ چڑھ جائے تم وہاں نہیں پہنچو گے۔ آگاہ رہو! جو شخص بھی اس چشمے پر پہنچے جب تک میں نہ پہنچ جاؤں وہ چشمے کے پانی کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔ پھر جب اگلے روز (دن چڑھے) ہم اس چشمے کے پاس پہنچے تو ہم سے پہلے دو آدمی اس چشمے کے پاس پہنچ چکے تھے۔ چشمے کے پانی کا حال یہ تھا کہ جوتے کے تسمے کی طرح پانی کی باریک دھار ٹپک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے ان دو آدمیوں سے پوچھا: تم نے اس پانی کو ہاتھ تو نہیں لگایا؟ انہوں نے کہا: کہ نہیں ہم نے لگایا ہے۔ اس پر آپ ﷺ حکم کی خلاف ورزی کرنے پر ان سے ناراض ہوئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کے حکم پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ اس پانی میں دھویا۔ پھر وہی پانی اس چشمہ میں ڈال دیا۔ اب تو وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا۔ پھر لوگوں نے پانی پینا اور پلانا شروع کر دیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے معاذ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا کہ اس پانی کی وجہ سے یہاں باغات ہی باغات ہو جائیں گے۔ (صحیح مسلم)

یہ چشمہ آج بھی موجود ہے۔ البتہ سعودی حکومت نے یہاں ٹیوب ویل لگا دیئے ہیں۔ اس پانی کا اس دن سے سلسلہ جاری و ساری ہے' جس کی بدولت تبوک میں ہر جانب باغات ہی باغات ہیں۔

(بحوالہ: تذکرے میرے حضور ﷺ کے)

(حافظ طلحہ عاصم' صفی الرحمٰن عاصم۔ گوجرانوالہ)

حرمت رسول ﷺ پر جان بھی قربان ہے

سنو اے کافرو! مت سمجھنا کہ مردہ ہیں ضمیر اپنے
سنا ہے ان دلوں میں ایماں کا احساس باقی ہے
الٰہی یہ چوڑیاں پہنے اور یہ نازک سے نوجواں
کیا کسی دل میں بھی دیں کے لئے التفات باقی ہے
کہیں پر فلم بنتی ہے کہیں میرے محبوب ﷺ کے خاکے
کہ اب تم جان لو اس قہار کا عذاب باقی ہے
نہ اٹھے اب بھی یہ مسلم تو مت یہ بھلا دینا
وہ ذات باری باقی ہے وہ یوم حساب باقی ہے
امید ہے پھر بھی کہ اٹھیں گے علم دین و عامر جیسے
بھروسہ ہے اللہ کی ذات پر ابھی وہ ذات باقی ہے

(زینب صغیر۔راولپنڈی)

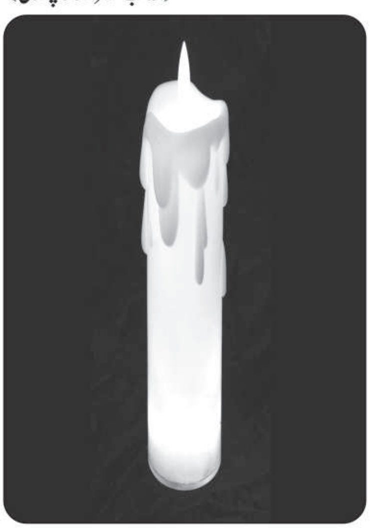

یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں

یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں کوہاٹ روڈ کے ساتھ ٹاؤن شپ بنوں میں واقع ہے۔اس کا سنگ بنیاد 2005ء میں سابق وزیراعلیٰ خیبر پختونخواہ محمد اکرم خان درانی نے رکھا۔اس یونیورسٹی نے تھوڑے ہی عرصے میں بہت ترقی کی اور بہت کم وقت میں اس کا شمار خیبر پختونخواہ کی بڑی یونیورسٹیوں میں ہونے لگا۔ضلع بنوں کے تقریباً تمام کالجز اسی یونیورسٹی کے تحت چل رہے ہیں۔اس یونیورسٹی میں بنوں، کرک، لکی مروت، کوہاٹ، پشاور، مردان، چارسدہ اور دیگر علاقوں سے آئے ہوئے طالب علم اپنی علم کی پیاس بجھا رہے ہیں۔اس ادارے کے قیام سے علاقے کے طلباء کو بہت سہولت ہوگئی ہے کیونکہ اس سے پہلے یہاں کے طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے اپنے علاقے سے باہر جانا پڑتا تھا۔

یہ پبلک سیکٹر یونیورسٹی ہے۔اس میں حیاتیاتی علوم، انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی، معاشرتی علوم، جسمانی علوم، کامرس اور دیگر بہت سے مضامین کے شعبہ جات موجود ہیں۔

اس کے پہلے علمی سال کا آغاز ستمبر 2005ء میں ہوا۔آغاز ہی میں یہاں انفارمیشن ٹیکنالوجی اور مینجمنٹ سائنسز کے کورسز متعارف کروائے گئے۔اس وقت یونیورسٹی میں بیچلر اور ماسٹر ڈگری کے کورسز کروائے جاتے ہیں جبکہ یونیورسٹی جلد ایم فل اور پی ایچ ڈی کروانے کا بھی عزم رکھتی ہے۔

یونیورسٹی میں داخلہ کے لئے باقاعدہ انٹری ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔انٹری ٹیسٹ کے علاوہ انٹرویوز بھی کئے جاتے ہیں۔

یونیورسٹی میں مندرجہ ذیل شعبہ جات ہیں جن میں درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں۔

1- آئی سی ایس

- MASTER OF SCIENCE IN COMPUTER SCIENCE - (MS-CS)
- MASTER IN COMPUTER SCIENCES - (MCS)
- BACHELOR OF SCIENCE IN COMPUTER SCIENCES - BS(CS)
- BSc SOFTWARE ENGINEERING
- BSc ELECTRICAL (TELECOMMUNICATION) ENGINEERING
- BS SOFTWARE ENGINEERING
- BS TELECOMMUNICATION SYSTEM

ماجداللہ خان

2- مینجمنٹ سائنسز

- MASTER IN BUSINESS ADMINISTRATION (MBA)
- BACHELOR IN BUSINESS ADMINISTRATION (BBA Hons)
- BACHELOR OF BUSINESS ADMINISTRATION IN IT (BBA-IT)
- BACHELOR OF SCIENCE IN BANKING AND FINANCE

3- ڈیپارٹمنٹ آف باٹنی

- MASTER OF SCIENCE IN BOTANY
- M.Phil BOTANY
- Ph.D BOTANY

4- ڈیپارٹمنٹ کو بائیوٹیکنالوجی

- B.Sc. (Hons) BIOTECHNOLOGY
- PROGRAM Biotechnology

5- ڈیپارٹمنٹ آف فزکس

- M.PHIL IN PHYSICS
- MASTER OF SCIENCE IN PHYSICS
- BACHELOR OF SCIENCE IN PHYSICS

6- ڈیپارٹمنٹ آف کیمسٹری

- MASTER OF SCIENCE IN CHEMISTRY
- BACHELOR OF SCIENCE IN CHEMISTRY

7- ڈیپارٹمنٹ آف انگلش

- MASTER IN ENGLISH

8- ڈیپارٹمنٹ آف آئی ای آر

- P.hD IN EDUCATION
- M.Phil IN EDUCATION
- MASTER OF EDUCATION (M. Ed)
- BACHELOR OF EDUCATION (B. Ed)

9- ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز

- Ph.D in Islamic Studies
- M.Phil in Islamic Studies
- MA in Islamic Studies

10- ڈیپارٹمنٹ آف میتھ

- MASTER OF SCIENCE IN MATHEMATICS

کوئز مقابلہ

معلومات اسلام

1: حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیٹوں کی تعداد کیا تھی؟

2: حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کا فیصلہ کیسے کیا گیا؟

3: قریش کی پارلیمنٹ ''دارلندوہ'' میں بیٹھنے کی شرط کیا تھی؟

4: غزوۂ خندق میں قریش مکہ اور یہود کے درمیان پھوٹ کس نے ڈالی؟

5: خلافت عثمانیہ کا اختتام کس سن عیسوی میں ہوا؟

اخبار طلباء

درج ذیل فقرات اخبار طلباء کے کس مضمون اور صفحہ پر ہیں، مضمون نگار کا نام بھی لکھیں۔

1- کنویں کے مینڈک کو پتا نہیں کہ اقبال کے شاہین کی پرواز کی وسعت کہاں تک ہے۔

2- مدینے آنے والے وفود کے استقبال کے لئے آپ نے ایک جوڑا سلوا رکھا تھا۔

3- آر ایس ایس اور بجرنگ دل کے کیمپس کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔

4- اخلاص ایسی چیز ہے جو بہت مشکل سے پیدا ہوتی ہے۔

5- دنیا کے رنگ و بو سے انہیں کوئی خاص رغبت نہ تھی۔

ہدایات برائے کوئز مقابلہ

☆......صحیح جوابات خوشخط لکھ کر روانہ کریں۔

☆......ایک سے زیادہ صحیح جوابات موصول ہونے پر حتمی فیصلہ قرعہ اندازی سے ہوگا۔

☆......جوابی لفافے پر اپنا پورا صحیح پتہ لکھیں۔

☆......اول، دوم، سوم آنے والوں کو بالترتیب 500, 300 اور 200 کی کتب ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: آپ کے جوابات 20 اپریل 2013 تک موصول ہو جائیں۔

نتائج کوئز مقابلہ

اول محمد اسلم شاہین۔ فورٹ عباس

دوم اسعد الرحمٰن۔ فیصل آباد

سوم طاہر اللہ۔ لوئر دیر

درست جوابات بھیجنے والوں کے نام

حافظ محمد ابرار، بہاولپور۔ ہارون اکبر محمدی، پھول نگر۔ عبدالحفیظ، توحید آباد۔ امبر خورشید، سرگودھا۔ تعظیم غلام مصطفیٰ، فیصل آباد۔ محمد عمیر، میانوالی۔ ثناء اشفاق، فیصل آباد۔ آمنہ اشفاق، فیصل آباد۔ نادیہ ایوب، فیصل آباد۔ حافظ عمیر بن عابد، حافظ آباد۔ محمد عمیر حقانی، فیصل آباد۔ عبدالباسط شاہین، فورٹ عباس۔ محمد سفیان، فیصل آباد۔ شائلہ شہباز، فیصل آباد۔ صائمہ صدیق، فیصل آباد۔ فیصل رحمان، ٹوبہ۔

پتہ: پی او بکس نمبر 966 جی پی او لاہور پاکستان

گزشتہ کوئز مقابلہ کے درست جوابات

سیرت سے سوالات کے جوابات

1- عمرو بن العاص، عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہم

2- شوال 10 نبوی

3- بارہ نقیب چنے گئے

4- اوس کے تین اور خزرج کے نو

5- ابن اسحاق کے بقول ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیعت عقبہ کبریٰ سے ایک سال ہجرت کی تھی۔

اخبارِ طلباء سے سوالات کے جوابات

1- صفحہ نمبر 31 مضمون ''چہرہ روشن اندرون چنگیز سے تاریک تر''، مضمون نگار ''حذیفہ''

2- صفحہ نمبر 17 مضمون ''اہل مغرب معاشرتی بحرانوں کی لپیٹ میں''، مضمون نگار ''محمد اسامہ''

3- صفحہ نمبر 20 مضمون ''ادب لازم ہے''، مضمون نگار ''حارث افضل''

4- صفحہ نمبر 22 مضمون ''مقبوضہ وادی میں قابض فوج کا مورال''، مضمون نگار ''راشد علی''

5- صفحہ نمبر 36 مضمون ''تعلیمی اداروں میں Pet Show کا انعقاد''، مضمون نگار ''حارث انیس''

فاعلم انہ لا الہ الا اللہ

الدعوۃ سکولز پاکستان

دینی اور دنیاوی تعلیم کا حسین امتزاج

ملک بھر کے

الدعوۃ سکولز و کالجز

میں داخلے جاری ہیں

خصوصیات

- جدید علوم کے ساتھ ساتھ باعمل اور صاحب کردار مسلمان ڈاکٹر، انجینئر اور مسلمان سائنس دان تیار کرنا
- مادہ پرستی اور نفس پرستی کی بجائے توحید و سنت کے عقائد کو راسخ کرنا
- بچوں کو ایسا اسلامی ماحول فراہم کرنا جہاں پر ان کی روحانی، معاشرتی اور جسمانی نشو نما ہو سکے
- روشن خیالی پر مبنی سیکولر نظام تعلیم کے مقابلے میں قرآن و سنت اور جدید تعلیمی رجحانات سے مزین

کوالیفائیڈ، محنتی اور تجربہ کار اساتذہ۔ کمپیوٹر، انگلش، سائنس، ریاضی اور دیگر مضامین کے ساتھ ساتھ حفظ و ناظرہ، ترجمۃ القرآن والحدیث، مسنون دعائیں اور دینی و اخلاقی تربیت کا اہتمام

آپ کے بچے کی بہترین دین و دنیا کے لیے بہترین انتخاب ہیں

کیمپسز

کالجز
مرکز طیبہ مرید کے:0300-2090940
پتوکی (گرلز):0300-9459969
شہداد پور (بوائز):0333-7067780
تقویٰ کالج (گرلز) کراچی:0312-2009458

لاہور
گلشن راوی:0314-4031160
داروغہ والا:0321-4992632
گجومتہ:0300-4895854
نشتر کالونی:0301-4716609
بادامی باغ:0303-4868100
کھاڑک:0312-4340081
پیکو روڈ 0321-8850811
چوہر ٹاؤن: 0321-8850811
قینچی:0302-4316641
رائیونڈ: 0322-7079780
شادباغ:0322-8888399

شیخوپورہ
مرید کے (گرلز):0300-4265682
سول لائنز:0333-4024205۔
فیروز وٹواں:0301-4411604
واربرٹن:0301-4345601۔
منصور آباد:0321-4162308
ڈھایا موڑ:0321-4293679
ساہوکی ملیاں:0345-702085
فاروق آباد:03004844818
ماہموں والی:0341-4025748۔

ننکانہ
ہاؤسنگ کالونی:0300-4284389
بچیکی :0315-7076849
صفدر آباد:0347-6668191

گوجرانوالہ
کشمیر روڈ:0321-4276100
سیالکوٹ روڈ:0300-6456551
گرجاکھ (بوائز):0301-6615182
راہوالی:0314-7080800
گرجاکھ (گرلز)0313-7462080

قلعہ دیدار سنگھ:0305-9617096
نوشہرہ روڈ:0300-7443361
کشمیر روڈ (گرلز)0301-7750535
جنڈیالہ:0300-6118822
وزیر آباد:0321-6854030

حافظ آباد
مانگٹ روڈ:0321-6249006

منڈی بہاؤالدین 0322-5501905

سیالکوٹ
ماڈل ٹاؤن:0307-6115654
پسرور:0321-7180078
پرادپور:0331-6173548
پھچھر والی:0300-7156002
رتہ جٹھول:0302-6439924

نارووال سٹی:0301-7780215
دھمتھل:0303-7775064
جبال:03007772606

گجرات شادمان:0322-4644606

جہلم سول لائن (بوائز):0321-5454033
کالا گجراں:03345177920
دینہ:03215909553
خورد:0345-5743874

راولپنڈی
مسلم ٹاؤن:0334-5034946
خیابانِ سرسید:0321-5088916
واہ کینٹ:03335952442

چکوال: ریلوے روڈ:0321-5469935

میانوالی سٹی:0300-6097665
ریلوے پھاٹک:0302-3968452

قصور گنگن پور:0300-4275203
بھوئے آصل:0321-7094723
جوڑا:0306-6803262
ناروکی ماجھہ :0300-6548778
سریسر ہٹھاڑ:0306-8837327
مستووال:0300-7577923،
ارزانی پور:0302-6818644
ارزانی پور (گرلز):0331-8585210

تھہ شیخم:0300-6599934
نور پور نہر:0321-6573091
دوست پورہ:0301-4402658
سوڈی وال:0300-4766559
سیانده پھاٹک:0300-8533265
شیخ عماد:0300-4904926
فتح پور:0323-7118476

اوکاڑہ: سٹی 0302-7016955
جندراکہ:0300-7230377
حجرہ شاہ مقیم:0301-7394557
حویلی لکھا:0333-6995996

ساہیوال: ہڑپہ 0300-7835686

فیصل آباد
گلستان کالونی:0313-6676096
تاندلیانوالہ:0300-7903244
جھمرہ:0300-7693241
سمندری:0301-7159641

سرگودھا: (بوائز) 0301-3051813
سرگودھا (گرلز) 0322-6066443
کوٹ مومن:0300-6001023
سیٹلائٹ ٹاؤن:03448244000

چنیوٹ:0336-7068242

ٹوبہ: پیرمحل: 0306-5261390
واہگی 0300-6566811

جھنگ صدر:0315-7502546
سٹی 0333-6739417

خانیوال سٹی:0333-6233621
قاسم باغ 0332-8471161
سرائے سدھو:0346-7902638
بستی درکھانہ:0303-7370930

لودھراں: (کہروڑپکا) 0332-6409590

رحیم یار خان
امانت کالونی 0302-7663768
صادق آباد:0332-7291170
خان پور:0312-6193100

ملتان سٹی:0336-6222677
الرحیم چوک 0300-9636979
ترین روڈ:0333-6188557

چاہ جموں والا:0302-8633340
پیراں غائب روڈ:0300-7321827
شاہ رکن عالم کالونی: 0300-7321827
بوسن روڈ:0307-7317604

وہاڑی مدینہ کالونی 0303-7872335
بورے والا:0336-7211470

لیہ:0331-6845332

راجن پور سٹی:0336-0781057
کوٹلہ احمد:0333-8822434

آزاد کشمیر، مظفر آباد:
چھلہ بانڈی:0312-9009785
دولائی:0334-4101000
پٹھیکہ:0301-2293704
کیل:0302-6760766
لیپہ:05822-462585
شوائی:0331-4567495

باغ: دھیر کوٹ:0300-5190813

کوٹلی:0312-9360135

میرپور: سٹی:0315-7834532
نیوسٹی:0301-6646542
چک سواری:0321-7995942

ہزارہ: کالاباغ: 0313-5774648
نگری بالا:0323-5354692
تتریلا:0312- 9685196
دیوال:0300-5616613

مانسہرہ
جانباز کالونی 0331-5751025
کالج روڈ:0336-9002100
چکریال روڈ:0303-5361946
بٹل:0333-3885575

ہری پور
پنڈ گجراں:0345-5899281
نجف پور:0344-7748133

پشاور:
پھندو روڈ:1:0321-9072510
چارسدہ روڈ:0332-9346751

دیر:0300-9805681

سکردو: کورو: 0344-2759925
غواڑی: 0344-2759925

کوئٹہ: سریاب:0302-6441472

کراچی: گلشن 0333-7032962
ڈیفنس ویو:0321-2510575
طارق روڈ:0312-8806773
محمود آباد:0332-7332927
لانڈھی:0312-2686733
کورنگی:0312-8464190
قاسم آباد:0213-4857116
شیرپاؤ:0344-2097749
نارتھ کراچی:0302-2377488
ملیر:0300-2626055
بہار کالونی:0347-8378501
میراں ناکہ:0312-2181824
اورنگی:0321-2599362
جہاں آباد:0322-3591801
مہران ٹاؤن:03218916702

اندرون سندھ
شہداد پور (گرلز):03337067780
ماتلی:0347-2188761
نیوسعید آباد:0333-2856985
نیوہالہ:0300-3797859
میرپور خاص:0331-3704380
گولارچی:0300-2495118
ٹنڈو آدم:0333-2621260
جان محمد کلوئی:0306-2840569
حیدر آباد:0332-9606196
آفندی ٹاؤن حیدر آباد:0332-2009944
کوٹری:0321-3008103
ٹنڈو محمد خان:0331-3845099
بدین:0346-3610662
ڈگری:0301-2479667
ٹنڈو الہ یار:0300-3284256
سکرنڈ:0300-3232369
شہداد کوٹ:0333-7775881

شعبہ تعلیم جماعۃ الدعوۃ پاکستان 4-لیک روڈ چوبرجی لاہور فون: 0300-4003640

جنوبی پنجاب 0321-8551070،
پنجاب شمالی زون، سرحد کشمیر زون:0321-4429586
E-Mail.adschools95@yahoo.com

سندھ زون: 0336-2860006
کراچی زون:0322-3591801
بلوچستان:0321-8551070